لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

حصّہ اول

معیار الحق

معروف بہ

دلائل قاطعہ

فی معرفۃ

فرقۂ ناجیہ

جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ایمان و اسلام کسکو کہتے ہین اور کلمہ گو و اہل قبلہ ہونا کیا چیز ہی۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ فرقۂ ناجیہ کی علامت و نشانی کیا ہی۔ انھین علامت و نشانی کو پیش نظر رکھکر ہر مبصر بآسانی اس امر کو معلوم کر لیگا کہ تہتر فرقے مین فرقۂ ناجیہ کون ہی

باہتمام محمد عبد الولی ابن علامۂ آسی مولانا مولوی عبد العلی صاحب مدراسی مرحوم و مغفور

اسی پریس محمود نگر لکھنؤ مین چھپا

فہرست بعض کتب مناظرہ و مباحثۂ مذہبی مطبوعۂ اصح المطابع آسی پریس

فتح المبین مع تنبیہ الوہابیین وغیرہ (اُردو) | اس کتاب مین محدثانہ تحقیق سے اُن تمام مسائل کی تحقیق کی گئی ہی جنمین امام اعظم پر مخالفت حدیث کا الزام لگایا جاتا ہی اور اُنپر جو دوسو اعتراضات غیر مقلدین نے کیے تھے اُن سب کا نہایت کافی ووافی جواب درج ہی ـ رسالۂ تنبیہ الوہابیین مین بڑی تحقیق سے تقلید شخصی کا وجوب احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہی اس کتاب کے صحیح ولازم العمل ہونے پر علمای حرمین شریفین اور ہندوستان کے تمام علما کی مہرین اور تقاریظ ہین ـ مواہیر کی تعداد ۴۰۰ ہی قیمت .... (عہ/)

نصرة المجتہدین مع حمایة المقلدین (اردو) | یہ کتاب رد فرقۂ وہابیہ مین پہلے بھی چھپی تھی اب بعد نظر ثانی و درستی عبارت واضافہ رسالہ وجواب الجواب موسوم بہ حمایة المقلدین دوبارہ بہت خوبی وخوش اسلوبی سے چھاپی گئی ہی قیمت ...... (عہر)

نصر المقلدین مع جامع الشواہد (اُردو) | وہابیونکی تردید مین بیمثل کتاب ہی رسالہ جامع الشواہد مین مشاہیر علما کے دستخط ومہرین ہین آخر مین ایک الزامی مضمون ہینا بخاری ومسلم کے روات پر علمای جرح وتعدیل نے جو جرحین کی ہین اُن سب کا تذکرہ ایک ترتیب دار جدول مین مندرج ہی قیمت .... (عہر)

تعزیر المفتری (اُردو) | اس کتاب مین اکابر علمای حنفیہ پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہین اُن سب کی معقول تردید اور مقلدین امام اعظم رح کی قرآن وحدیث سے تائید کی ہی قیمت .... (۳ر)

وہابی نامہ | وہابیونکی تاریخ، حرمین شریفین سے اُنکا بھاگنا، عساکر سلطانی سے شکست کھانا مع اُن کے عقائد کی توضیح کے فارسی مین بطرز سکندر نامہ نظم ہی قیمت .... (۸ر)

دیوان حنفی | یہ دیوان بلاغت عنوان فارسی زبان مین ہی حنفیت کی تائید اور وہابیت کی تردید مین قابل دید ہی غیر مقلد کی ہر غزل کا ردا سی بحر وقافیہ مین مقلد کی طرف سے مرقوم ہی قیمت .... (۸ر)

سیف المقلدین | یہ کتاب مولانا عبد الجلیل صاحب لیتاوی نے فارسی زبان مین تالیف فرمائی ہی اور اُن شبہات کی تحقیق کی ہی جو حضرات غیر مقلدین کے دلون مین مذہب حنفیہ کی جانب سے پیدا ہوتے ہین بڑی بے تعصبی سے محققانہ طرز پر تمام اعتراضات کا جواب دیا ہی اور ثابت کیا ہی کہ امام ابوحنیفة رضی اللہ عنہ کے اجتہادات ہرگز قرآن وحدیث سے مخالف نہین ـ ہر بات کی دلیل دی ہی اور ہر دلیل کی سند لکھدی ہی امام صاحب کی سوانح عمری ودیگر ائمہ مذہب کے حالات وواقعات ومناظرات علمی ولطائف وظرائف وغیرہ بھی علم الرجال اور تاریخ کی کتابون سے جمع کردیے ہین کتاب کی عبارت صاف وسلیس ہے اور ۲۴۸ صفحون پر تمام ہی قیمت .... (عا/)

مباحثہ کارروائی سنی وشیعہ (اردو) | یہ مباحثہ پنڈت جگت پرشاد شاستری انتخاب ہند کے سامنے فریقین مین ہوا تھا روزانہ تقریرین جو فریقین کے دستخط سے پنڈت صاحب کے سامنے قلمبند ہوجاتی تھین اس کارروائی مباحثہ مین بجنسہ شائع کی گئی ہین قیمت صرف .... (۱ر)

حمایت الحق (اُردو) | اس کتاب مین فاضل مصنف نے مقلدین اور اہل حدیث کے متنازع مسائل کے مابین چند امور تنقیح طلب قرار دیکر تحقیق حق کی ہی طرز بیان محققانہ ہے .... (۴ر)

ملنے کا پتہ ـ دفتر البیان ـ لکھنؤ ـ

يَا فَتَّاحُ العَلِيْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ الذی خلق السّموات العُلی ⁂ الرحمٰن علی العرشِ استوی ⁂ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیّدنا محمد ن المصطفیٰ خیر البریۃ والوریٰ ⁂ ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق بالھدیٰ ⁂ وعلی آلہ الذین ھم سفن النجاۃ فمن رکبھا نجیٰ ⁂ واصحبہ الذین ھم نجوم الھدیٰ فمن اقتدی بھم فقد اھتدی ⁂ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین **امابعد** واضح ہو کہ اس زمانہ شر القرون مین مذہبی دنیا کی عجیب حالت ہے خصوصاً ملک ہند مین بدمذہبی کا فتنہ اسلام پر بادِ مخالف کے کیسے کیسے جھونکے چل رہے ہین کہ الحفیظ والامان۔ مگر الحمد للہ اسلام وہ دین ہے کہ جو اسپر گرا وہ کٹ گیا اور جس پر یہ گرا وہ پس گیا اور پامال ہو گیا۔ حق تو یہ ہے کہ اگر اسلام اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاسلام نہوتا۔ تو صفحۂ ہستی پر اُس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا۔ تاریخ دان پر یہ امر مخفی نہین ہے کہ ظہور اسلام کے روز اوّل سے آج تک اُس کے دشمنون نے کیسے کیسے حملے کیئے اور کیسی کیسی اجتماعی قوتون اور انتہائی کوششون سے اسلام کے مٹا دینے کی تدبیرین کین۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ آفتاب اسلام اپنی کمال عظمت وجلالت کے ساتھ تابان و درخشان اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا جلوہ نمایان ہی رہا۔ الحمد للہ کہ ہر ہر گوشۂ زمین پر آفتاب اسلام پرتو افگن ہے بڑے بڑے سربلند پہاڑون کی چوٹیون سے گزر گزرہ بادین اسلامی نقارے کی آواز گونج رہی ہے اور اُس کی سطوت وشوکت کی ہیبت کفار کے دلون پر چھائی ہوئی ہے۔ آفتاب اسلام کی عظمت وجلالت سے بڑے بڑے شپر چشمون کی نگاہین خیرہ ہو رہی ہین۔ مخالفین اسلام کے علاوہ دوست نما دشمنان دین کے حملون سے بھی کبھی اسلام کو مہلت نہ ملی اس غریب الوطن اسلام پر جب کوئی قابو نہ چلا تو بیدینون نے اسلامی صورت بنا کر اسلامی جامہ پہن کر بڑے بڑے خطرناک حملے کیئے جن کی سطحی نظر تھی ظاہر صورت دیکھکر اور اُن کے اندرونی راز کے ادراک سے قاصر رہکر

چشم زخم اوٹھالیا بلکہ اُٹھاتے جاتے اور ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے جاتے ہین مگر افسوس ہوشیار و بیدار نہین ہوتے
لیکن وہ مخلصین جن کے لیئے وعدۂ آلٰہی ہو چکا ہے اِنَّ عبادِی لیس لک علیھم سُلطٰن وہ اُنکے
مکر و زور سے بچتے رہے اور باوجود مخالفو نکے کمال کوششو نکے الحق یعلو ولا یعلیٰ اسلام غالب ہی ہو کر رہا اور رہے گا
انشاء اللہ تعالیٰ زمانۂ موجودہ کہ ۱۳۱۳ھ ہی دیکھئے تو طرح طرح کے فتنے نئے نئے خیالات نئے نئے اعتقاد بدمذہبی کا طوفان برپا ہی
اگر محافظ حقیقی دستگیری نفرمائے تو مومن کو اپنا ایمان سنبھالنا سخت مشکل ہی۔ ہر ایک کی زبان پر قال اللہ و قال الرسول ؐ
بزعم خود دوسرون کی تضلیل و تکفیر اور ہر ایک کو دعویٰ کہ ناجی اور جنت کے وارث ہم ہی ہین کل حزب
بمالدیھم فرحون۔ اور یہ امر مخفی نہین کہ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہے ما انا علیہ و اصحابی مگر لوگ اس سے
بے خبر ہین اور نہین خیال کرتے۔ من اضلُّ ممن اتبع ھَوَاہُ **سوال** جب ہر فرقہ مدعی نجات ہے
تو یہ کیونکر امتیاز ہو کہ کون فرقہ ناجی اور کون ناری ہے **جواب**۔ ایعزیز میرے نبوت ختم ہو چکی
اور دین اسلام اتم و اکمل اور یان کے احکام قائم ہو چکے ناقص و ناتمام نہین رہے۔ ہمارے
ہادی برحق حضور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن ہدایتین ہمارے پیش نظر ہین
کتاب و سنت سے حق و باطل ہدایت و ضلالت کا فیصلۂ کامل ہو چکا حالت منتظرہ باقی نہین رہی
پس طالب حق اور صاحب عقل سلیم اگر بہ نظر انصاف منصف مزاج ہو کر دیکھے گا تو کالشمس فی نصف النہار
سے بھی زیادہ تر روشن پائیگا اور معلوم کر لیگا کہ کون ناجی ہے اور کون ناری۔ اے ایمان والو آؤ ہم
تمہارے خالق یکتا مالکِ ارض و سما صاحب عرش و کرسی کا فرمان سنا دین اور حضور سرور انبیا محبوب
خدا علیہ التحیتہ و الثنا کا ارشاد بتا دین۔ اگر تعصب و عناد سے یکسو ہو کر بہ نظر انصاف طالب حق ہو کر
دیکھو گے تو بہ چشم سر عیان دیکھو گے کہ حق و باطل کیا ہے اور ناجی یا ناری کون ہے بعون اللہ و توفیقہ
اب ہم چند مقدمے ترتیب دیتے ہین۔ اے حضرات آپ مذھبی پابندی سے نہین بلکہ بحیثیت
ایک منصف کے ملاحظہ فرمائین حق سے باطل کو امتیاز دیجیئے اور راہ نجات کو نار سے جدا کیجیے
یہ مقدمات ہی محک و معیار ہین کھوٹے کھرے اور حق و باطل کی۔ اس پر آپ ہر فریق کے اصول
مذہب کو پیش کر کے موازنہ کیجیئے جو اُس کے موافق ہو وہ ناجی ہے اور جو مخالف ہے وہ ناری ہے

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وھو الموفق والمعین وعلیه توکلت وبه نستعین ؂

مقدمۂ اوّل - ایمان و اسلام کسکو کہتے ہین اور مومن و مسلمان ہونا کیا ہے - جاننا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ جلشانہ یہود و نصاری جو اپنے تئین اہل قبلہ کہتے ہین اُن کے رد مین ارشاد فرماتا ہے لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملئکة والکتب والنبیین واضح ہو ہو کہ بر- اسم جامع ہے ہر طاعت و اعمال خیر کو جو موجب ثواب اور مودی الی الجنة اور باعث تقرب آلٰہی ہو چونکہ یہود بیت المقدس کے مغرب کی طرف اور نصاریٰ مشرق کی طرف نماز پڑھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ یہی بر و نیکی ہے لہذا اُن کے زعم کو اللہ تعالےٰ رد فرماتا ہے کہ نہین ہے نیکی یہ کہ تم منھ کرو مشرق اور مغرب کیطرف لیکن نیکی یہ ہے یا نیک وہ ہے جو ایمان لاوے اللہ تعالےٰ پر اور روز قیامت پر اور فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر ف ایمان کو خاص فرمایا ان پانچ چیزون پر جن کے ضمن مین بہت سی چیزین ہین کہ اُن کی تصدیق اہل ایمان پر لازم ہے (خازن و تفصیل فی تفسیر کبیر وغیرہ) کفر و اسلام مین یہی چیزین مابہ الامتیاز ہین - شریعت مطہرہ اپنی اسی پاکیزہ تعلیم سے - کافر الکفر کو مومن اور مشرک النجس کو موحد بناتی ہے - دیکھو ایمان مفصل اٰمنت باللہ وملئکته وکتبه ورسله والیوم الاخر والقدر خیره وشره من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

تعریف ایمان کی فقہاکرام یہ فرماتے ہین الایمان تصدیق بالقلب و اقرار باللسان یعنی ایمان تصدیق کرنا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ہے اور کس چیز کی تصدیق التصدیق بما جاء به النبی من عند اللہ یعنی تصدیق ہر اُن امور کی جو لائے نبی کریم صلی اللہ علیه وسلم خدا کی طرف سے (۳) عقائد الاسلام مین ہے - پوشیدہ نہ رہے کہ ایمان عبارت ہے تصدیق اور اطمینان قلبی سے اور اقرار شرط ایمان ہے نزدیک امام ابومنصور ماتریدی اور جمہور محققین کے انتہیٰ الغرض یہ صفت اور تعریف ہے ایمان کی - پس جس نے زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق نہ کی اُس کو شریعت نے منافق کہا ہے (۴) اذا جاءک المنفقون قالوا بالسنتهم علی خلاف ما فی قلوبھم نشھد انک لرسول اللہ ط واللہ یعلم انک لرسوله واللہ یشھد یعلمان للمنافقین لکذبون فیما اضمروہ مخالفا لما قالوہ (جلالین) چونکہ منافقون کے دلون مین تصدیق نتھی لہذا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ منافقین کاذب ہین جو کچھ وہ اقرار کرتے ہین وہ مخالف ہے اُن کے

ما فی الضمیر کے پس مستوجب ہین وہ عذاب الیم کے (۵) ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار وھو
تعرھا ولن تجد لھم نصیرا مانعاً من العذاب الا الذین تابوا من النفاق واصلحوا عملھم واعتصموا
وثقوا باللہ واخلصوا دینھم للہ من الریا فاولئك مع المومنین فیما یوتونہ فی الاخرۃ (جلالین) خلاصہ
یہ کہ منافقون کے لیئے قعر جہنم ہے جس مین سخت عذاب ہے اور ہرگز عذاب سے بچانے والا کوئی نہین مگر
یہ کہ وہ توبہ کرین نفاق سے اور سنوارین اپنے اعمال کو اور اعتماد کرین اللہ پر اور خالص کرین اپنے دین کو
اللہ ہی کے لیئے ریا وغیرہ سے تب وہ لوگ ایمان والون کے ساتھ ہونگے اجر مین قیامت کے دن ف
اے حضرات یہ وعید و تہدید اُن کے لیے ہی جو حضور سید المرسلین کی معیت مین نماز ادا کرتے میدان جنگ
مین کافرون سے جہاد کرتے۔ باایںہمہ اُن کے لیے جہنم مین اشد عذاب بسبب اس کے کہ اُن کے دلون مین
تصدیق نتھی۔ قزمان وغیرہ منافقین کا کیا حشر ہوا کتب سیر کو دیکھو۔ اُسیطرح جس کے دل مین تصدیق تھی مگر بسبب
عناد کے اُس نے جحد و انکار کیا وہ بھی کافر رہا جیسے اکثر یہود خیبر وغیرہ مثل حُیَیّ بن اخطب و یاسر بن اخطب کے
نقل حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتے ہین کہ مین اپنے باپ و چچا کے نزدیک محبوب
ترین اولاد تھی جس دن حضور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ منورہ مین رونق افروز ہوئے تو
دونون آپ کو دیکھنے کو گئے اور اول صبح سے تا غروب آفتاب آپ کی ملازمت مین رہے بعد اُس کے جب
رات کو آئے تو اتنے تھکے تھے کہ آتے ہی آرام کے لیے لیٹ گیئے مین اپنی عادت کے موافق اُن کے پاس
گئی مگر وہ دونون میری طرف متوجہ نہوئے۔ اس درمیان مین میرے چچا نے میرے باپ سے کہا اَھُوَ ھُوَ
یعنی یہ وہی پیغمبر آخرالزمان ہین جن کی تعریف ہمنے توریت مین پڑھی ہے۔ میرے باپ نے کہا کہ ہان قسم ہے
خدا کی۔ پھر چچا نے کہا کہ خوب یقین ہے اس بات مین کہ یہ وہی ہین اُس نے کہا نعم واللہ انہ ھو ہان
قسم ہے خدا کی یہ وہی ہین۔ چچا نے کہا تو اپنے دل مین اُن کی طرف سے کیا پاتا ہے محبت یا عداوت او سنے
کہا العداوۃ واللہ پھر جبتک زندہ رہے دونون شقی۔ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کی عداوت مین سرگرم
رہ کر خسر الدنیا والاخرہ ہوئے (جذب القلوب سیرۃ النبویہ) اور مثل ان کے بکثرت شقی عذاب ابدی کے
سزاوار ہوئے ایسے ہی لوگون کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الذین اٰتینا ھم الکتٰب یعرفونہ

کمایعرفون ابناءھم وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون یعنی جن کو دی ہے ہمنے کتاب وہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہین جیسا کہ وہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو بذریعہ نعت وصفت حضور کے جو اُن کی کتابون مین مذکور ہین۔ فرمایا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ البتہ وتحقیق پہچان لیا ہمنے آپکو جبکہ دیکھا۔ جیسا کہ پہچانتے ہین ہم اپنی اولاد کو اور ہماری معرفت حضور کے لیے بہت زیادہ ہے (جلالین) الغرض باوجود معرفت کے جنھون نے جحد وانکار کیا وہ بھی کافر ہوئے۔ یا باوجود تصدیق کے جس نے ادائے شہادت نکیا اور آپکی اتباع وپیروی کو اپنا باعث ننگ وعار سمجھا۔ جیسے ابوطالب وغیرہ وہ بھی کافر ہے المختصر جو احکامات حضور سرور عالم فخر آدم وبنی آدم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ جلشانہ خالق ارض وسما مالک عرش وکرسی کی طرف سے لائے اُن سب کی دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے اور زبان سے اُس کا اقرار واظہار شرط ایمان۔ جس کسی نے اُس مین شک وریب کیا یا جحد وانکار کیا وہ مومن ہی نہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا واضح ہو کہ انمّا کلمہ حصر ہے۔ یعنی مومن وہی لوگ ہین یعنی اپنے ایمان مین سچے جو ایمان لائے اللہ تعالےٰ اور رسول پر ثم لم یرتابوا لم یشکوا فی الایمان (جلالین) اس جملہ کو بصیغۂ نفی جحد بلم فرمایا معنی مطلقا نفی کے یعنی پھر مطلقاً نہین شک کیا اونھون نے ایمان مین ف پس معلوم ہوا کہ شک وریب منافی ایمان ہے لہذا تصدیق ویقین کا نام ایمان ہے ؎ فتدبر

المقدمۃ الثانیہ فی بیان اھل القبلۃ

علامہ فخر رازی تحت آیہ کریمہ لیس البر کے فرماتے ہین ان استقبال القبلۃ لایکون برّا اذا لم یکن مقارنہ معرفۃ اللہ وانمایکون برّا اذا اتی بہ مع الایمان وسائر الشرائط کما ان السجدۃ لاتکون من افعال البر الا اذا اتی بھا مع الایمان باللہ ورسولہ فاما اذا اتی بھا بدون ھذہ الشروط فانھا لاتکون من افعال البر (تفسیر کبیر) خلاصہ عبارت یہ ہے کہ مجرد استقبال قبلہ نیکی نہین جبکہ نہو مقارن اوسکے معرفت معبود حقیقی کی اور جزاین نیست کہ استقبال قبلہ ساتھ ایمان اور اُس کے تمام شرائط کے ہو تو وہ نیکی ہے۔ جیسا کہ مجرد سجدہ افعال نیک سے نہین مگر جبکہ ہو اللہ تعالےٰ ورسول پر ایمان کے ساتھ انتہی۔

بیان میں ابن تیمیہ ...

ملاعلی قاری فرماتے ہین۔ ثم اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله بالكليات والجزئيات وما اشبه ذلك من المسائل المهمات فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم اونفي الحشر اونفي علمه سبحانه تعالى بالجزئيات لايكون من اهل القبلة (شرح فقه اکبر)

یعنی پس جان تو کہ تحقیق مراد اہل قبلہ سے وہ ہین جنھون نے اتفاق کیا ہے اُن چیزون پر جو ضروریات دین سے ہین جیسے حادث ہونا عالم کا اور حشر اجساد اور علم آلہی کا محیط ہونا کلیات اور جزئیات کو اور جو کچھ کہ مثل اس کے ہے پس جو شخص مواظبت کرے تمام عمر طاعت و عبادت پر باوجود اعتقاد قدم عالم یا نفی حشر اجساد یا نفی علم باریتعالی ساتھ جزئیات کے نہوگا وہ اہل قبلہ سے۔ در المختار کے قول۔ وكل من كان من اهل قبلتنا لا يكفر بها کے حاشیہ مین لکھتے ہین اى بالبدعة المذكورة المبينة على شبهة اذ لاخلاف في كفر المخالف في ضروريات الاسلام من حدوث العالم وحشر الاجساد ونفي العلم بالجزئيات وان كان من اهل القبلة المواظب طول عمره على الطاعات كما في شرح التحرير (رد المحتار ص...)

اس عبارت کا مطلب بھی فقہ اکبر کی شرح کے مطابق ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ بلکہ یہ تصریح ہے جو کہ ضروریات دین کا منکر ہو اُس کے کفر مین اختلاف ہی نہین اگرچہ تمام عمر وہ طاعت و بندگی مین مصروف رہے۔

فاحفظ ولا تكن من الجاحدين

المقدمة الثالثة في احكام المبتدعين

درمختار مین ہے (ومبتدع) اے صاحب بدعت وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة؛ یہ تعریف ہے اہل بدعت کی یعنی بدعت یہ ہے کہ معتقد ہونا خلاف اُس کے جو معروف ہے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے قال الشامی؛ جیسے پیرون پر مسح کرنا اور مسح خفین سے انکار کرنا شیعون کا؛ (رد المختار) مگر یہ خلاف بہ سبب عناد کے نہو بلکہ بہ سبب شبہ کے ہو؛۔

(قوله لا بمعاندة) اما لو كان معاندا للادلة القطعية التي لا شبهة له فيها اصلا كانكار الحشر او حدوث العالم ونحو ذلك فهو كافر قطعا؛ (رد المحتار) الغرض انکار

حشر اور قدم عالم کا قائل کافر ہے، کیونکہ یہ نصوص قطعیہ کا انکار ہے اس مین تاویل وشبہ کی گنجائش نہیں
۲ درمختار مین ہے - (وان) انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ (کفربھا) کقولہ ان اللہ تعالیٰ
جسم کالاجسام (وانکارہ صحبۃ الصدیق) قال الشامی: وفی الفتح عن الخلاصۃ وان انکر
خلافۃ الصدیق او عمرؓ فھو کافر: رد المحتار ص۵۷۶ یعنی اور اگر انکار کرے خلافت صدیق اکبر یا فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وہ کافر ہے وھکذا فی کبیری شرح مینہ: ۳ تورپشتی مین ہے: آنچہ بر قانون
اصول دین مستقیم است آنست کہ نظر کنیم کہ اگر مبتدع تاویلے کند کہ مفضی باشد بمخالفت نص ظاہر از کتاب یا
از سنتی ثابت کہ عذر با وجود آن منقطع باشد یا رد آنچہ امت اجماع کردہ باشد تکفیر وے روا باشد زیرا کہ وے
حق را بے عذر از سر عناد و احتراز بگذاشتہ است و پی ضلالت گرفتہ: انتہی: مولانا عبد العلی بحر العلوم تنویر المنار مین
لکھتے ہین - حکمیکہ ثابت باجماع قطعی است منکران کافر است مطلقا از مشایخ بلخ و بخارا تا آنکہ فتویٰ دادہ اند
بکفر روافض بجہت انکار امامت افضل الصدیقین و تضلیل سابقین اولین از مہاجرین و انصار باوجود ثبوت
فضل ایشان بنصوص قطعیہ و احادیث متواتر المعنی و اجماع قاطع در ہر عصر (رسالہ رد روافض لمولای و مرشدی
حضرت مولوی محمد رضا علی رحمۃ اللہ علیہ) ۵ کتب عقائد مین مذکور ہے - واستحلال المعصیۃ و
استخفافھا کفر (تکمیل الایمان للشیخ الدہلوی) ۶ شرح مقاصد مین ہے واما استحلال
المعصیۃ بمعنی اعتقاد حلھا فکفر صغیرۃ کانت او کبیرۃ وکذا الاستہانۃ: انتہی: یعنی گناہ صغیرہ ہو
یا کبیرہ اُس کو حلال جاننا اور ہلکا سمجھنا کفر ہے: فاحفظ۔

تنبیہ - حضرات ناظرین اس جگہ اُن حضرات کے قول پر توجہ فرمائین جو بے ساختہ فرمادیا کرتے ہین -
من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم یعنی جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے
قبلہ کا استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے پس وہ مسلمان ہے یہ کہنا کہان تک صحیح ہے بیان مذکورہ بالا
مین کتب عقائد اور کتاب وسنت سے یہ امر محقق ہوگیا کہ نہ مجرد استقبال قبلہ مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے
اور نہ باوجود انکار ضروریات دین کے کلمہ پڑھنا مسلمان ہونے کو کفایت کرتا ہے - اگر ایسا ہوتا تو لوگ
منافق نہ کہے جاتے اور نہ دین سے خارج کیے جاتے - حالانکہ وہ حضور کی اقتدا مین نماز پڑھتے تھے اور

آپ کی معیت مین جہاد کرتے تھے باایںہمہ اُن کے لیے فی الدرك الاسفل من النار ارشاد باری ہے۔
غرض یہ کہ لزوم کفر سے کفر ہی لازم آتا ہے اور انسان بے دین ہوجاتا ہے۔ میری یہ غرض نہین کہ کسی کو کافر کہنے کی کوشش کرون۔ کلا واللہ ہرگز نہین مین کسی کو کافر کہکر مسلمان بننا نہین چاہتا بلکہ لزومات کفر جس سے کفر لازم آئے اُس کو بتا دینا چاہتا ہون تاکہ برادران دین اُس سے بچین؛ کیونکہ طاعت وبندگی موقوف ہے ایمان پر اور ایمان موقوف ہے صحت اعتقاد پر جس کا اعتقاد صحیح نہین وہ مومن نہین اور جو مومن نہین اُسکی طاعت مقبول نہین۔ فتدبر

المقدمة الرابعة ان ارتكاب الكفر يلزم الكفر ولو صلى وصام

چوتھا مقدمہ اس بیان مین کہ ارتکاب کفر سے کفر لازم آتا ہے اعتقاد نماز وغیرہ مفید نہین۔

روایت ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیئے تشریف لیجا رہے تھے اور کچھ منافق بھی ساتھ مین تھے باخو یا کہنے لگے حضور کی شان اقدس مین یرجوا هذا الرجل ان يفتح قصور الشام وحصونها هيهات هيهات۔ یعنی امید کرتا ہے یہ شخص کہ فتح کرے شام کے محلون اور قلعون کو یہ دور اور بعید ہے۔ پس مطلع فرمایا اللہ تعالے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر تو حضور نے اُن سے دریافت کیا تو انھون عذر وحیلہ کیا پس اللہ تعالے نے صاف لفظون مین فرمایا لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم یعنی نہ عذر کرو بیشک تمنے کفر کیا بعد اپنے ایمان کے (خازن۔ مدارک وغیرہما) ایسا ہی عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین گستاخانہ کلمہ کہا یہ خبر حضور کو پہونچی تو اُس سے استفسار فرمایا اُس نے جھوٹی قسم کھائی کہ مین نے نہین کہا پس یہ آیت نازل ہوئی يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم یعنی قسم کھاتے ہین خدا کی کہ نہین کہا اور بیشک تحقیق کہا اُنھون نے کلمۂ کفر اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے (مدارک وخازن) اُس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم پہونچینگے مدینہ مین البتہ نکالدیگا عزت مند مدینہ سے ذلیل کو۔ کما ہو مصرح فی التفاسیر۔ الغرض اُن کے لئے فتویٰ کفر کا اللہ تعالےٰ نے دیدیا۔ اُن کا جہاد کرنا اور صوم صلواۃ اُن کو مفید نہ ہوا۔ بعض کے کفر کی تصریح حضور نے فرمائی ہے کہ وہ مسلمان ہی نہین صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب المرجية والقدرية رواه الترمذي عن ابن عباس وقال هذا حديث غريب فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کہ دو گروہ ہین میری امت مین کہ نہین ہے اسلام مین اُن کو حصّہ - مُرجیہ اور قدریہ **دوسری حدیث ہے**
القدریة مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم
رواه احمد وابو داؤد عن ابن عمرؓ - یعنی قدریہ اس امت کے مجوس ہین اگر بیمار ہون تو بیمار پرسی
نہ کرو اور اگر مرجائین تو جنازہ پر نہ جاؤ (تنبیہ) - اصل یہ ہے کہ دار و مدار اور اعتبار زہد و تقویٰ کا ایمان
پر موقوف ہے اور صحت ایمان موقوف ہے صحت اعتقاد پر - پس جو صحیح العقیدہ ہے وہی مومن ہے اور
اُسکے اعمال مقبول - اور جو فاسد العقیدہ ہے وہ مومن ہی نہین لہذا اُن کی کوئی نیکی مقبول نہین جیسا کہ
ارشاد ہوا - لیس لهما فی الاسلام نصیب - کیونکہ اصل ایمان کل احکامات شریعت کی تصدیق کا
نام ہے تؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض کا نام ایمان نہین ہے (ف) **حضرات** اصحاب بدر
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو شرف حاصل ہوا وہ کسیکو نہین ملا - حدیث قدسی ہے اعملوا ما شئتم
فَقَدْ غفرت لکم او فقد وجبت لکم الجنة یعنی جو چاہے کرو پس تحقیق ہم بخش چکے تم کو اور
واجب ہوئی تمہارے لیے جنت (سیرة النبویہ وغیرہ متفق علیہ مشکوٰة) خیال تو کیجئے کہ کتنا بڑا شرف ہے
کہ جنت کا پروانہ مل چکا وہ قطعی جنتی ہو چکے - مگر آداب محبوب کبریا کے لیئے یہ وعید شدید ہے لا تجهروا
له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مین
رفع صَوت اور بلند آواز کرنے کو موجب حبط اعمال فرمایا کہ اُس کی ساری نیکیان برباد ہین کیون نہو
یہ دربار ہے سلطان دو عالم محبوب رب دو عالم کا - **العزیز** و یہ آواز بلند کرنا اتفاقاً و احیاناً تھا نہ ہمین
قصد ایذا رسانی کا تھا نہ استہزا و اہانت کا پس سمجھ اسکو کہ جب ایسے مقبولان بارگاہ اصحاب بدر وغیرہ کا صرف
آواز بلند کرنا حضور سرور عالم مین تمام نیکیون کی بربادی کا سبب ہو تو اُن کے غیر جو برملا گستاخی کرین بارگاہ
رسالت مین اُن کا کیا حشر ہوگا - فتدبر - از خدا خواہیم توفیق ادب **ولله** در من قال **باخدا** دیوانہ
باشی با محمد ہوشیار - وہان بجائے کرم کے گو کریل بھی مقبول ہو مگر دربار سردار دو عالم کے لیے تادیب ہے
لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ پکارو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

المقدمة الخامسة فی حکم من سبّ النبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَوعَابَہٗ اونقصہ اواھانہ اعاذنا اللہ منہا

اس جگہ پر قاضی عیاضؒ کی شفا کی عبارت کا ترجمہ مع اس کی شرح نسیم الریاض ونیز ملا علی قاری کی شرح کے نقل کیجاتی ہی اے ایمان والو غور سے دیکھو فرمایا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے۔ کہ وہ سب لوگ جو بُرا کہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عیب رکھین (پس جو کہے فلان زیادہ علم والا ہے حضرت سے پس بیشک اُس نے عیب رکھا اور آپ کی شان کو گھٹایا) یا آپ کی ذات مین نقصان ٹھہرایا۔ (ظاہری صورت یا باطنی سیرت مین) یا نسب مین (مثلاً یہ کہے کہ آپ قریشی نہ تھے پس اُس نے کفر کیا یا آپکے دین کو یا شریعت کو ناقص کہا) یا آپ کی کسی خصلت کو اشارتاً (یعنی آپ کی شان مین ایسی بات کہی جو لائق نہ تھی گو صراحتہً نہ کہا) یا کسی چیز سے تشبیہ دی آپکو بطریق برائی یا تحقیر کے (یعنی تنقیص کرے آپ کی اگرچہ نہو قصد برائی کا) یا چھوٹی کیا آپ کی شان کو (یعنی حقیر سمجھا آپ کے بڑے مرتبہ کو) یا چشم پوشی کی (یعنی ادنی التنقیص) یا عیب جینی کی آپ کے (کسی حکم مین) پس وہ برا کہنے والا ہے (یعنی جو سب ذکر کئے گئے اور حکم اُس کا برا کہنے والے کا ہی (بغیر کسی فرق کے اُن لوگون مین اور حکم یہ ہے کہ وہ) قتل کیا جائے۔ کوئی اُن مین سے مستثنیٰ نہین۔ اور اس پر اجماع کیا ہے علماء اور ائمہ فتویٰ نے زمانہ صحابہ سے اب تک۔ اور اس مین کچھ شک نہین (کہ وہ قتل کیا جائے) صراحتہً برا کہے یا اشارۃً (دونون برابر ہین حکم مین) کہا ابو بکر بن منذرؒ نے کہ اجماع کیا ہے تمام اہل علم یعنے یعنی جماعت کثیر اور متقدمین نے مثل امام شافعیؒ کے اس پر کہ جو برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قتل کیا جائے مطلقاً۔ آپ کے مرتبہ اور عظمت کے محفوظ رکھنے کے لیئے) اور یہی کہا امام مالکؒ نے اور لیثؒ بن سعد واحمد بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ ابن راہویہ نے اور یہی مقتضی ہی قول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور نہ قبول کی جائیگی توبہ اُس کی ان لوگون کے نزدیک (اور کہا محمدؒ بن سحنون نے کہ اجماع کیا ہے علمائے کہ بیشک بُرا کہنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تنقیص کرنے والا کافر ہے اور حکم اُس کا نزدیک امت کے قتل ہے اور جو شک کرے اُسکے کفر وعذاب مین وہ کافر ہے) اور بُرا کہنے

والے کے قتل پر فتویٰ دیا ہے امام ابوحنیفہؒ اور اُن کے اصحاب نے اور سفیان ثوریؒ و اہل کوفہ نے اور امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ نے اہل اسلام سے اور کہا ابوسلیمانؒ خطابی نے کہ مین نہین جانتا کسیکو مسلمانون مین جس نے اختلاف کیا ہو اُس کے وجوب قتل مین جبکہ ہو وہ مسلمان اور کہا احمد بن سلیمان صاحب سحنون نے جو کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کالے تھے وہ قتل کیا جائے اور کہا قاضی ابوعبدالرحمن بن مرابط نے کہ جس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے بھاگے اور یہ بقصد تنقیص کہے تو وہ قتل کیا جائے) (ھذا مقتبس من الشفاء مع شرح نسیم الریاض و ملا علیؒ قاری فمن شاء زادالتفصیل فلیرجع الیہ) **مسئلہ** - اگر کوئی بنظر عیب کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میلے تھے تو وہ قتل کیا جائے (فارسی شرح دلائل الخیرات) **امام ابویوسفؒ کے** سامنے ذکر آیا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کدو کو پسند فرماتے تھے ایک شخص نے کہا مین اُس کو پسند نہین کرتا - پس امام موصوف نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیمَانَ تازہ کر ایمان کو ورنہ مین بیشک تجکو قتل کرونگا (مرقاۃ مطبوعہ مصر جز ثانی ص۲۲) **اگر کوئی کہے** محمدؐ درویشک بود یا کہے جامۂ پیمبر ریمناک بود - یا کہے قد کان طویل الظفر - تو بعض کے نزدیک مطلقاً اور بعض کے نزدیک اہانتہً ایسا کہنا کفر ہے (عالمگیری فی احکام المرتدین) **الغرض** ادنیٰ کلمہ اہانت موجب کفر ہے - اللھم احفظنا - زیادہ طول کی اس مختصر مین گنجائش نہین شائق کتابون کو ملاحظہ فرما سکتے ہین -

المقدمۃ السادسۃ فی المعاملات من المبتدعین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور نہ ابتدا کرو اُن پر سلام و کلام مین - رواہ ابوداوٗد عن عمرؓ (مشکوۃ) **فرمایا رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہونگے آخر زمانہ مین بہت سے مکار اور فریبی اور بیان کرینگے تمسے جھوٹی حدیثین اس قسم کی کہ جو نہ تمنے کبھی سنین اور نہ تمہارے باپ دادا اُون نے سنین پس بچو تم اُن سے اور دور رکھو اُن کو اپنے سے نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالدین - رواہ مسلم عن ابی ھریرہؓ (مشکوۃ) **اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے** لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی نہ پائیگا آپ رای

محبوب میرے) کسی قوم کو جو ایمان لائے اللہ پر اور دن قیامت پر کہ وہ محبت رکھین اُن سے جو دشمنی کرین خدا اور رسول سے۔ سہل بن عبداللہ تستری سے مروی ہے کہ جس نے صحیح کیا اپنے ایمان کو اور خالص کیا توحید کو پس وہ نہ موانست کریگا مبتدع سے اور نہ بیٹھے گا اُسکے ساتھ اور نہ کھائیگا اور نہ پئے گا نہ اس کی صحبت کریگا اور ظاہر کریگا اپنے دل سے بغض و عداوت اور جو سستی اور مداہنت کریگا بدعتی سے ان امور مین تو سلب کرلیگا اللہ تعالےٰ اُن سے حلاوت سنت کی اور جو بدعتی کو دوست رکھے بغرض طلب عزت دنیا کے یا اور کسی دنیاوی غرض سے۔ ذلیل کریگا اُس کو اللہ تعالےٰ بسبب اس عزت کے اور محتاج کر دیگا بسبب اُس غنی کے اور جو نہ سچ جانے تو چاہیئے کہ تجربہ کرے۔ ولیکن معاملات بیع و شرا عادتاً یا ہمسائگی یا رفاقت اس حیثیت سے کہ نہ مضر ہوا مر دین کو پس وہ حرام نہین (تفسیر روح البیان تحت آیۂ مذکورۂ بالا) اور فرماتے ہین کہ بدعتی سے بغض و عداوت اور منافرت اور اہانت اور طعن اُس کے مذہب پر کرنا چاہئے (شرح مقاصد) اس بحث کو ہم زیادہ طول دینا نہین چاہتے ہین۔ ناظرین اسیقدر بیان سے سمجھ لین۔

المقدمة السابعة فی معرفة طریقة النجاة واهل النجاة

ایحضرات یہ مقدمہ اہم مقدمات سے ہے کیونکہ دار و مدار ساری بحث کا اس پر موقوف ہے لہذا بنظر تدقیق و تحقیق بکمال غور و تامل ملاحظہ کیجیئے اور سمجھیئے کہ نجات کا کون راستہ ہے اور ناجی کون ہین اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے اور نہ مرو تم مگر در انحالیکہ مطیع و فرمانبردار مسلمان ہو ف یعنی تم ایسی روش پر قائم رہو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ مضبوط پکڑو خدا کی رسّی کو ف جب اس کو مضبوط پکڑے رہو گے تو یقین ہے کہ مسلمان ہی مروگے اب یہ سمجھنا چاہیئے کہ حبل اللہ سے کیا مراد ہے فرمایا ابن عباس نے معنی اوسکے ہے اللہ کا دین اور بعض نے کہا قرآن اور کہا ابن مسعود نے هو الجماعة وہ جماعت ہے تفسیر خازن اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نحن حبل الله الذی قال الله واعتصموا بحبل الله (صواعق محرقہ) یعنی ہم مین

حبل اللہ جن کو اللہ نے فرمایا مضبوط پکڑو حبل اللہ کو اور حدیث مین وارد ہوا ہے۔ کہا حضرت جابرؓ نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یوم عرفہ کو اپنے ناقہ پر خطبہ فرماتے تھے مین نے سنا ہے فرماتے تھے یا ایہا الناس مین چھوڑنے والا ہون تم مین ایسی چیز اگر پکڑو گے تم اُس کو تو ہرگز گمراہ نہوگے کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت رواہ الترمذی اور بروایت زید بن ارقم غدیر خم مین یہی خطبہ آپ نے فرمایا۔ رواہ مسلم (مشکواۃ) اور بعض نے کہا کہ مدینہ مین خطبہ فرمایا حالت بیماری مین وقیل غیر ذالک (صواعق محرقہ) الحضرات اگر الفاظ مختلف مین مگر مطلب ایک ہی ہے۔ اسلیئے کہ ہر ایک چیزین لازم وملزوم ہین جس نے ایک کو مانا اُسنے سب کو مان لیا اور جس نے ایک سے انکار کیا وہ سب سے منکر ہوا۔ وہ سب باخود ہا لازم غیر منفک ہین

الیعزیزو واعتصموا بحبل اللہ کے ساتھ ہی ارشاد ہے جمیعا ولا تفرقوا یعنی مضبوط پکڑ لو حبل اللہ کو تم سب اور نہ متفرق ہو یعنی نہ کرو وہ کام جس سے تفرقہ ہووے اور اجماع جاتا رہے۔ (مدارک) پس آیۂ کریمہ مین منع فرمایا ہے تفرقہ اور اختلاف سے۔ اور حکم فرمایا ہے اجتماع واتفاق کا اسلیئے کہ حق ایک ہی ہوگا اور ماسوا اسکے جہل وضلالت اسیواسطے فرمایا ہے۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ اور نہ پیروی کرو مختلف راہون کی پھر وہ راہین جدا کر دینگی راہ حق سے ف تو معلوم ہوا کہ جو اجتماعی طور پر اللہ کی رسی پکڑے ہونگے وہ حق پر ہونگے اور جب مرینگے تو مسلمان باایمان ہی مرینگے اور اسیکا نام جماعت اور سواد اعظم ہے اور یہی **فرقہ ناجیہ ہے** **جیسا کہ مروی ہے** وتفترق اُمتی علی ثلٰثٍ وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ رواہ الترمذی۔ وفی روایۃ احمد وابی داؤد ھو الجماعۃ (مشکوۃ) یعنی متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقے سب ناری ہین مگر ایک فرقہ۔ لوگون نے عرض کی وہ کون ہے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور میرے صحابہ اور ایک روایت مین ہے کہ وہ جماعت ہے اور ابن ماجہ کی متعدد روایتون مین لفظ جماعت ہی وارد ہے اور معاذ بن جبل کی روایت کا ٹکڑا ہے وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ۔

رواہ المشکوٰۃ اور بچو تم اُس شعب ووادی سے جس مین کئی راہین مجتمع ہون اور لازم پکڑو جماعت عامہ کو اور فرمایا اتبعوا السواد الاعظم یعنی اتباع اور پیروی کرو بڑی جماعت کی رواہ ابن ماجہ وغیرہ عن ابن عمر رض اسلئے کہ لا یجتمع امتی علی الضلالۃ نہ مجتمع ہوگی میری امت گمراہی پر کیونکہ ید اللہ علی الجماعۃ اللہ تعالےٰ کا حفظ وحمایت کا ہاتھ ہے اوپر جماعت کے رواہ الترمذی پس جو جدا ہوا جماعت سے فانہ شذ شذ فی النار رواہ الترمذی عن ابن عمر رض یعنی جو جدا ہوا جماعت سے جدا ہوا آگ مین یعنی جہنم مین گیا حضرت ابوذر رض سے روایت ہے من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابوداؤد یعنی جو جدا ہوا جماعت سے (اگرچہ ایک ساعت ہو) پس تحقیق نکالدی اُس نے رسّی اسلام کی اپنی گردن سے۔ اللھم احفظنا۔ **خلاصہ** آیتون سے معلوم ہوا کہ جو مجموعی طور پر حبل اللہ کو مضبوط پکڑے رہینگے وہی مسلمان ہین باایمان ہی مرینگے اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ طریقہ ما انا علیہ واصحابی وہ جماعت سواد اعظم ہے جو ان کے موافق ہے وہ ناجی اور جو ان کے مخالف ہے وہ ناری ہے پس دیکھو کہ سواد اعظم کون ہے۔ یہ بدیہی بات ہے مشاہدہ کرلو کہ وہ فرقہ حضرات اہل حق سنت والجماعت ہے کثر اللہ تعالےٰ سوادہم۔ چونکہ ما انا علیہ سے مراد اتباع سنت اور واصحابی اور سواد اعظم سے مراد بڑی جماعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت والجماعت اس کا نام ہے۔ یہ نام ہی اس کا پتہ دے رہا ہے اور سلف سے آجتک یہ اپنے اُسی نام سے معروف ومشہور پایا جاتا ہے اور یہی وجہ تسمیہ اُس کی ہے کہ متبع سنت وسواد اعظم ہے اور لاریب وہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ مقلدین ائمہ اربعہ ہین۔ انہین پر امت نے اجماع کیا ہے اور انہین پر اللہ کا ہاتھ ہے اور یہی لوگ ناجی ہین اور یہی سواد اعظم ہین۔ فرقہائے مختلفہ کو فرداً فرداً اگر دیکھیگا تو مشاہدہ کیجئے گا کہ سواد اعظم یہی ہین۔ کیونکہ انکا اصول دین ایک ہے بخلاف دیگر فرقہائے مختلفہ کے کہ اُن کا اصول دین مختلف حتی کہ باخود ہا ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے اور ائمہ اربعہ کا اختلاف فروعی ہے ما انا علیہ واصحابی کے خلاف نہین اور موجب رحمت ہے **اس تقریر** سے یہ امر بھی محقق ہوگیا کہ اجماع اُمت منجملہ ادلہ شرعیہ کی ایک دلیل ہے کما ہو مصرح فی موضعہ۔ فتدبر

اب ایک دوسرا طریقہ بتاؤں جس سے ناجی و ناری کی امتیاز بآسانی ہو سکے ای طالب حق حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ اپنے بندوں کو تعلیم فرماتا ہے کہ ہماری بارگاہ بے نیاز مین بصد عجز و نیاز شبانہ روز یون عرض والتجا کرتے رہین اھد نا الصراط المستقیم چونکہ علم الٰہی مین یہ تھا کہ ہر فرقے بزعم خود یہ دعوی کرینگے کہ صراط مستقیم ہمارا ہے طریقہ ہے لہذا یہ تمیز فرما دے۔ صِرَاطَ الذین انعمت علیھم یعنی راہ اُن لوگون کی جن پر تونے انعام فرمایا۔ اب ہادی و مضل مین تمیز ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ راہ مستقیم اُنہین کا طریقہ ہے جن پر انعام الٰہی ہو چکا ہے اور وہ منعم علیہم کون مقدس اور برگزیدہ لوگ ہین من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یہ وہ لوگ ہین جن پر اللہ تعالے نے انعام فرمایا اور اونھین کی اتباع و پیروی کا حکم دیا ہے اور اُن ہی کا طریقہ راہ مستقیم و موجب نجات ہے (کما فی تفسیر کبیر و خازن وغیرہما) کیونکہ منعم علیہم مین خود حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین مین صدیق شہید اور صالحین ہین انہین کا مجموعہ ما انا علیہ واصحابی ہے۔ ان کا متبع و پیرو۔ متبع سبیل المومنین ناجی اور اُن سے منحرف یقینی ناری ہے وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا یعنی جس نے اتباع کی سوا اس راہ کے جس پر مومن ہین اعتقاد و عمل مین ہم پھیر دینگے اُس کو جدھر پھرا ہے اور ہم داخل کرینگے اوسے جہنم مین اور بری جگہ ہے پھر جانیکی جہنم ف یہ آیت دلیل ہے اجماع امت کے حق اور حجت ہونے پر (مدارک۔ خازن وغیرہما) تنبیہ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ۷۲ تہتر فرقے ناری کس وجہ سے ہوئے۔ کیا وہ اسلام کو دین۔ قرآن کو کتاب اللہ۔ کعبہ کو قبلہ۔ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کو پیغمبر و پیشوا نہین جانتے کیا خداوند کریم کی واحدانیت کو نہین جانتے۔ پس یہ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ وہ مانتے ہین۔ باانیہمہ وہ ناری ہین۔ یہ کیون۔ اسی لئے کہ وہ سواد اعظم ما انا علیہ واصحابی کے خلاف ہین۔ اونھون نے نئے نئے عقیدے دین مین ایجاد کئے اور متبع نفس و ہوا کے ہوئے اور راہ غیر سبیل المومنین کی اختیار کی شاہ عبد العزیز اپنے فتاوے مین تحریر فرماتے ہین

درینجا مراد از افتراق است بحیثیت عقائد است پس منشاء دخول نار ہمان عقائد کہ در انہا افتراق باشد شد انتہی خلاصۂ مرام یہ کہ اتباع ما انا علیہ واصحابی موجب نجات ہے اُن کا متبع ناجی اور منحرف ناری ہے ایعزیزو یہ مقدمات اس غرض سے ترتیب دیئے گئے ہین کہ آیندہ جو مباحث آنے والے ہین اُن کے فہم مقصد مین آسانی ہو۔ باللہ العظیم میری ہرگز یہ غرض نہین کہ کسی مسلمان کو کافر کہون اور اپنا دل خوش کر دن اور مین دوسرے کو کافر کہکے خود مسلمان بننا چاہون حاشا وکلا۔ ہان بمقتضائے ہمدردی اسلام اور بفحوائے الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کے۔ ایسے شخص کو جو قولاً یا فعلاً ارتکاب کفر کرے۔ اس کو متنبہ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے لہذا اس فرض سے اپنے مین سبکدوش ہونا چاہتا ہون وما علینا الا البلاغ ایحضرات خداوند کریم دانا وعلیم ہے اس تحریر کا باعث نہ تعصب وعناد ہے نہ مجادلہ نہ مکابرہ۔ کلا واللہ۔ بلکہ اظہار حق واحقاق حق مطلوب ہے، زمانہ موجودہ مین جو فرقے پائے جاتے ہین مثلاً۔ وہابی تفضیلی رافضی ندوی نیچری قادیانی وغیرہم اسجگہ ہم ایک فرقے کے عقائد کو اجمالاً ذکر کرتے ہین وآئندہ ہر ایک کی تفصیلی بحث آئیگی۔ اُن کو کتاب وسنت پر جو ان مقدمات مین مذکور ہین اور حق وباطل کی معیار ومحک ہین اُن پر پیش کیجئے اور تعصب وعناد سے یکسو ہو کر منصفانہ طور پر بنظر بصیرت توجہ فرمائیے حق وباطل کا فرق مثل لیل ونہار کے آشکارا ہو جائیگا۔ واللہ یہدی من یشاء الی سبیل الرشاد

فرقہ وہابیہ اعنی جن مین عبد الوہاب نجدی کی خیالات کا شائبہ پایا جاتا ہے خواہ وہ مقلد ہون یا غیر مقلد اُن کے عقائد کا ذکر [۱] ایمان کے دو جز ہین خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول [۲] خدا کا جھوٹھ بولنا یا امکان اُس کا [۳] علم تفصیلی باریتعالی کا حادث ہونا [۴] حضور سرور عالم کو بڑا بھائی اور اپنے کو چھوٹا بھائی جاننا [۵] چھوٹی مخلوق ہو یا بڑی خدا کے آگے چمار سے بھی ذلیل جاننا [۶] سرور کائنات کو صبی ومجانین بلکہ بہائم سے تشبیہ دینا [۷] ہر طبقۂ زمین مین مثل آپ کے پیغمبر ہونا [۸] آپ کے تصور کو بدتر از گاؤ خر سے کہنا [۹] یہ کہنا کہ آپ اپنے انجام کار اور خاتمہ کا حال نہ جانتے تھے

آپ اپنے زمانہ کے لوگوں کے لیئے رحمت تھے نہ قبل و بعد کے لیئے۔ تقلید شرک ہے اور مقلدین
مشرک وغیر ذالک تفضیلیہ کا جناب علی کرم اللہ وجہہ کو افضل البشر بعد الانبیا کہنا **فرقہ**
روافض کے عقائد قران شریف محرف ہے لیس من کلام اللہ بل ھو محرف عن موضعہ
کلینی وغیرہ) سیدنا ابو البشر آدم میں کفر کے حصول ثابت کرنا (تفسیر صافی وکلینی) حضور سرور انبیاء کو
تبلیغ احکام میں قاصر کہنا روضہ وکلینی وکافی وغیرہما) آپ کی اہانت میں یہ کہنا کہ جب آپ نے
تبلیغ میں قصور کیا تو تہدید آئی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (نی علی)
وان لم تفعل عذبتك عذابا الیما (تکملہ حیات القلوب) آل رسول جگر گوشگان
فاطمہ زہرا بتول کو۔ کذاب۔ کافر۔ مرتد۔ زندیق بیدین کہنا (کتاب الانساب وتاریخ السادات)
کل صحابہ کو مرتد کہنا بجز چار یا چھ کے (حق الیقین وکتاب وفاۃ النبی) خلافت خلفائے راشدین کو
غاصبانہ۔ سید الصدیقین کو یہ کہنا۔ یکے از منافقین بود (مجالس المومنین، عماد الاسلام) یہ قرم
قاذف عائشہ صدیقہ۔ منکر عصمت انبیا و ملائکہ۔ علی مرتضی کی الوہیت کا بعض قائل۔ خدا کیلیئے
جسم قرار دینا۔ انبیا و ائمہ کو تقیہ ساز کہنا۔ تبرو لعنت کے ثواب کو کلمہ۔ درود۔ تسبیح و تہلیل کے
ثواب سے زیادہ جاننا (مصائب النواصب۔ صاحب النواقص ناصبی وخارجی
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے معاذ اللہ ایمان و اسلام کے منکر۔ اہل بیت اطہار کے دشمن خونکے
پیاسے **نیچری**۔ صریحی ضروریات دین کے منکر۔ دوزخ جنت۔ بعث۔ نشر۔ عذاب۔
قبر۔ خیر و شر معجزات کے منکر قران پاک ان کے نزدیک قابل ترمیم۔ وحی مجذوبانہ کلام
تاثیر اسماء وجود آسمان کوئی چیز نہیں (کما فی تفسیر سید) **ندوہ** ان سب کا مجموعہ ہے جن کا فتوی ہے۔
بندہ جس بات کو دیانتاً خدا کا حکم سمجھے اُس کو بخوشی قبول کرے۔ پس اسلام کی حقیقت یہی ہے
اور جملہ کلمہ گو حقیر ہیں سب سے خدا راضی ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے جو کسی فرقہ کلمہ گو کی اہانت
وتحقیر کرے اور مذہب کے لیئے اُس سے بغض رکھے یا کسی عقیدہ خاصہ کے سبب سے
کسی کلمہ گو کو کافر یا گمراہ یا بدعتی کہے وہ خود گمراہ و کافر اور دشمن اسلام ہے اُسکے تمام اعمال نماز

وغیرہ سب بیکار ہے (رسالۂ اتفاق مضامین اربعہ حصہ۳ روئداد لکھنو) و نیز یہ کہ جسکو کلمۂ توحید پر اقرار ہو خواہ وہ رافضی خارجی نیچری وہابی زندیقی بدعتی) کسے باشد کچھ بھی عقیدہ کیون نہ رکھتا ہو وہ مسلمان ہے (روئداد جلسۂ دستاربندی کان پور) **قادیانی** کا دعوی نبوت و وحی و الہام مسیحیت مہدیت بعض نبیون سے افضلیت معجزات مسیح کو مسمریزم کہنا - چارسو نبیون کی پیشین گوئی کی تکذیب حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی تحقیر وغیرہ وغیرہ (اعجاز احمدی - ازالہ توضیح مرام - دافع البلاء معیار الاخیار)

ایحضرات - مذاہب مذکورہ بالا کو آپ کتاب وسنت پر پیش کرکے موازنہ کرین اور کفر و اسلام و حق و باطل کا آپ ہی فیصلہ فرمائین اور دیکھین کہ ما انا علیہ واصحابی کے موافق کون ہے واللہ الہادی

اب یہان سے تفصیلی بیان ان مذاہب کا شروع ہوتا ہے - ایحضرات کتاب سنت و اجماع امت سواد اعظم ما انا علیہ واصحابی سے اُن کو موازنہ کیجئے اور حق کو حق اور باطل کو جدا کیجئے فہا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ الملک المعبود

پہلا باب مذہب وہابیہ کا عقیدہ - قولہ ایمان کے

دو جزو ہین خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول جاننا (تقویۃ الایمان - مولوی اسمعیل صاحب -

اقول وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق - اے عزیزو کیا اصول دین اس قول کی تصدیق کرتے ہین کہ مجرد جان لینا خواہ تصدیق قلبی و اقرار لسانی نہو ایمان کے لیئے کافی اور نجات آخرت کے لیئے بس ہے - ہم جب اصول دین کیطرف دیکھتے ہین تو شارع علیہ السلام کی ہدایت کے مخالف اُس کو پاتے ہین - دیکھو مقدمۂ اوّل تاکہ معلوم ہو کہ ایمان و اسلام کس کو کہتے ہین - الایمان تصدیقٌ بالقلب واقرارٌ باللسان - تاوقتیکہ دل مین یقین اور زبان پر شہادت نہو مومن نہین - صرف جان لینا مفید ایمان نہین ورنہ اہل کتاب بھی جانتے تھے اور ابوطالب بھی علم رکھتے تھے کہ بیشک حضرت پیغمبر صلعم برحق ہین چونکہ اداے شہادت و اظہار اطاعت نکیا لہذا مومنین مین اُن کا شمار نہوا کما مرّ - **مروی ھی** کہ اخنس بن شریق ثقفی نے ابوجہل سے تنہائی مین پوچھا کہ اس وقت میرے تیرے درمیان مین کوئی نہین ہے یہ تو بتا کہ محمد کے

نسبت تیرا کیا خیال ہے ایا وہ جھوٹے ہین اپنے دعوے مین سچ کہ جیسے کہا ابو جہل نے کہ محمد کبھی جھوٹھ نہین بولے ہم لوگ اُن کو امین پکارتے ہین۔ لیکن جبکہ اولاد عبد المطلب مین سقایت ہے رفادت ہے مشورہ ہے باایںہمہ اُن مین نبوت بھی مان لیجائے تو ہمارے لیئے پھر کونسی شئے عزت کی باقی رہگئی ہے (سیرۃ النبویہ) الغرض اتنا جاننا اُسکے لیے کافی نہوا آخر اشد فرعون ہوکر وہ ہلاک ہوا۔ اسے **ایمان والو** کتاب وسنت اور یہ قول تمہارے پیش نظر ہے۔ کفر وایمان کو پہچانو جو مفید نجات ہو اُس کو مانو۔ واللہ المعین ؁

قولہ باریتعالی کو اپنے ماسوا کا علم دو طرح پر ہے ایک وہ علم جو قبل وجود اشیا کے حاصل ہے یہ علم قدیم ہے (الی قولہ) دوسرا علم وہ جو بعد وجود اشیاء کے ہو یہ علم حادث ہے اس کو علم تفصیلی کہتے ہین ازاحۃ العیب صہ مصنفہ مولوی عین القضات مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ۔

اقول: اے برادران دین واے صاحبان حق ویقین کیا شریعت مطہرہ نے یہ تعلیم دی ہے کہ صفات باریتعالی سے بعض صفات حادث ہین۔ کیا ما انا علیہ واصحابی کا یہی مذہب ہے۔ کلا واللہ ہرگز نہین ہمارے عُلمائے اہل حق نے تصریح کردی ہے **لم یحدث**۔ یعنی نہین حادث **لہ** اللہ تعالے کے لیئے **اسمٌ ولا صفۃٌ**۔ کوئی اسم یا کوئی صفت اسواسطے کہ اسما وصفات اُس کے سب ازلی ابدی مقدس ہین صفات حدوث سے (الدر الازہر شرح فقہ اکبر والتفصیل فی کتب العقائد)

الغرض یہ مذہب مردود وباطل ہے اسلیئے کہ کتاب وسنت سلف وخلف کے مخالف ہے۔ باریتعالی کی کسی صفت کو حادث قرار دینا مستلزم ہے کہ وہ محل حوادث ہو اور جو محل حوادث ہے وہ خود حادث ہے۔ واجب نہین اور جو واجب نہین وہ معبود نہین یہ نتیجہ ہے اس کی صفت کو حادث کہنے کا۔ جس کی بنا پر خدا۔ خدا نہ رہا۔ اعاذنا اللہ منہا

چونکہ یہ مسئلہ عقائد سے ہے اور مصنف ازاحۃ نے بہت بڑی غلطی کی ہے اسلیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کچھ تفصیل کردیجائے تاکہ مسلمان واقف ہوجائین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ یعنی ہر چھوٹا بڑا لوگون کے اعمال اور جو کچھ ہونیوالا ہے **مستطر** لکھا ہوا ہے لوح

مین تفسیر مدارک۔ اور خازن مین ہے وکل صغیر وکبیر۔ یعنی مخلوقات اور ان کے اعمال اُن کے جل مستطر
یعنی مکتوب ہے انتہی۔ وَفِیْہِ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ یعنی ہمنے کل چیز پیدا کی اندازہ کی گئی
اور لکھی گئی لوح محفوظ مین **فرمایا** ابن عباسؓ نے ہر چیز مقدر ہے حتی کہ تمہارا اپنے گال پر ہاتھ رکھنا
خازن (**ف**) جب ہر جزئیات معلق ہے قضا و قدر پر تو اس کا علم بھی قبل وجود اشیاء کے خدا کو ہونا لازم
ہے۔ **امام اعظم فرماتے ہین**۔ لم یزل عالماً بعلمہ بحیث لایخرج عن علمہ شئی یعنی وہ عالم
ازلی ہے کوئی شئے اس کے علم سے خارج نہین۔ والعلم صفۃ فی الازل یعنی اللہ تعالیٰ کا
علم ازلی ابدی منزہ ہے زیادت ونقصان سے مقدس ہے صفات حدوث و امکان سے قال اللہ
تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ (الدر الازہر شرح فقہ اکبر) ملا علیؒ اسی مقام پر فرماتے ہین اُن کی
عبارت کا بجنسہ ترجمہ لکھتا ہون۔ بیشک اسمار وصفات اللہ تعالیٰ کے سب ازلی ہین جن کی ابتدا
نہین اور ابدی ہین جن کی انتہا نہین۔ نہین حادث کوئی صفت اُس کی صفات سے اور نہ اسم اُس کے
اسماء سے اسلیئے وہ سبحانہٗ تعالیٰ واجب الوجود بالذات ہے کامل ہے اپنی ذات وصفات سے
پس اگر حادث ہو کوئی صفت یا زائل ہو اُس سے کوئی وصف۔ البتہ ہوگا قبل حادث ہونے اُس
صفت کے اور بعد زائل ہونے اُس وصف کے ناقص مقام کمال سے اور یہ اُس ذات باری کیلئے
محال ہے پس صفات اُس ذات پاک کی سب ازلی ابدی ہین۔ انتہی (شرح فقہ اکبر ملا علی) اور
صفت علم کی تحت مین فرماتے ہین۔ اللہ تعالیٰ عالم جمیع موجودات ہے نہین مخفی اُس کے علم سے
ذرہ بھر علویات وسفلیات مین اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جہر و سر کو اور جو اُس سے زیادہ مخفی ہو مغیبات سے
بلکہ اُس کا علم محیط ہے ہر شئی کو جزئیات وکلیات موجودات ومعدومات ممکنات ومحالات کو وہ جاننے
والا ہے ہر شئے کو خواہ ذوات سے ہو خواہ صفات سے ساتھ علم قدیم کے کہ ہمیشہ سے موصوف ہے
اُس سے علی وجہ الکمال۔ اور یہ جاننا ساتھ علم حادث کے کہ حاصل ہوا ہے ساتھ قبول و انفعال کے
اور تغیر و انتقال کے نہین ہے۔ تعالی اللہ عن ذالک شانہٗ وتعظم عما نہاک برہانہ اور اس کے
قبل صفات فعلیہ کے تحت مین فرماتے ہین:۔ بیشک واجب الوجود لذاتہ واجب الوجود ہے ہر جہت سے

اسماء وصفات سے اور یہ معنی ہین اس کے کہ نہین ہے اُس کی کوئی صفت منتظرہ اور نہ حالت متاخرہ اس لئے کہ نہین ہے ذات اُس کی محل اعراض کے لیئے۔ انتہیٰ بلفظہ (شرح فقہ اکبر لملا علیؒ) اور شیخ علی بزدویؒ فرماتے ہین لم یحدث لہ صفۃ ولا اسم یعنی نہین حادث کوئی صفت اُس کی اور نہ نام۔ اس لئے کہ اگر حادث ہو کوئی صفت اُس کی یا زائل ہو اُس سے البتہ ہوگا قبل حدوث اور بعد زوال اُس صفت کے ناقص اور یہ محال ہے (شرح فقہ اکبر للشیخ علی بزدویؒ)۔

الغرض عبارات مذکورہ سے یہ امر متحقق ہو گیا کہ مصنف ازاحہ کا یہ قول کہ باریتعالیٰ کا علم تفصیلی حادث ہے۔ صریحی مردود و باطل خلاف کتاب و سنت ہے **مصنف** ازاحہ کے علم و تبحر پر کمال تحیر و تعجب ہوتا ہے کہ علم تفصیلی کو صفت باری قرار دیکر پھر بھی حادث کہتے ہین۔ اُس پر طرہ یہ فرماتے ہین کہ وہ صفت کمالیہ نہین ہے۔ کمال بو العجبی ہے۔ کیونکہ جب وہ صفت حادث ہے تو خدا محل حوادث ٹھیرا جس کا نتیجہ مذکور ہو چکا اور جب وہ صفت کمالیہ نہین ہے تو معلوم ہوا کہ وہ صفات ناقصہ سے موصوف ہے عیاذاً باللہ اور یہ بدیہی البطلان ہے کیونکہ اُس کی ذات مقدس منزہ ہر نقص و زوال سے **مین** نہین کہسکتا کہ مصنف موصوف نے کیا ذات وصفات کو جدا جدا سمجھا ہے کیا کتب کلامیہ پر اُن کی نظر نہین ہے یا وہ نسیاً منسیاً ہوگئی ہے۔ اہل حق کے نزدیک ذات وصفات باری متباین و غیر نہین ہین۔ صاحب بدء الامالی فرماتے ہین ؎

صفات اللہِ لَیْسَتْ عَیْنَ ذَاتٍ ؛ وَلَا غَیْرًا سواہ ذَا انْفِصَالٖ ؛

یعنی صفات اللہ تعالیٰ کی نہ عین ذات ہین اور نہ غیر اُس کی کہ جدا کوئی شے ہو **شرح عقائد نسفی** مین ہے۔ ولہ صفاتٌ ازلیہ قائمۃ بذاتہ وھی لا ھو ولا غیرہ۔ یعنی ان صفات اللہ تعالیٰ لیست عین الذات ولا غیر الذات انتہیٰ اور تفصیل اس کی بدلائل تمہید ابی شکور وغیرہ کتب عقائد مین مذکور ہے۔ اس جگہ اُن کا ذکر کرنا طول ممل ہے **صحیح مذہب** یہی ہے کہ صفات باری نہ عین ذات باری ہین نہ غیر۔ پس باوجود اس کے کسی صفت کو حادث کہنا کمال جرات و گستاخی ہے۔ شان احدیت مین جو منجر الی الکفر ہے۔ اللھم حفظنا **قال الامام الاعظمؒ**

وصفاته فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ ومن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف اوشک فیہا فہو کافر باللّٰہ تعالیٰ (فقہ اکبر) یعنی اللہ تعالےٰ کے صفات ازل میں نہ حادث ہیں نہ مخلوق اور جو کہے وہ حادث یا مخلوق ہیں یا توقف کرے یا شک کرے پس وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اُس کی شرح میں ہے بندہ پر واجب ہے پہچاننا اللہ تعالےٰ کو اُس کی جمیع صفات ذاتیہ وفعلیہ کے ساتھ کہ وہ قدیم واجب ازلی ابدی ہے ساتھ جمیع صفات ذاتیہ اور فعلیہ کے اور شک یا تامل صفات ذاتیہ میں جیسے حیوۃ۔علم۔قدرت وغیرہ کہ وہ قدیم ہیں یا حادث لامحالہ موجب کفر ہے۔ لیکن شک یا توقف صفات فعلیہ میں جیسے پیدا کرنا رزق دینا وغیرہ کہ وہ قدیم ہے یا حادث کفر ہے اس سبب سے کہ وہ بعض صفت ہے صفات باری تعالیٰ وتقدس سے (الدرالازہر شرح فقہ اکبر وکذا فی شرحہ لملا علی قاری و للشیخ علی البزودی) پس جبکہ صفات باریتعالیٰ کے قدیم وحادث ہونے میں شک یا توقف کرنا موجب کفر ہی توکسی صفت کو صریحی حادث کہنا کیا کفر نہوگا۔ العیاذ باللہ ایحضرات یہ مذہب جہمیہ کا ہے جو منجملہ فرقہ معتزلہ کے ہیں وہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نہیں جانتا اشیا کو جبتک کہ پیدا نکرے اُنکو اور وہ نہیں جانتا معدوم کو وھذا کفر۔ اسلیے کہ اگر وہ نہیں جانتا اشیا کو قبل اُسکے پیدا کرنیکے تو جب ارادہ کریگا اُسکے پیدا کرنیکا تو کیونکر جانیگا اُسکے پیدا کرنیکو اور اُسکی مقدار کو اور اُسکے وقت کو کہ کب پیدا کرے پس اس عقیدہ میں معطل کرنا ہی اُلوہیت کو وھذا کفر (تمہید ابی شکور سالمی) اور صحیح یہی ہی کہ کامل طور پر اللہ تعالےٰ جانتا ہے اشیاء کو جس طرح وہ ہو بعد پیدائش اور قبل پیدائش کے اور جانتا ہے معدومات وموجودات کو (کما فی ایضاً) اور فقہ اکبر میں ہے۔ وکان اللّٰہ تعالیٰ عالما فی الازل بالاشیاء قبل کونہا یعنی اللہ تعالےٰ عالم ازلی ہے اشیاء کا قبل اُس کے حادث ہونے کے وھو الذی قدر الاشیاء وقضہا اور اُسی نے مقدر کیا اشیا کو اور اُنکا حکم فرمایا شارح کہتے ہیں گویا امام اعظم نے یہ فرمایا کہ کیونکر وہ نجاننے والا ہو گا اشیاء کا ازل میں قبل اُسکے وقوع کے در انحالیکہ اللہ تعالیٰ ہی نے مقدر کیا ہر شئی کو اور حکم اُسکا اشیاء کے واقع ہونیکے پہلی ہی ہوتا ہی اور مقدر کرنا علم ہی سے ہوتا ہی جانتا ہی اللہ تعالیٰ معدوم کو حالت عدم میں کہ وہ معدوم ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ کیونکر اوسکو

عدم سے وجود مین لائیگا اور جانتا ہے موجود کو حالت وجود مین کہ وہ موجود ہے اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی اُس کو الی قولہ۔ لیکن تغیر و اختلاف احوال کا حادث ہوتا ہے۔ مخلوق کو ساتھ اسکے کہ منزہ ہے ملک المتعال قبول انفعال اور حصول تغیر و انتقال سے۔ اسواسطے کہ علم اُس کا ساتھ اشیا کے قدیم ہے۔ پس جب ایجاد کرتا ہے کسی شئے کو یا فنا کرتا ہے۔ توجز این نیست کہ ایجاد و فنا کرنا موافق اسکے اُسی علم کے ہے اور مطابق اُسی قضا و قدر کے۔ پس نہین متغیر ہوتا علم اُس کا اور نہ مختلف ہوتا ہے حکم اُس کا اور نہین حادث ہوتا ہے اُسکا علم موجودات کے تغیر اور معدومات کے اور اُس کے اختلاف وحدوث سے (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری وغیرہ) پس ان عبارتون سے معلوم ہوا کہ علم جزئیات کو حادث کہنا مستلزم ہے تردید قضا و قدر کو ونیز اس کو کہ جزئیات کا موجد کوئی اور ہو غیر خدا کے نعوذ باللہ منہا شرح عقائد نسفی مین ہے لا یخرج عن علمہ وقدرتہ شیٔ۔ یعنی نہین خارج ہے اُس کے علم و قدرت سے کوئی شے۔ اسلیئے کہ جہل اور عجز بعض سے نقص ہے اور احتیاج ہے طرف کسی خاص کے۔ باوجود نصوص قطعیہ ناطقہ کے ساتھ عموم علم و شمول قدرت کے فھو بکل شیٔ علیم وعلیٰ کل شیٔ قدیر نہ کہ جیسا گمان ہے فلاسفہ کا کہ خدا کو علم جزئیات کا نہین انتہی بلفظہ ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مصنف از احمد نے اس مقام پر مذہب فلاسفہ کو نقل کیا ہے جو عند الشرع کفر و الحاد ہے اسلام کو اُس سے واسطہ نہین کتب کلامیہ اس سے مالامال ہے اُن کا استقصا ان اوراق مین عسیر و دشوار ہے شائق ان کو خود مطالعہ کر سکتا ہے یہانتک جو کچھ مذکور ہوا وہ منقولات سے تہا اب رہے دلائل معقولات۔ پس باوجود اُن نصوص قطعیہ کے ضرورت نہین کہ استدلال عقلی کا تتبع کیا جائے۔ مگر پھر بھی ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا عقل سلیم اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ صفات باری سے کسی صفت کو حادث کہا جائے لہذا اس تقریر کو ہم بہت صاف اور روشن لفظون مین ادا کرینگے تاکہ بآسانی سمجھ مین آوے اور ہر شخص اپنے ایمان و اعتقاد کو وسواس و خطرات مہلکہ سے بچاوے۔

مخفی نرہے کہ اسم پاک باریتعالی کا اللہ ہے جلشانہ۔ یہ اسم ذات ہے اس کی تعریف مین علمائفرماتے ہین وَاللّٰہُ عَلَمٌ عَلَی الْاَصَحِّ لِذَّاتِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ المستجمع بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ۔ یعنی اللہ نام پاک ہے بنا برقول اصح کے خاص ذات واجب الوجود کے لیئے جو مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہے۔ الحضرات صرف اس تعریف ہی سے مصنف ازاحۃ کی تقریر ہباءً منثورا ہوگئی۔ کیونکہ جب وہ ذات مقدس مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہے تو معلوم ہوا کہ صفات ناقصہ سے وہ منزہ مبرہ ہے۔ پس یہ کہنا کہ علم تفصیلی باریتعالی کا حادث ہے اور صفت کمالیہ سے نہین مردود وباطل ہے۔ کیونکہ اگر یہ صفت ہو تو حادث نہو گی اگر حادث ہوگی تو وہ واجب کے صفات سے نہین ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ دنیز یہ کہ اگر وہ صفت حادث ہے تو قبل حدوث اس کے علم باری ناقص ہوگا۔ معاذ اللہ منہا اور جب نقص ہوگا تو وہ اپنے صفات مین کامل نہین پس جو اپنے صفات مین کامل نہین وہ خدا نہین فتدبر۔ دوسرے لفظون مین یون کہیئے کہ۔ جو ذات مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہے وہ واجب الوجود ہی اور جو واجب الوجود ہی وہ اللہ تعالیٰ ہی نتیجہ یہ کہ جو مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہی وہ اللہ تعالےٰ ہے۔ یا اسی قضیہ کا عکس کرکے یعنی مقدم کو تالی اور تالی کو مقدم کرکے بطریق سلب کے سمجھیئے کہ جو ذات مستجمع جمیع صفات کمالیہ نہین وہ واجب الوجود نہین اور جو واجب الوجود نہین وہ خدا نہین۔ نتیجہ یہ کہ جو ذات مستجمع جمیع صفات کمالیہ نہین وہ خدا نہین۔ الغرض علم تفصیلی کو حادث کہنا نقلاً و عقلاً ہر طرح سے بدیہی البطلان ہے۔ کما لایخفی علی من لہ بصیرۃ ہم سخت متحیر ہین کہ علامۂ موصوف کی اس حکیمانہ معقولی تقریر کا ماخذ کیا ہے کہ جسپر نہ نقل شاہد نہ عقل۔ العزیز وحدوث وامکان تو صفات محدثات ہین اسی وجہ سے یہ قضیہ مشہور ہے۔ العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اگر اس کی کوئی صفت حادث ہو تو وہ محل حوادث ٹھیریگا اور محل حوادث تغیر پذیر ہونے کی وجہ سے خود حادث ہے۔ فتدبر وتفکر ولاتکن من الجاحدین۔ ایک امر اور قابل تفتیش ہے۔ مصنف ازاحۃ کی علم تفصیلی واجمالی سے کیا مراد ہے اگر فرمایا جائے کہ علم اجمالی مثلاً زید وعمرو کی تخلیق اور

تفصیلی مثلاً زید و عمر و کا قد و قامت خال و خد - لون و رنگت تو اس تقدیر پر ایسے استحالے لازم آتے ہین
جو ممتنعات سے ہین مثلاً زید کا طویل یا قصیر القامت ہونا سیہ فام یا گل اندام ہونا وغیرہ کا علم
بعد وجود کے ہوتا ہی - تو یہ بدیہی البطلان ہی - کیونکہ جب یہ کہا جائے کہ قبل وجود ان اشیاء کے
اللہ تعالی کو انکا علم نہتا معاذ اللہ - تو لازم آئیگا کہ ان اشیاء کے متعلق خدا کی قدرت و مشیت - قضا و
قدر - ارادہ و تخلیق بہی نہو - اور جب یہ نہوگا تو وہ اونکا خالق بہی نہوگا - بلکہ وہ اور کسیکی قدرت و
مشیت قضا و قدر - ارادہ و تخلیق سے ہوا اور اونکا خالق کوئی اور رہو - غرض تعدد اِلٰہ کا لازم آئیگا
اور وہ ممتنع ہی اور اگر کہا جائے کہ علم تفصیلی سے مراد حوادثات زمانہ ہین - تو دو حال سے خالی
نہین - یا وہ بندونکے افعال ہونگے - یا موجودات کے انقلاب - صورت اول غلط ہی اسلیے کہ
بندون کے افعال کا خالق بہی خدا ہی ہی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو کچھ
تم کرتے ہو - اور وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ اور لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ
یہ ہین نصوص قطعیہ اوسکے بطلان کی واضح دلائل ہین وتفصیل فی کتب العقائد - اور صورت ثانی
بہی غلط - اسلیے کہ کل امور کا مدبر وہی خلاق عالم ہی ــــہ ہُوَ الْحَیُّ الْمُدَبِّرُ لِکُلِّ اَمْرٍ
ہو الحق المقدس ذو الجلال حدیث قدسی مین وارد ہوا ہی بِیَدِی الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ
وَالنَّہَارَ (مشکوۃ) المختصر کل موجودات کا خالق و مالک و متصرف - وہی صانع عالم واجب
الوجود ہی جو اپنے کمال مین یگانہ و یکتا بیچون و بیچگون ہی - اوسکے علم سے ایک ذرہ پوشیدہ نہین -
وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَلَا اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا
اَکْبَرَ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ یعنی نہین چہپتی کوئی چیز تیرے رب کے علم سے ذرہ برابر - زمین مین نہ آسمان مین
اور نہ بہت چہوٹی اوس ذرہ سے اور نہ بہت بڑی مگر لکہی ہوئی ہی لوح محفوظ مین اور یَعْلَمُ خَائِنَۃَ
الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ یعنی جانتا ہی اللہ تعالی خیانت آنکہونکی اور جو کچہ چہپاتی ہو
سینونمین الغرض اوس معبود حقیقی کا علم و نیز اوسکے سارے صفات ازلی ابدی ہین - اور وہ صفات ممکنہ
وحدوث سے منزہ اور پاک ہی - واللہ علیم خبیر ؛ قولہ امکان کذب باریتعالی صیانۃ الایمان

اور وقوع اسکا۔ جیساکہ دیوبندی وگنگوہی۔ فتوون اور رسائل مین ثابت کیا جارہا ہے

اقول مسلمانو غور کرنیکا مقام ہی کہ اسلام کو تیرہ سو برس سے زائد زمانہ گذر رہا ہی۔ کیا کسی طبقہ کے اہل ایمان نے ایسا کہا ہی کیا ما انا علیہ واصحابی کا یہی عقیدہ ہی کتاب وسنت سے یہی ہویدا ہی۔ حاشا وکلا ہرگز نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا اور ومن اصدق من اللہ حدیثا اور کون ہی بڑا سچا اللہ سے اپنی بات مین مسلمانو یہ امر محتاج بیان نہین ہی کہ شریعت مطہرہ مین کذب بڑی مذموم شیئ ہی۔ اوسکو علامت منافق کی بتائی گئی ہی مروی ہی اٰیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب دوسری حدیث ہی ان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار رواہ مسلم۔ ماسوا اسکے تمام دنیا کے لوگ فطرتاً دروغ کو مذموم جانتے ہین۔ مگر افسوس آجکے اہل ایمان۔ باری تعالیٰ کیلیے اسکا امکان بلکہ وقوع ثابت کرتے ہین۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔ ذلک قولھم بافواھھم۔ جو وصف تمام دنیا کی نزدیک قبیح اسکا امکان ووقوع اوس ذات مقدس کیلئے تجویز کریگا یقولون بافواھھم بغیر علم اور پھر بھی دعوی ایمان کا۔ نعوذ باللہ من علم لا ینفع۔ حضرات جب ذات باری ازلی ابدی واجب۔ قدیم اور صفات بھی۔ تو امکان کا اطلاق ہی شعبۂ جنون وجہالت ہی۔ کیونکہ یہ صفات اضداد ہین۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون اسکو ابطال کے لیے بیان مذکورۂ بالا جو صفت علم کے متعلق گذر چکے وہ کافی ہین لہذا حاجت اعادہ کی نہین لیکن۔ بعض عبارت کتب عقائد کی نقل کرتا ہون۔ وھو انہ ممتنع علیہ تعالیٰ الکذب باتفاق یعنی اللہ تعالیٰ پر کذب ممتنع ہی بالاتفاق (مواقف) والکذب نقص باتفاق العقلاء وھو علی اللہ تعالیٰ محال یعنی جھوٹ باتفاق عقلا نقص ہی اور وہ اللہ تعالیٰ پر محال ہی (شرح مقاصد) اللھم ثبت اقدامنا علی صراط مستقیم

قولہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہی عرش اوسکا مکان ہی دونو قدم کرسی پر رکھے ہی کرسی اوسکے قدم رکھنے کی جگہ ہی۔ الاحتوی علی العرش استوی مصنفہ صدیق حسن بھوپالی

اقول ایحضرات یہ مذہب کرامیہ اور مجسمہ کا ہی جو مردود ہی کیونکہ اس سے جہت لازم آتی ہی

اور جہت سے جسم اور محدود ہونا لازم آتا ہی - حالانکہ وہ ذات مقدس نہ جسم ہی نہ محدود ہی - عقائد
مین مذکور ہی و کلاھما مذکور (تکمیل الایمان) کیونکہ جب جسم ہوگا تو مرکب ہوگا اور ہر مرکب کیلیے
ترکیب دینے والا ہی - پس مرکب حادث ہی - قدیم نہین - اور صاحب بدء الأمالی فرماتے ہین ؎
و رب العرش فوق العرش لکن ؛ بلا وصف التمکن واتصال
یعنی خالق و مالک عرش فوق عرش ہی لیکن بے وصف جگہ پکڑنے اور متصل ہونے کے - العرش
خدا کے لیے حامل اور بردارندہ نہین ہی - کما زعمتہ المشبہۃ فہو باطل اسلیے کہ تھا اللہ تعالی قبل
عرش کے وھو الان کما کان اوسکی ذات کیلئے تغیر نہین منقول ہی حضرت صادق و حسن رح وابو حنیفہ
و مالک رح سے کہ استوی معلوم اور کیفیت نامعلوم اور ایمان اوسپر واجب اور جحد و انکار اوسکا کفر اور
سوال کرنا اوس سے بدعت ہی (تفسیر مدارک - تمہید ابی شکور وغیرہما) مروی ہی کہ کسینے سوال کیا
مولی علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہان تھا رب ہمارا عرش کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا کہ مکان کا
سوال کرتا ہی - تھا اللہ تعالی اور نتھا مکان اور وہ اب بھی ویسا ہی جیسا کہ تھا (تمہید)
الغرض استوی یا عروج و نزول اور وجہ و ید یہ سب ایک صفت خدا کی ہی بے کیف اور یہ متشابہات
قرآن سے ہی ہمارا اوسپر ایمان ہی اور اوسکی تاویل حقتعالی پر چھوڑتے ہین - وہو اعلم بمرادہ
ای عزیزو دیکھو کہ یہ عقیدہ موافق سواد اعظم اور ما انا علیہ واصحابی ہی کبھی نہین افسوس
باوجود ادعاء علم کے ایسے اختراعات جو جمہور سلف و خلف کے خلاف ہو اور پھر بھی دعوے
اہل سنت ہونیکا ای بھائیون آزاد منشونکا کیا شکوہ کیا جائے - رونا تو یہ ہی جو اپنے تئین مقلد
و حنفی صوفی درویش کہتے ہین اور ہزارو نکے مقتدی و پیشوا پیر و مرشد ہین - اونکے بعض
خیالات آپنے دیکھے اور بھی آئندہ دیکھیے کہ کیا کیا گہر افشانی کرتے ہین ہمکو تو سعدی رح کا قول یاد
آتا ہی ؎ خلق از دست غیر نالہ کند ؛ سعدی رح از دست خویشتن فریاد ؛ ف ابتک تو آپنے
ذات باری کے ساتھ حسن عقیدت مشاہدہ کیا اب انبیاء و اولیا علیہم الصلوۃ والسلام کیساتھ
عقیدتمندیکا تماشا دیکھیے - اور خدا و رسول کو پیش نظر رکھیے تعصب کو راہ ندیجیے

قال

قولہ انبیاء اولیاء۔ بہوت بری اور ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ
ذلیل ہے۔ تقویۃ الایمان اقول مسلمانو کتاب وسنت تمہارے پیش نظر ہے اس قول کو تم اوس سے
موازنہ کرو اور دیکھو۔ کیا شریعت مطہرہ کی یہی تعلیم ہے کیا ما انا علیہ واصحابی۔ سواد اعظم کا یہی مذہب
ہے۔ پانچوین مقدمہ کے احکام کو دیکھئے اور آپ خود فیصلہ کیجئے ای پیارو کیا مقتضاء ایمان یہی
ہے اور اللہ تعالی کی عظمت وشانکے اظہار کا یہی طریقہ ہے۔ ہرگز نہین۔ ہم جب کتاب اللہ پر نظر کرتے
ہین تو فیصلہ ناطق پاتے ہین۔ ارشاد باری ہے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ
الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی واسطے اللہ ہی کے عزت ہے اور واسطے اوسکے رسول کے
اور واسطے ایمان والونکے ولیکن منافق نہین جانتے۔ اے حضرات یہ فرمان خداوندی ہے اگر تم اسپر
ایمان رکھتے ہو تو اوس قول کو مردود و باطل سمجھو کہ وہ کھلا ہوا نفاق ہے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا
ورنہ تم جانو اور تمہارا ایمان کیا تمہاری زبان مین اس سے بڑھکر اہانت کا کوئی کلمہ ہے یا یہ الفاظ
اوس سے مستثنی ہے۔ اور خوش بیانی سنئے۔ قولہ

قولہ از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آن از
معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است (صراط مستقیم)

اقول مسلمانو دیکھو کسطرح دل کھولکر جناب سرور انبیاء محبوب خدا حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین گستاخی وبے ادبی کی گئی ہے جنکی شان اقدس کے آداب مین صحابہ کرام کو اللہ نے
یہ ادب سکھایا لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا اور لا تجہروا لہ با
لقول کجہر بعضکم لبعض یعنی نہ پکارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا تم ایکدوسرے کو پکارتے ہو
ان تحبط اعمالکم نابود و برباد ہو جائینگی نیکیان تمہاری پس کیا اوس قول کا قائل صحابہ کرام
سے برتر ہے یا حبط اعمال کے حکم سے مستثنی ہے یا یہ ترک ادب نہین ہے۔ دیکھو مقدمہ خامسہ کو تاکہ معلوم
کرو حقیقت کو ای عزیز وگوش دلسے سنو احکام دین کو صاحب در المختار فرماتے ہین ویقصد
بالفاظ التشہد الانشاء کانہ یسلم علی نبیہ یعنی الفاظ تشہد مین یہ ارادہ کرے کہ مین اپنی طرف سے

سلام بھیجتا ہوں علامہ شامی رحمہ فرماتے ہیں لا یقصد الاخبار والحکایۃ عما وقع فی المعراج
یعنی نہ ارادہ کرے نمازی کہ میں خبر دیتا ہوں یا حکایت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج
میں فرمایا تھا رسول اللہ کو السلام علیک ایہا النبی الخ اگر اخبار وحکایت کی نیت ہوگی تو وہ سلام
نمازی کا نہوگا اور تشہد جو واجب ہے ادا نہوگا۔ لہذا نماز واجب الاعادہ ہوگی بسبب ترک واجب کے
فقیہ ابو اللیث رحمہ نے تنبیہ میں السلام علیک ایہا النبی کی یوں شرح کی ہے یا محمد علیک السلام
صاحب احیاء العلوم نماز کے بیان۔ تفصیل ما ینبغی ان یحضر فی القلب میں لکھتے ہیں واحضر
فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی الخ یعنی موجود کر اپنے دل میں نبی کو اور آپکے
وجود کو اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی الخ میزان شعرانی میں ہے کہ اسواسطے شارع علیہ السلام نے امر کیا ہے نمازیکو
سلام اور درود کیلئے التحیات میں تاکہ آگاہ کردے غافلوں کو کہ جیسے تم پروردگار کے سامنے بیٹھے ہو اس دربار میں تمہارے
نبی موجود ہیں اور آپ درگاہ الہی سے کبھی جدا نہیں ہوتے پس نمازی خطاب کرتے ہیں لفظ
سلام کے ساتھ آپ کو روبرو۔ انتہی بلفظہ۔ قال القرطبی رحمہ فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر فاقبلوا
علیہ قائلین السلام علیک ایہا النبی الخ (مواہب لدنیہ) الحضرات یہ وہ امر ہے کہ ارباب ظواہر
بھی اسپر پردہ نہ ڈال سکے۔ نواب بھوپال لکھتے ہیں۔ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان
وقرۃ العین عابدانست در جمیع احوال واوقات خصوصاً درحالت عبادات ونورانیت وانکشاف
درین محل بیشتر۔ وقوی تر است وبعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت
محمدیہ است علیہ الصلوۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان
موجود وحاضر ست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود۔ تا بانوار قرب واسرار
معرفت منور وفائز گردد (مسک الختام صـ۲۲۳) الحاصل تشہد کے سلام میں نقل وحکایت نہ سمجھے
بلکہ نمازی اس سلام میں ارادہ کرے کہ میں خود بالمشافہ حضرت پر سلام بھیجتا ہوں السلام علیک
ایہا النبی ورنہ تعمیل حکم الہی سلموا علیہ جو قرآن میں ہے محروم رہے گا۔ ف بس خیال تو کیجئے
فقہاء رحمہم اللہ تو یہ فرما رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب اتباع سبیل المومنین کو چھوڑ کر سواد اعظم سے

موںھ موڑ کر گہر افشانی فرما رہے ہین کہ بلا لحاظ و امتیاز و فرق مراتب کے۔ انبیا اولیا بہوت پری۔ کا ذکر کر رہے ہین اور گاؤ خر سے نسبت دے رہے ہین کیا جنکے لیے یہ حکم ہوا کہ لا تعتذروا قد کفرتم اور لقد قالوا کلمة الکفر یا جنکو یہ حکم ہوا ان تحبط اعمالکم اون لوگون نے اوس سے زیادہ بے ادبی و گستاخی حضور سرور کونین سلطان دارین کی جناب مین کی تھی۔ دیکھو مقدمۂ رابعہ و خامسہ۔ کیا مولویصاحب کے لیے یہ احکامات قابل لحاظ نہین کیا عذر ہوگا اوسکا پیش خدا جسنے دریدہ دہنی کی اوسکے محبوب کی جناب مین ع از خدا خواہیم توفیق ادب ؎

قولہ حاجتین برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء بہوت پری کی یہ شان نہین (الی قولہ) خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک ہی (تقویۃ الایمان)

وقولہ منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہی (تقویۃ الایمان)

اقول حضرات مقام غور ہی کیسیکو حاجت روا و مشکل کشا سمجھنا اگرچہ خدا ہی نے اوسی قدرت بخشی ہو شرک۔ اور منت ماننے یا کیسیکو سفارشی سمجھنے والا مثل ابوجہل کے مشرک ہی۔ خدارا انصاف کیجئے اور اس حکم کی داد دیجئے۔ کیا واقعی یہ امر صحیح ہی تمہیدا اولاً جاننا چاہئی کہ حضرت رب العزت جلشانہ نے جتنی چیزین خلق فرمائین وہ سب کسی نہ کسی غرض اور فائدے سے خالی نہین۔ اون سب مین افعال و خواص ہین اور دنیا عالم اسباب ہی۔ لہذا فطرتاً انسان عند الحاجت اوس اسباب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مثلاً وقت تشنگی کے پانی اور گرسنگی کیوقت کہانے کی طرف۔ کوی یہ نہین سمجھتا کہ بہوک پانی پینے سے یا پیاس کہانا کہانے سے دفع ہوگی الغرض پانی پیاس کو اور کہانا بہوکہ کو دفع کرنیوالا معروف و معلوم۔ اسیطرح عند المرض انسان طبیب کیطرف اور موافق اوسکی تجویز کے دوا کیطرف رجوع کرتا ہی۔ مگر طبیب یا دوا کو مستقل بالذات شفا دینے والا کوئی نہین جانتا ہی۔ بلکہ ہر عاقل سمجھتا ہی کہ حکیم مطلق نے اونہین افعال و خواص رکہے ہین اور ہر مرض کے لیے دوا ہی اور بمشیت ایزدی شفا ہی اوسمین۔ تو کیا یہ سمجھنا کہ اللہ نے اونکو

قدرت بخشی ہی شرک ہو۔ اسکو شرک کہنا کمال سفہ و نادانی ہی۔ اسمین تو کمال قدرت خداوندی کا اظہار ہی
ادنی ادنی نباتات سے کیا کیا افعال ظہور مین آتے ہین کہ رانگ و تانبے سونے و چاندی ہو جاتے
ہین۔ ایک ادنی آتشین شیشہ جب آفتاب کے مقابل کیجیے تو وہ اخذ نور با لخاصیت کرتا ہی کہ آگ دے دیتا ہی
وقس علی ہذا۔ پس جب ادنی چیزو نمین یہ صفت اوس قادر مطلق نے رکھا ہی۔ تو کیا مقربان بارگاہ احدیت جو مظہر کمالات
الٰہی اور نور مجسم ہین وہ نباتات و جمادات سے بھی کم حقیقت ہین۔ ہرگز نہین سہ اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ ہذا العزیز و وہ برگزیدہ نفوس آئینۂ حق نما اور مخزن اسرار خدا ہین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین سہ و انت تزعم انک جرم صغیر و فیک انطوی العالم الاکبر :
علی ہذا تکلیف برودت کے دور کرنے کے لیے لباس کی طرف۔ دور و دراز کا سفر طے کرنے کے لیے
سواری کی طرف۔ ہنگام جنگ آلات حرب کیطرف انسان رجوع کرتا ہی خود مولوی اسمٰعیل صاحب نے
جب سکھونسے جہاد کا ارادہ کیا تو زیر سایہ سید احمد صاحب کے تمام ہندوستان شہر در شہر لوگونسے استمداد
و استعانت کر کے ہر طرح کا مال جمع کیا اور آلات حرب سے اپنے تئین اور اپنے لشکریونکو آراستہ کیا دیکھو
اونکی سوانح عمری حیات طیبہ) الغرض خدا پر مطلقاً بھروسہ نکیا لوگون ہی کو اپنا معین و مددگار اور
آلات حرب کو معاون سمجھا تو کیا یہ کہنا صحیح ہی کہ خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو قدرت بخشی ہی ہر طرح
شرک ہی گو اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ابو جہل اور وہ شرک مین برابر ہی (تقویۃ الایمان)
آؤ مین تمکو کتاب و سنت سے بتاؤن اور حقیقت خاصان خدا کی سناؤن اگر خدا و رسول پر سچا ایمان
رکھتے ہو تو بصدق دل سنو اور غور کرو حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین
و ابرئ الاکمہ و الابرص و احی الموتی باذن اللہ یعنی مین اچھا کر دیتا ہون اندھے اور
سفید داغ والیکو اور زندہ کرتا ہون مردونکو ساتھ حکم الٰہی کے پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے
یہ قدرت دی تھی آپکو کہ اندھے و کوڑھی کو اچھا اور مردہ کو زندہ کرتے تھے پس یہ کہنا کہ خواہ
یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک ہی۔ کسقدر سینہ زوری اور زیادتی ہی کتاب اللہ
اور سنیے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے فرمایا لاھب لک غلاما زکیا

یعنی تاکہ مین دون تجکو لڑکا پاکیزہ ف حضرت جبرئیل نے لڑکا دینے کی نسبت اپنی طرف کی کہ مین دون تجکو۔ تو کیا مثل مولویصاحب کے کوئی اہل ایمان کہہ سکتا ہی یہ سب شرک ہی نعوذ باللہ من علم لا ینفع ؎

عہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؎

قولہ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے تو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے

اقول ناظرین کتاب و سنت مین غور فرمائین خدا و رسول کا کیا ارشاد ہی اور یہ شخص کس حد تک اپنے قول مین راست باز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ یعنی دولتمند کر دیا اونہین اللہ اور اوسکے رسول نے اپنے فضل سے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہی ولو انہم رضوا ما اتٰہم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ یعنی اور اگر وہ راضی ہوتے اوسپر جو دیا اونکو اللہ اور اوسکے رسول نے اور کہتے کافی ہے ہمکو اللہ قریب ہے دے گا ہمکو اللہ اپنے فضل سے اور رسول اوسکا تیسری آیت انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ انعام کیا اللہ نے اسپر اور انعام کیا تو نے ای نبی کریم اوسپر ف ای ایمان والو دیکھو حضرت حق جل وعلا نے ہر فعل مین اپنے ساتھ اپنے رسول کو بھی شریک کیا ؎ پس کیا قول مولوی صاحب کا صحیح ہی کہ یہ شرک ہی اور محمد کسی چیز کا مختار نہین۔ یہ کیسی کھلی ہوئی بیدینی ہی ؎ استغفر اللہ ؎ اور سنئے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی تقویت و تسکین فرماتا ہی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ای نبی کافی ہی تجھے اللہ اور جسنے اتباع کی تیری ایمان والونسے ف یہ آیۂ کریمہ اگرچہ حضرت عمرؓ کی شان مین نازل ہوئی مگر اون اتباع مین جو اتبک مسلمان ہوئے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ہین ؎ پس دیکھو یہ اختیار دیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندونکو ؎ پس اگر سینۂ حاسدان بسوزد و دل اہل زیغ بشکند چہ توان کرد کہ ان شانئک ہو الابتر قرآن پاک کے متعدد مقام مین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی توصیف فرمائی ہی ویزکیہم یعنی آپ پاک کرتے ہین اونہین گناہونسے ؎ یعنی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ کہ آپ لوگونکو گناہونسے پاک کرتے ہین۔ اب کوئی
ناعاقبت اندیش یا اوسکے اعوان وانصار یہ کہین جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے
تو وہ شرک ہی تو پہر فرمان الہی کا مطلب کیا ہوگا جو ارشاد ہو رہا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لوگونکو گناہونسے پاک کرتے ہین اور اونکو غنی کر دیا۔ اور اللہ تعالی اور ایمان والے اوسکے
رسول کو کفایت کرتے ہین اسکے کیا معنی ذرا ہوش کرو اے غافلو دیکہو حدیث مین وارد ہی
فاغناہ اللہ ورسولہ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ یعنی ابن جمیل کو غنی کر دیا اللہ تم اور اُسکے
رسول نے قرآن پاک مین موجود ہی فان اللہ ہو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین
پس بیشک اللہ ہی مددگار ہی اپنے نبی کا اور جبرئیل اور نیک مسلمان ف دیکہئے اللہ تعالی نے اپنے
نبی کی مدد مین اپنے ساتہ جبرئیل اور مسلمانونکو بہی مددگار بنایا۔ دوسری جگہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین امنوا اللہ ہی مددگار ہی تمہارا اور اوسکا رسول اور ایمان والے اسیطرح بکثرت مضامین
کتاب وسنت مین وارد ہین۔ جنکے ذکر کی اس مختصر مین گنجایش نہین پس اے عزیز واگر تم خدا اور رسول
پر ایمان رکہتے ہو تو اوسکے ارشاد کو سنو۔ اور اگر بفحوائے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا
من دون اللہ خدا کے سوا کسی غیر کو تمنے اپنا رب قرار دیا ہی تو یاد رکہو وما یغنی عنکم من اللہ شیئا
اور ان انتم الا فی ضلال کبیر اب مین چند احادیث ذکر کرون جنمین بالتصریح مذکور ہی کہ نظام
عالم مین اللہ تعالی نے حضور کو متصرف بنایا ہی اخرج الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رفعہ
انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم کان یوصل علی کل احد نصیبہ الذی کتب لہ (الی قولہ)
ولاجل ہذا عد من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اعطی مفاتیح الخزائن (الی قولہ) فکل ما ظہر
فی العالم فانما یعطیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بیدہ المفاتیح فلا یخرج من الخزائن الالہیۃ شئ الا علی
یدہ صلی اللہ علیہ وسلم (فاسی شرح دلائل الخیرات) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین۔ مین ابو القاسم
ہون اللہ تعالی عطا فرماتا ہی مجکو اور مین تقسیم کرتا ہون اور پہونچاتا ہون ہر ایک کو حصہ اوسکا جو لکہا گیا ہی
اوسکے لئے۔ اسی سبب سے اسکو علماء نے آپکے خصائص سے شمار کیا ہی اسلئے کہ عطا کی گئی ہین آپکو

کنجیان خزانون کی پس جو کچھ کہ ظاہر ہوتا ہی پس خزاین نیست کہ عطا فرماتے ہین اوسکو ہمارے
سید و آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے کہ جو کچھ آپ کے ہاتھ مین ہی خزانو نسے
پس نہین نکلتی خزائنہ الہیہ سے کوئی شئے مگر ہاتھ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہی و منہا
انہ اعطے مفاتیح الخزائن - قال بعضہم وھی خزائن اجناس العالم لیخرج لھم بقدر ما یطلبونہ
لذواتہم فکل ما ظہر من رزق العالم فان الاسم الالہیۃ لا یعطیہ الا عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بیدہ
المفاتیح ہو الدنیہ مطلب اسکا پہلی عبارت کے مطابق ہی - حدیث بینا انا نائم اذ جیئ
بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی متفق علیہ عن ابی ہریرۃ واحمد وابو بکر بن ابی شیبۃ
عن علی رض واحمد فی مسندہ والطبرانی فی معجمہ الکبیر عن عبد اللہ بن عمر رض اوتیت مفاتیح کل
شیٔ الا الخمس یعنی مجھے ہر چیز کی کنجیان عطا کی گئین سواے پانچ کے وفی حاشیۃ جامع صغیر
ثم اعلم بہا بعد ذلک یعنی پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئین اسیطرح جلال الدین سیوطی رح نے خصائص کبری
مین اور عبد الغنی نے شرح فتح المبین مین حدیث الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی رواہ الدارمی
فی سننہ عن انس رض یعنی عزت اور کنجیان دن قیامت کے میرے ہاتھ مین ہونگی ۔ شیخ عبد الحق رح محدث
دہلوی فرماتے ہین ۔ در ان روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب ملک یوم الدین ست
۔ در روز او ست وحکم حکم او وحکم رب العلمین (مدارج) ملا علی قاری رح مرقاۃ مین لکھتے ہین کہ ذکر کیا ابن
سبع رح نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنۃ
یعطی منہا ما شاء لمن شاء یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے جاگیر کر دی ہی آپ کے لیے زمین جنت کی عطا
فرائین اوس سے جسقدر چاہین جسکے لئے چاہین ۔ ابن حجر مکی جوہر المنظم مین فرماتی ہین انہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ
وتحت ارادتہ یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء یعنی حضور
سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا خلیفہ ہین اللہ کے اور کیسے خلیفہ کہ کر دیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانوں کو
اور اپنی نعمت کے خوانون کو مطیع آپ کا اور زیر حکم آپکے جسقدر جسکو چاہین عطا فرماوین اور جسکو چاہین

نہ دیوین انتہی ۱۲ سبحان اللہ کیا سرکار ہی جناب سرور کونین سلطان دارین کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ ایکدن فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یا ربیعۃ سلنی فاعطیک (ہذا لفظ الطبرانی ۱۲ وروی مسلم) فقلت اسئلک
مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ مسلم
وابو داؤد وابن ماجہ والطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۲ یعنی ای ربیعہ سوال کر مجھسے بس عطا کرونگا مین تجکو
تو کہا ربیعہ نے مین سوال کرتا ہون آپ سے رفاقت آپکی جنت مین فرمایا کہ آیا اسکے سوا کچھ اور
کہا مین نے کہ بس وہی جو عرض کی مینے فرمایا کہ اعانت کر میری کہ اپنے اوپر کثرت سجود لازم کرلے
تنبیہ ایحضرات مولوی صاحب کے نزدیک تو معاذ اللہ اس حدیث مین سراپا شرک ہی بھرا ہی کے
آپنے فرمایا کہ مجھسے سوال کر اور مین دونگا۔ اور حضرت ربیعہ نے بھی اسئلک کہا اسئلک اللہ نکہا
پھر آپ کا یہ فرمانا کہ اعنی میری مدد کر۔ کیا کوئی اہل ایمان کہہ سکتا ہی کہ یہ سب شرک ہی اور معاذ اللہ
ہماری ہادی برحق نے شرک تعلیم کیا ہی ۱۲ نعوذ باللہ من ہذا الجہل۔ ای ایمان والو ان دیندارونکی
توحید پر بجاؤ اپنے خالق برحق اور اوسکے سچے پیغمبر کی تعلیم توحید کو لازم پکڑو۔ اونکی ہمہ توحید کے
اعتبار سے تو شرک سے۔ خدا اور رسول تک بھی بری نہین ہو سکتے سے این چہ شوریست کہ در دور قمر
می بینم ۱۲ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم ۱۲ شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ تحت حدیث ربیعہ تحریر
فرماتے ہین۔ از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ
بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد
فان من جودک الدنیا وضرتہا ملا علی قاری مرقاۃ مین فرماتے ہین یؤخذ من اطلاقہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطلاق فرمانے سے اس امر سے کہ سوال کر یہ اخذ ہوتا ہی کہ بیشک
اللہ تعالیٰ نے قدرت دی ہی آپکو عطا فرمانے کی کہ جو کچھ چاہین خزانہ حق سے دیدین ۱۲ انتہی ۱۲ یہ مذہب

اور عقیدہ اہل حق کا ۱۲ بس یہ کہنا۔ خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو قدرت بخشی ہی ہرطرح شرک سے

کسقدر منھ زوری اور کتاب و سنت پر زیادتی ہی اور غایت اوسکی کہان تک پہونچتی ہی یہ حال جو نکو ہوا وہ متعلق تھا سرکار سید ابرار محبوب پروردگار سے اور آپکی سرکار بہت ہی اعلیٰ وارفع ہی ٭ اللھم صلے علی سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ ٭

اب کسیقدر اولیاء اللہ اور مقبولان بارگاہ کے فیضان و تصرفات کا ذکر کرتا ہون ٭ بمنہ وکرمہ عن علی الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینتصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب یعنی ابدال چالیس شخص شام مین ہوتے ہین جب اونمین سے کوئی مرجاتا ہی تو بدل دیتا ہی اوسکی جگہ پر اللہ تعالیٰ دوسرے کو سیراب کئے جاتے ہین بسبب اونکے پیاسے اور مدد دئی جاتے ہین اونکی وجہ سے دشمنونپر اور روک دیا جاتا ہی اہل شام سے برکت اونکے عذاب ٭ رواہ احمد ٭ ملا علی قاری مرقاۃ مین لکھتے ہین بھم یدفع البلاء عن ھذہ الامۃ کذا فی شرح شفا الملا علی یعنی اونکی برکت سے دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سے ٭ ف آجکے نئے توحید والے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلاء کہنا اور اسی بناپر درود تاج کا پڑھنا شرک بتاتے ہین کہ اوسمین حضرت کو دافع البلا کہا گیا ہی اہل بصیرت یہان دیکھین کہ بسبب اولیاء اللہ کے کیا کیا فیضان حق لوگونپر ہوتے ہین جسکو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بیان فرماتے ہین ٭ حدیث ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مائۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء بیشک اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہی بسبب نیک مسلمان کی اوسکے ہمسایونسے سو گھر والونسے بلا کو تلا ابن عمر ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض رواہ احمد وخانہ الطبرانی فی الکبیر وعبد اللہ بن احمد ثم البغوی فی المعالم حدیث ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری عن سعد یعنی نہین تم روزی دی جاتے اور مدد کیے جاتے ہو مگر بسبب اپنے ضعیفونکے ٭ ورواہ الحارث فی مسندہ عن ابن عباس رض والترمذی والحاکم عن انس رض مثلہ ٭ حدیث الابدال فی امتی ثلثون بھم تقوم الارض وبھم تمطرون وبھم تنصرون رواہ الطبرانی فی الکبیر اور ایک مین حضرت علی رض سے ہی یصرف عن اھل الارض البلاء والغرق رواہ ابن عساکر ٭ اونہین کے بسبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہی اور مثل ان روایتون کے روایت کی ہی طبرانی نے

اولیاء اللہ سے فیضان و تصرفات

اوسط مین عوف رضؓ بن مالک سے و نیز انسؓ سے اور ابن حبان نے اپنی تاریخ مین ابوہریرہؓ سے اور ابونعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے اور خلال نے ابن عمرؓ سے حدیث فبھم یحیی و یمیت و یمطرو وینبت و یدفع البلاء اونہین کے ذریعہ سے خلق کی حیات موت مینہ کا برسنا نباتات کا اوگنا بلاؤنکا دفع ہونا ہوا کرتا ہی۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر عن ابن مسعود ان تمام احادیث کے مؤید ایک نص قطعی ہم ذکر کر دیتے ہین تاکہ جنکے دلومین شک و ریب ہی اونپر حجت قائم ہو جائے قال اللہ عزوجل وماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وانت بین اظھرھم لانک بعثت رحمۃ للعالمین وسنتہ ان لایعذب قوما عذاب استیصال مادام نبیھم بین اظھرھم وماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون ای ولوکانوا ممن یؤمن ویستغفر من الکفر او معناہ وفیھم من یستغفر وھم المسلمون بین اظھرھم ممن تخلف عن رسول اللہ من المستضعفین تفسیر مدارک اپس دیکھو اس آیہ کریمہ کو مع اوسکی تفسیر کے من یشفی العلیل ویروی الغلیل خلاصہ یہ کہ اللہ نہ عذاب کریگا کافرونکو جبتک آپ انمین ہین اسلیے کہ آپ رحمت ہین سارے عالم کے لیے اور نہ عذاب کریگا اونکو جبتک و نہین کوئی مسلمان باقی ہی دیکھو اہل ایمان کی ہی برکت سے کافرونپر عذاب نہین آتا تو اولیاء اللہ تو مقبولان بارگاہ ہین ف ای عزیزو یہ ہی شان اولیاء اللہ کی جو مظہر کمالات اور مصدر اسرار الہی ہین فہم من فہم جہل من جہل ارباب ظواہر تو ان احادیث کو دیکھکر مخبوط و مبہوت ہو جائینگے۔ اسلیے کہ ان حدیثونکو اونھون نے کبھی سنا ہی نہوگا۔ لیکن ای لوگو ذرا اپنے کلیجونکو ہاتھونسے تھام لو۔ مین ایک زبردست حدیث تمہین سناتا ہون اگر تم نے بسمع طاعت سن لیا اور قبول کیا تو رحمت پروردگار کے سزاوار ہوئی اور اگر اپنی قدیم عناد پر اڑے رہے تو تیر حجت الٰہی قائم ہی۔ وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ الحدیث رواہ البخاری یعنی

جانتا ہون کہ اس حدیث شریف کے مقدس الفاظ وہابیونکے جگر پر اشد من الحدید یعنی سیف و سنان سے زیادہ تر دکھ دہندہ اثر پیدا کرینگے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جو ایمان لائے ہین نبی اُمی روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور التصدیق بما جاء بہ النبی کے سچے شیدائی و دلدادہ ہین اونکے لیے زادتھم ایمانا وھم یستبشرون ہی اور جنکے دلون مین شک و ریب نفاق کا مرض ہی واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا الیٰ رجسھم کا ظہور ہوگا۔ مگر فاسد العقیدتونکو سخت مصیبت ہی کہ اگر حدیث کو مانے لیتے ہین۔ تو مولوی اسمٰعیل کے حکم سے مشرک بنتے ہین اور اگر نہین مانتے تو ایمان سے ہاتھ دہوتے ہین ہر طرح خرابی ہی ؎ دوگونہ رنج و عذابست جان مجنون را ؛؛ بقام صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ مگر مین بحکم الدین النصیحۃ یہ عرض کئے دیتا ہون اسجگہ تمہارے ایمان کا امتحان ہی اگر تمنے تقویۃ الایمان ہی کو اپنا ایمان سمجھا تو واضح رہے کہ زمرۂ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ مین تمہارا حشر ہی اور اگر خدا اور رسول پر ایمان ہی تو زیر لواے حمد محمد یونکی صف مین جگہ ہوگے ؛؛ وما علینا الا البلاغ اب بطوع و رغبت متوجہ ہو کر سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہی مایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل ہمیشہ میرا بندہ نزدیکی چاہتا ہی میرے ساتھ نوافل کے یہانتک کہ اوسکو مین اپنا درست کرلیتا ہون پس جبکہ اوسکو اپنا دوست کرلیتا ہون تو ہوجاتا ہون مین کان اوسکا کہ اوس سے وہ سنتا ہی اور آنکہ اوسکی کہ جس سے وہ دیکھتا ہی تنبیہ اے لوگو ذرا گہبرا کر مرغ بے ہنگام کی طرح سداے شرک نہ بلند کردینا کیونکہ یہ حدیث قدسی بخاری کی ہی۔ اگرچہ اس مضمون سے تمہارے کان ناآشنا اور دل بیخبر ہین۔ کیونکہ انکو تمہارے علماء نے تمسے چھپایا ہی۔ حالانکہ یہ بخاری کی حدیث ہی اسمین مقبولان بارگاہ احدیت کے۔ تقرب خداوندی و محبوبیت کا ذکر ہی۔ اگر تم متحیر ہو کہ اللہ تعالیٰ یہ کیا فرمارہا ہی کہ مین اونکے کان ہوجاتا ہون کہ اُس سے وہ سنتا ہی اور اوسکی آنکہ ہوجاتا ہون کہ اوسی سے وہ دیکھتا ہی۔ پس آؤ ہم تمکو بتاتے ہین سنو اور بصدق اعتقاد سنو روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساریہ ابن زنیمؓ کو ایک لشکر کا سردار کرکے جہاد پر بھیجا تھا۔ اثناء خطبہ مین حضرت عمرؓ نے فرمایا یا ساریۃ الجبل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ملا علی قاریؒ مرقاۃ مین لکھتے ہین

وفیه انواع الکرامة یعنی اوسمین کئی کرامتین حضرت عمرؓ (وغیرہ) کی ہین ایک تو یہ کہ اوس معرکہ کو آپنے مدینہ طیبہ سے دیکہا دوسرے یہ کہ آپکی آواز وہانتک پہونچی اور سبنے سنا اور اونکو دشمن پر فتح ونصرت حاصل ہوئی اونکی برکت سے (مرقاۃ) ف پس اے ایمان والو غور کرو کہ وہ کون آنکہین تہین جنسے دور و دراز معاملہ کو حضرت عمرؓ نے منبر رسولؐ پر سے مشاہدہ فرمایا کیا وہ ہماری تمہاری سی آنکہونکا کام ہی؛ کلا واللہ ہرگز نہین؛ بلکہ وہ وہ آنکہین تہین جو اللہ نے فرمایا وبصرہ الذی یبصر به اور کون کان تہے جن نے اسقدر بُعد پر اوسی آواز کو سن لیا اور وہ آواز اون تک پہونچ گئی وہ ہی کان ہی جنکے لیے ارشاد ہو رہا ہی فکنت سمعه الذی یسمع به فاحفظ واستقم علی الایمان اب رہا بقیہ مضمون حدیث کا کہ مین اوسکا ہاتہ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہی اور مین اوسکا پیر ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہی؛ پس آؤ ہم تمکو قرآن پاک سے بتا وین کہ وہ کیسے ہاتہ پیر ہوتے ہین حضرت سلیمان علی نبینا وعلیهم الصلوٰۃ والسلام نے تخت بلقیس کے نسبت جسوقت فرمایا کون ہی ایسا جو اوسکو اوٹہالاوے۔ تو بقول اصح وجمہور مفسرین آصف برخیا کاتب حضرت سلیمان نے عرض کیا انا اٰتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك یعنی لاؤنگا اوسکو قبل اسکے کہ پہیرین آپ نگاہ اپنی اپنی طرف[له]؛ ف پس خیال کرد اے عزیز و کہ تخت بلقیس ملک سبا جو ممالک یمن سے ہی وہان تھا اور حضرت سلیمانؑ بیت المقدس مین باوجود اسقدر بُعد مسافت کے آصف برخیا نے ایک چشم زدن مین وہ تخت لاکر سامنے رکہدیا پس وہ کونسے پیر تہے کہ جس سے وہ گئے اور آئے اور وہ کونسے ہاتہ تہے جو تخت کو اوٹہالائے۔ کیا وہ تمہارے سے ہاتہ تہے ہرگز نہین وہ وہ ہاتہ تہے جنکے لیے ارشاد ہوا وکنت یده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها دیکہو حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ در خیبر کو بجائے سپر لئے ہوئے لڑتے رہے؛ یہ تمسے ہاتہونکا کام نہین ہی وہ یدُ اللّٰہی قوت تہی؛ اسلئے مولانا رومؒ فرماتے ہین ؎ اولیارا ہست قدرت از اله؛ تیر جستہ باز گرداند ز راہ؛ شبہہ شاید کوئی سفیہ سادہ لوح کہے کہ اولیاء اللہ کو

[له] معلوم نہین کہ مولوی صاحب حضرت سلیمان پر کیا فتویٰ دینگے وہ تخت بلقیس کو غیر و نسے طلب فرمارہے ہین خدا سے نہین طلب کرتے پہر ایک چشم زدن مین تخت اوٹہالانیکی قدرت اونکو کسنے دی مولویصاحب تو یہ فرماتے ہین خواہ یون سمجھے کہ اللہ ذاتی انکو قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک ہی

خدا کا ہمسر کر دیا ؛ جواب نعوذ باللہ من ذلک - اگر وہابیونکے خدا کی اتنی ہی قدرت ہی کہ دنیا کے
کسی حصہ کی چار دیوار مین محدود ہی - تو ایسے خدا کی ہمکو حاجت و پرواہ نہین ہی ؛ ہمارا خدا وہ خالق اکبر
اور معبود یکتا ہی کہ جسکا کوئی مثل و ہمسر نہین وہ لاشریک ہی ؛ اپنی مخلوق اور بندونکو بڑی بڑی قدرتین
عطا فرمائی ہین ؛ دیکھو حضرت عزرائیل ہر ہر آن مین لاکھون مخلوق کی مختلف مقامونسے روح قبض کرتے
ہین ؛ حضور سرور عالم صلی اللہ و آلہ وسلم کے روضۂ مقدس پر ایک فرشتہ کھڑا ہی سارے جہانکے مومنونسے
جس نے درود پڑہا وہ سن لیتا ہی - اور حضور مین عرض کرتا ہی فلان بن فلان یسلم علیک یا رسول اللہ
صاحب عقل سلیم سمجھ سکتا ہی کہ حدیث مذکورہ کے مضمون مین کچھ استبعاد نہین - دنیا کی کم حقیقت چیز آتشین
شیشہ جب تم اپنے ہاتھ مین لیکر آفتاب کے مقابل کرتے ہو باوجودیکہ آفتاب فلک رابع پر ہی یہ این بعد
وہ اخذ نور بانخاصیت کرتا ہی کہ آگ دے دیتا ہی تو کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہی کہ وہ شیشہ خود آفتاب ہے ؛
ہرگز نہین ؛ علی ہذا اولیاء اللہ کو حضرت حق نے وہ اوصاف عطا فرمائے ہین جو اونکے غیرون مین نہین
پائے جاتے اونکی یہ صفت ہی سہ مردان خدا - خدا نباشد ؛ لیکن ز خدا جدا نباشند ؛ بد اعتقاد و بدمذہب
کیا جانے کہ خاصان خدا کا کیا مرتبہ ہی - آئینہ دل کو بداعتقادی کی کدورتونسے صاف کرکے بصدق و اخلاص
دیکھین تو معلوم ہو - اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہی یہ حدیث قدسی ہی ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب
عبدی المؤمن من مرقاۃ ؛ وہکذا رأیتُ فی سیرۃ النبوی جلد ۳ صفحہ ۲۴۴
جسکو مولنا فرماتے ہین سہ گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است من نگنجم ہیچ در بالا و پست ؛ در زمین و آسمان و
عرش نیز ؛ من نگنجم تو یقین دان ای عزیز ؛ در دل مومن بگنجم ای عجب ؛ گر مرا جوئی دران دلہا طلب ؛
الغرض آخر جملہ حدیث بخاری کا یہ ہی وان سالنی لاعطینہ یہ جملہ لام تاکید و نون تاکید سے موکد ہی
کیا معنی کہ اور اگر سوال کرتا ہی وہ بندہ مجھسے تو ہر آئینہ بیشک مین عطا کرتا ہون اوسکو پس معلوم ہوا
کہ اونکی دعا مستجاب ہوتی ہی ؛ دوسری حدیث مین وارد ہی رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ[1]

[1] ای لو حلف علی وقوع شیٔ اوقعہ اللہ اکراما لہ باجابۃ سوالہ وصیانۃ من الحنث فی یمینہ ہذا لعظم منزلتہ عند اللہ
شرح جامع صغیر شیخ عزیزی ۱۲ منہ

رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رض؛ یعنی کتنے ایسے لوگ کہ بظاہر جنکے بال متفرق و پراگندہ (اگر کسیکے دروازے پر جائین تو) ہنکا دئے جائین (اللہ کے نزدیک اونکا وہ مرتبہ ہی) اگر قسم کہالین اللہ پر البتہ پوری کری قسم اونکی ف یعنی سوال کرین اللہ سے کسی شئی کا اور قسم کرین اوسپر کہ اللہ کرہی دے اوسکو۔ البتہ کریگا اللہ اوسکو۔ الغرض اگر اللہ کے بہروسہ پر قسم کہا لینگے تو البتہ اونکی قسم پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اونکو شرمندہ نکرے گا؛ لمعات مسئلہ توسل و استمداد از انبیا و اولیا کے بیان مین ؛۔

قولہ اونکو اپنا وکیل و شفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی اوسکو سمجھے سوا بوجہل اور وہ شرک مین برابر ہی (تقویۃ ص۸)

اقول ای عزیز و اصل مسئلہ کو متوجہ ہوکر سنئے اور غور فرمائیے سب سے پہلے ہمارے معبود بر حقنے ہمکو یہ ہدایت فرمائی کہ اوسکی بارگاہ بے نیاز مین یون عرض والتجا کرین ؛۔ اھدنا الصراط المستقیم یہ امر تو محتاج بیان نہین کہ دنیا کے تمام اہل مذہب اپنے تئین راہ حق اور صراط مستقیم پر جانتے ہین۔ اور اپنے غیر و نکو یقینی گمراہ سمجھتے ہین پس یہ امر کیونکر متحقق ہو کہ اصل مین راہ حق کیا ہی لہذا اوس بے نیاز کے لئے فرمایا صراط الذین انعمت علیہم یعنی راہ مستقیم در حقیقت وہ راہ ہی کہ جسپر وہ مقدس لوگ ہین جنپر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہی یعنی انبیا۔ صدیقین شہداء صالحین الغرض اللہ تعالیٰ نے ممتاز فرمایا کہ راہ مستقیم اونکا طریقہ ہی ف پس سب سے پہلے طاعت اور بندگی کے لیے ضرورت ہوئی کہ ہم اونکا طریقہ اختیار کرین جو منعم علیہ ہین خدا کی خاص ورنہ راہ مستقیم سے جدا کسی راہ پر ہونگے جو سبب ضلالت و گمراہی ہی پس غور کر ای عزیز کہ طاعت و بندگی مین بھی ہمکو ضرورت ہی وسیلہ کی تا وقتیکہ طاعت اور بندگی اوسی طریقہ کے موافق ہم نکرین جو طریقہ منعم علیہم ۔ ما انا علیہ و اصحابی کا ہی ہم راہ مستقیم حاصل نہین کر سکتے۔ اور جو اونکے طریقہ کے خلاف ہی وہ یقینی گمراہ جہنمی ہی ؛ ورنہ جو اونکے طریقہ سے منحرف ہو وہ ثابت کری اونسے مخالف ہوکر راہ مستقیم حاصل ہونیکا کیا ذریعہ ہی ؛ الحاصل راہ مستقیم وہ راہ ہی جسپر منعم علیہم تھے اور وہ دائر و سائر ہین ما انا علیہ و اصحابی مین جو اونکے طریقہ پر ہی وہ ناجی ہی جو اوس سے علیحدہ ہی وہ یقینی ناری ہے دوسری آیۂ کریمہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم

الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اے حضرات ذرا اس فرمان الٰہی مین غور کرو تمہارے مرض عصیان کا علاج بتایا گیا ہی یہ ارشاد ہو رہا ہی کہ اور اگر وہ جسوقت ظلم کرین اپنی جانون پر (بسبب ارتکاب معاصی کے) آوین آپکی جناب مین پس بخشش چاہین اللہ تعالیٰ سے اور بخشش چاہے انکے لیے رسول (بذریعہ شفاعت کے) البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان فائدہ اے حضرات غور کرو کہ گناہ کرنیکے بعد گھر مین اپنی ہم توبہ نہین کر سکتے یا خداوند کریم نہ سنتا کیون نہین ضرور سنتا مگر یا انہمہ یہ ارشاد ہی آوین ہم دربار رحمۃ اللعالمین مین لیکن وہان حاضر ہو کر بھی ہم استغفار کرین تو وعدہ مغفرت نہین بلکہ تاوقتیکہ جناب شفیع المذنبین اپنے لب اعجاز سے ہمارے لیے شفاعت نفرمائین گے ہم بخشی نجائینگے الغرض جب ہم آپکو وسیلہ ٹھراکر بوسیلہ آپکی توبہ و استغفار کرین اور حضور بھی ہماری شفاعت فرمائین تب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہی کہ وہ قبول فرمائیگا ف پس اے لوگو یاد رکھو بے وسیلہ اور بے شفاعت جناب رحمۃ اللعالمین و شفیع المذنبین کے ہرگز نہ بخشی جاؤگے اب ذرا اوس قول کا موازنہ کرو جو یہ کہہ رہا ہی۔ کہ جسکا نام محمد اور علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین (تقویۃ ص۲۲) ای دین دار و اونکو اللہ تعالیٰ نے وہ اختیار دیا ہی کہ بغیر اونکے چاہی کسیکی بخشش نہین اور وہ تو اونکی شفاعت کا اہل ہی نہین جو شفاعت کا منکر ہی حکایت ہی کہ بعد دفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اعرابی آیا اور اپنے تئین مزار مقدس پر گرا دیا اور تربت اطہر کی خاک اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جو کچھ آپنے فرمایا وہ ہمنے سنا منجملہ اوسکے آپ پر اللہ نے یہ نازل فرمایا ولو انھم اذ ظلموا الآیۃ اور تحقیق کہ ظلم کیا مین نے اپنے نفس پر اور آیا مین آپ کی جناب مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اپنی گناہونکی اور بخشش چاہی آپ میرے لئے میرے رب سے پس ندا آئی قبر مبارک سے قد غفر لک تحقیق بخش دیا گیا تو (تفسیر مدارک و جذب القلوب مین کئی روایتین ہین) تنبیہ مخفی نرہے کہ توسل چھے طور پر ہی ۱ انبیاء علیہم السلام سے مدد ۲ اولیاء کرام سے مدد ۳ بوسیلہ اونکے دعا کرنا ۴ یا اونسے دعا کا خواستگار ہونا خواہ اونکی حالت حیات مین یا بعد وفات ۶ پس یہ چھے طریقے کتاب و سنت سے ثابت ہین طریقہ اول و سوم آیہ مذکورہ سے مستنبط ہی و نیز روایت ہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی کشایش لحد کی دعا کے بعد

آپنے فرمایا بحق نبیك والانبیاء من قبلی (جذب القلوب) اسمین حضور نے خود اپنی ذات مقدس و نیز
جمیع انبیا علیہم السلام کو وسیلہ گردانا ہی۔ ای وہ لوگو جو اپنے کو موحد اور سارے جہان کو مشرک کہتے ہو
اپنے ایمان سے کہو کیا یہ سچ ہی سے خدا سے اور بزرگون سے بھی کہتا ہی یہی ہی شرک یار واس سے بچنا
نعوذ باللہ من ہذہ الهفوات اب آؤ ایک حدیث ہم تمکو سنائین اگر ذرا ایمان ہی تمہارے سینہ مین تو بجذی
کے کفریات سے تائب ہوگے اور اگر اوسی پر اڑی رہوگے تو اون حدیث کے الفاظ سنکر تمہارا سینہ
شق ہو جائیگا وہ حدیث ضریر بصر کی ہی۔ جسے نسائی ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ طبرانی حاکم بیہقی
نے سیدنا عثمان ابن حنیف سے روایت کیا۔ ترمذی نے حسن غریب صحیح۔ طبرانی و بیہقی نے صحیح۔ حاکم نے
بر شرط بخاری و مسلم صحیح کہا۔ اور منذری وغیرہ ائمہ تنقید و تنقیح نے اوسکی تصحیح کو مسلم رکھا ہی
وہو ہذا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین ایک شخص آیا اور اوسنے شکایت کی کہ
میری بینائی جاتی رہی۔ اوسکے لیے حضور نے فرمایا کہ تو وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ بعدہ یہ دعا کر
اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی
فی حاجتی هذه لیقضی لی اللهم فشفعه فی ای عزیز و غور کرو کہ تمہاری آقا نامدار
تمہاری حاجت برآری کے لیے یہ دعا تعلیم فرمائی جسمین وسیلہ ہی ندا ہی استعانت ہی۔ اور ملا علی قاری کی
تحقیق نے تو بیدینو نکے زخمی جگر پر نمک پاشی کی ہی۔ حرز ثمین مین فرماتے ہین لیتقضی بصیغہ معروف ہی
یعنی یا رسول اللہ آپ میری حاجت روا فرماوین ہو و ہذہ عبارتہ و فی نسخة بصیغة الفاعل
ای تتقضی الحاجة لی والمعنی اتکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی فالاسناد مجازی انتہی یہ طریقہ
صحابۂ کرام مین بھی رہا۔ معجم کبیر طبرانی مین ہی کہ ایک شخص امیر المومنین سیدنا عثمان ذی النورین
رضی اللہ تعالی عنہ سے کچھ حاجت رکہتا تھا اور اوسکو باریابی نہوتی تھی۔ ایک دن عثمان بن حنیف
سے وہ شاکی ہوئی تو اونہون نے یہی نماز و دعا تعلیم فرمائی۔ اوسیدن اوسکی حاجت برآئی۔ انتہی
ملخصا۔ حضرات ناظرین غور فرمائین جن امور کو یہ کور باطن شرک کہہ رہے ہین وہ سب اکابرین
سلف سے منقول ہین کیا کوئی ایمان والا یہ کہہ سکتا ہی کہ درحقیقت وہ شرک ہی ہرگز نہین۔

اللهم احفظنا اَی عزیز و روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین قحط ہوا تو بوسیلہ حضرت عباسؓ کے
اپنے طلب باران کیا اور فرمایا اللهم اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بنبینا فتسقینا وانا نتوسل
اِلَیْكَ بعم نبینا فاسقنا فَیُسْقَوْا رواہ البخاری ہے اس حدیث سے معلوم ہوا صحابۂ کرام ہمیشہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کیا کرتے تھے اور بعد آپ کے آپ کے چچا کے وسیلہ سے دعا کیا
اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ؛؛ اب ہم دیکھینگے کہ حدیث بخاری کی کیا قدر کرتے ہین موحدین زمانہ
ف اس حدیث سے استمداد و توسل انبیا و اولیا دونون سے ثابت ہوا ؛؛ اتبنو وہابیہ پر فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ
صادق آیا ؛؛ اب رہ گئی چوتھی صورت کسی سے دعا کا خواستگار رہونا ۔ حضرت اُویسؓ قرنی کے ذکر مین حضور
نے فرمایا فمن لقیہ منکم فالیستغفر لکم وفی روایۃ فمروہ فلیستغفر لکم رواہ مسلم عن عمرؓ ؛؛ جو
اونسے ملے اپنی بخشش کی دعا کراوے ؛؛ اخرجہ البیہقی والخطیب وابن عساکر انکی روایت
حضرت عمر فاروق و علیؓ مرتضیٰ دونو کو طلب دعا کا حکم فرمایا اور دونو صاحبون نے اپنے لیے دعا کرائی
اَی دیندار و لوگو انکا یہ کہنا سے وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہوا ولیا سے ؛؛ کہ جن امور
کی کتاب و سنت مین صراحت وہ اونکی نزدیک شرک ؛؛ شاید کسیکو تعجب ہو کہ یہ جلیل القدر صحابہ یہ دعا کراوین
اویسؓ قرنی سے ؛؛ مین تمکو ایک اور حدیث سناؤن جو اس سے زیادہ تعجب خیز تمہارے لئے ہوگی وقے
طغیانکو بعہون کر دیگی ؛؛ خود حضور سرور عالم فخر آدم و نبی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جمیع
امت کو فرمایا ہی سلوا اللہ لی الوسیلۃ سوال کرو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ
(حضور نے اپنے لیے اپنی امت سے دعا چاہی ہی ؛؛ یہی وجہ ہی کہ بتعمیل ارشاد آپکی امت بعد اذان بارگاہ
احدیت مین دست بدعا ہوتی ہی آت محمد الوسیلۃ اور اوسکے صلہ مین اونکو یہ بشارت ہی)
فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ؛؛ و
فی البخاری عن جابرؓ ؛؛ اس دعا کرنیوالیکے لیے بشارت ہی شفاعت کی اور اوسمین اشارہ ہی حسن خاتمہ کا انشاء اللہ
الغرض ان تمام آیات و احادیث و اخبار کے مشاہدہ کے بعد کیا کوئی اہل ایمان ایک آن کے لیے بھی اون
دیندارونکے مزخرفات کو صحیح ماننے کے لئے آمادہ ہو سکتا ہی ؛؛ جسکو کچھ بھی اپنا ایمان محبوب ہوگا اور

کچھ بھی خدا اور رسول کا پاس ہوگا وہ ایک چشم زدن کے لیے بھی باور نکرے گا، مولانا شاہ عبدالعزیز فتح العزیز مین لکھتے ہین۔ انبیا و اولیا این نوع استعانت بغیر گروہ اند و در حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر، یہ کس لئے اس سبب سے، التفات محض بجانب حق ست و او را یکی از مظاہر عون دانستہ و نظر بکارخانۂ اسباب و حکمت او تعالی دران نمودہ، انتہی الحضرات ناظرین طوالت کلام مین آپکا وقت عزیز تو ضرور صرف ہوا مگر اوسکی غایت کو آپنے سمجھا۔ یعنی جو اقوال موحدین جدید کی ہین کیا وہ درست و صحیح اور موافق ما انا علیہ و اصحابی کے ہین۔ اور سلف صالحین کا یہی مذہب و عقیدہ تھا جو یہ کہہ رہے ہین، کلا واللہ ہرگز نہین، ہر مسلمان اپنی دعا کے آخر مین کہتا ہی برحمتک یا ارحم الراحمین خدا کی رحمت سے توسل کرتا ہی وہ رحمت مجسم حضور محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ اسپر کلام حق ناطق ہی وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین، اور اس توسل سے مقصود اجابت دعا ہی

اب یہین سے اس امر کو بھی سمجھ لینا چاہئی کہ نذر و نیاز متقین ماننے سے یہی توسل و استمداد ہی مقصود ہی واسطے اجابت دعا و حل مشکلات کے، اسلیے کہ خاصان خدا کی دعا جلد مقبول ہوتی ہی جیساکہ حدیث بخاری مین گذرا ان سالنی لاعطینہ اور وہ مستجاب الدعوات و نیز مظہر عون الٰہی ہین۔ نذر و منت مین انکی پرستش و بندگی مقصود نہین ہوتی ہی بلکہ خدا ہی کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہی اور مدعا یہ ہوتا ہی کہ جو اس حسنہ و نیکی کے بندہ مورد رحمت الٰہی ہوئے اسلئے کہ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین ان امور کو غیر خدا کی بندگی سمجھنا سفہ و نادانی بلکہ جنون ہی، رہا اعتراض ہیئت کذائی پر جو عرفاً مروج ہی اور اوسکو شرک و بدعت بتایا جاتا ہی واضح رہے کہ یہ کمال منھ زوری ہی۔ معترض کو چاہئے کہ پہلے شرک کی تعریف بیان کرے بعدہ اونکا شرک ہونا موافق اوس تعریف کے ثابت کرے۔ رہا بدعت کہنا۔ پس اگر مراد سیئہ ہی تو یہ بدیہہ البطلان ہی۔ اسلیے کہ ہر بدعت سیئہ نہین مسلم مین اسکا فیصلۂ ناطق موجود ہی ذرا کان کھولکر سنو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فلہ وزرھا ووزر من عمل بھا پس ثابت ہوا کہ ہر نئی چیز بدعت سیئہ نہین۔ ورنہ قرآن پاک اور کتب احادیث اور کتب دینیات سوختہ یا دریا برد کردیجاتی

۲۹ور اصل مین وہابیہ کا منشا یہی ہے کہ لوگ دین سے نا اہل و نا آشنا ہو جائین ۔ دیکھئے کتب فقہاء انکی
نزدیک متروک ۔ احادیث صحاح ستہ مین محدود ۔ نہین معلوم انپر کونسی وحی آگئی ہے کہ سوائے صحاح ستہ
کے کسی کتاب کی حدیث کو نہ ماننا بلکہ وقت مقابلہ صحیحین بلکہ بخاری ہی پر اڑ جانا ۔ ان یتبعون الا الظن
وما تھوی الانفس چونکہ ان مسائل کے متعلق تصنیفات علماء کرام شایع ہین خصوصاً انوار ساطعہ مولنا
محمد عبد السمیع صاحب رامپوری کی جسمین تمام امور جواز فاتحہ کے مدلل مذکور ہین اور علماء حرمین کی تقریظین
اور اکابرین علماء ہند کی تقریظین ادیر ہین ۔ فمن شاء فلیرجع الیہ علاوہ برین موضوع اس رسالہ کا
یہ نہین ہے کہ ہر مسائل جزئیہ پر بحث کیجائے اور مسائل مذکورہ کے نسبت جو کچھ گفتگو کی گئی وہ اس بنا پر
تھی کہ زمانۂ موجودہ کے بدمذہبون کی سفاکی و بے باکی و بے دینی کا اظہار کیا جائے کہ ان ظالمون نے کسقدر
تعدی کی ہے ۔ کہ جو امور کتاب و سنت مین مذکور سلف صالحین سے ماثور عقلاً و نقلاً جائز اور جو طریقہ
منعم علیہم ۔ اور ما انا علیہ و اصحابی کا جسمین اتباع سبیل المومنین اور لزوم سنت سید المرسلین و خلفاء
راشدین علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ۔ وہ امورات معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شرک بتائے جائین عجب
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔ پھر نہین معلوم کہ ان کو دینداری کیونکر حاصل ہوئی اور دین کس ذریعہ سے
انہون نے پایا اوسکو پہلے بیان کرین بعدہ اور کسی مسئلہ مین گفتگو کرین ۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا
الغرض جو ایمان لایا ہے خدا و رسول پر اوسکو چاہئے کہ خدا و رسول کے فرمانکو مانے ۔ اور زید و بکر
اگرچہ علامۂ دہر اور معلم الملکوت کا ہمسر کیون نہو اوسکی کہنے کو ہرگز نہ سنین کیونکہ وہ ضلوا و اضلوا
کے مصداق ہین ۔ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستی نباید داد دست ۔ اللھم ثبت
اقدامنا علے صراط مستقیم بجق طٰہٰ ویٰس آمین

گنگوہی کی زبان درازیان بجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ در باب میلاد سرور کائنات

پس ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہین بلکہ یہ لوگ اوس قوم سے بڑھکر ہوئے یہ مجلس پر شرار	کے لکھتے ہین ۔ پس اے حضرات خیال کرو کہ حضور کے جشن ولادت کو کس سے تمثیل دی ہے کیا یہ تمثیل حضور کی کسر شان کا سبب نہین ہے ؟ جس

محل معاصی محض اتباع ہوا و کید شیطان ہے (دیکھو رشیدی فتویٰ)

محفل میں حضور کے ارہاصات و معجزات و فضائل اور اوصاف بیان کیے جائیں کیا وہ محل معاصی ہے۔ جو اہل ایمان نعت و صفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھنے سننے سے اپنے ایمان کو تازہ اور دلونکو منور کریں۔ کیا وہ اتباع ہوا و کید شیطانی ہے۔ اگر خدا کے رسول کے محامد و محاسن کا اس ناعاقبت اندیش نے یہ حکم لگایا۔ تو پھر کسکا ذکر کیا جائے۔ جنکے ذکر پاک کو اللہ تعالے جلشانہ فرمایا ورفعنا لک ذکرک اونکے ذکر کو یہ بے بصیرت پست کیا چاہتے ہیں۔ جنکے دلوں میں عظمت و شان اور الفت و محبت سرور انس و جاں کی نہیں وہ کیا جانے۔ اسکا حال تو عشاق رسول اللہ سے پوچھئے ذکر الحبیب حبیب شاید کوئی نئی روشنی والے مہذب یہ فرماویں کہ اونہوں نے میلاد کے نسبت حضور کی شان اقدس میں تو کچھ نہیں کہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آخر اوس محفل متبرکہ کو انتساب تو ہے حضور کی ذات اطہر سے۔ کیا سوء ادبی کے لئے مناسبت ناکافی ہے خیر اب صاف لفظوں میں دیکھئے۔

قولہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت علم کی نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۱) اس افخر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھا دیہ تقریظ ہے)

اقول کیا مولویصاحب نے یہ نہ دیکھا تھا کہ شیطان و ملک الموت کے علم کو ترجیح دیجا رہی ہے حضور کے علم عالی پر باایںہمہ وہ کتاب مستطاب ہے نعوذ باللہ۔ اور حضور کی وسعت علم کی نص نہ سوجھی ان کور باطن کو سچ ہے جو ہیں اندھے دل کے اونکو کون بینا کر سکے۔ (خداوندا) تو ہی کر سکتا ہے سب کچھ تیرا ہی یہ کار ہے۔ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت کو دیکھو وعلمک ما لم تکن تعلم اور فاوحی الی عبدہ ما اوحی اب میں تمام دنیا کے وہابیونکو اعلانیہ کہتا ہوں کہ ذرا سامنے آکر شیطان و ملک الموت کے علم کا موازنہ کر کے اوسکی وسعت علم کو بتاویں اور آیات مذکورہ سے حضور کے علم کی تحدید بتاویں کہ اس حد تک ہے۔ شیطان کا علم اوس حد تک ہے

ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوئے ۔ اے حضرات کیا امت مرحومہ سواد اعظم صحابۂ کرام کا یہی مذہب تھا - جو رشید وخلیل فرما رہے ہین خدارا انصاف دیکھو مقدمۂ خامسہ کو کہ علماء کیا فرما رہے ہین - شیخ اسمٰعیل حقی لکھتے ہین وروی فی الاخبار ان جبرئیل علیہ السلام نزل بقولہ تعالیٰ کھیعص فلما قال کاف قال النبی علیہ السلام علمت فقال ھا فقال علمت فقال یا فقال علمت فقال عین فقال علمت فقال صاد فقال علمت فقال جبرئیل کیف علمت مالم اعلم (روح البیان) یہ تھی شان علم رسول اللہ کہ جسکو حامل وحی نہ سمجھ سکے آپ سمجھ گئے ع میان عاشق و معشوق رمزیست ۔ کراما کاتبین را ہم خبر نیست ۔ پس اے عزیزو دیکھو یہ ہی ایمان کہ توسیع علم شیطان تو اونکے نزدیک منصوص ہوا ور لطف یہ کہ اُس سے شرک بھی لازم نہ آیا مگر حضور کو عالم ما کان و یکون بتعلیم الٰہی کہنے سے شرک لازم آتا ہے نعوذ باللہ منہا ان سفیہون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ غیر خدا کے لیے غیب کا اطلاق ہی شرک ہے جیسا کہ گنگوہی نے اپنے فتوی مین لکھا ہے مین نہین جانتا کہ کسی صفات کا من وجہ شرک ہونا کس قاعدے سے شرک بتایا گیا ہے کیونکہ صفات باری سے یہ ہے کہ وہ سمیع و بصیر و علیم و خبیر و متکلم و مرید وغیرہ وغیرہ ہے اور یہ صفات انسان مین بھی ہین تو کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا حق تعالیٰ اپنی صفت فرماتا ہے ان اللہ بالناس لرءوف رحیم اور حضور کی نعت مین فرمایا بالمؤمنین رءوف الرحیم خدا بھی رؤف و رحیم اور رسول بھی - کیا یہ شرک ہو گیا نعوذ باللہ منہا اسکی وہی حقیقت ہے کہ ابلہ گفت و باؤلا باور کرد ۔ یہ ظاہر ہے کہ صفات باریتعالیٰ ازلی و ابدی - صفات مخلوق حادث و فانی ۔ تو پھر شرک کیونکر لازم آیا ۔ اصل یہ ہے کل اناء یترشح بما فیہ عجیب کہ شیطان کے علم پر اقرار اور حضور کے علم سے انکار - اگر حضور پر نور عالم ما کان و ما یکون پر وہ ایمان رکھتا تو آپکا اقرار کرتا - لطف تو یہ ہے کہ اس بندے کو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نص نہین سوجھتی باوجودیکہ کتاب و سنت اسی سے مالا مال ہے یہ امر آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ تر روشن ہے مگر جو معاند اوسکو دیکھنا ہی نہ چاہے اور آنکھین بند کرلے تو کیونکر نظر آئے ع آنکھین اگر ہین بند تو پھر دن بھی رات ہے ۔ اسمین قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا ۔ اے کور چشمیون آؤ دیکھو ہم تمہین نص قطعی دکھاوین متوجہ الی اللہ والی الرسول ہوکر - عناد سے منھ موڑ کر گنگوہی دیوبندی دہلوی وغیرہ سے رشتۂ الفت توڑ کر صدق و راستی کی آنکھین کھولکر دیکھو ہم تمہین آیات و احادیث سناتے ہین واللہ المعین وبہ نستعین ۔ اے عزیزو ہمکو یاد آگیا کہ اس مضمون پر تھا بسری نے بھی کچھ گوہر افشانی کی ہے اسکو بھی

سن لینا چاہیے۔ بعدہ اصل مقصد کیطرف رجوع کرونگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ وہ اپنی کتاب حفظ الایمان جو درحقیقت حبط الایمان ہی اوسمین اس طرحسے لکھتے ہین ۔ ۱۲

اقول ناظرین خدارا غور فرمائین کہ اہل ایمان کے نزدیک یہی عظمت وشان ہی۔ ہمارے سید و آقا ہادی و رہنما۔ فداہ ابی وامی کی۔ جو اس حیوان کی صدا سے ظاہر ہو رہی ہی ۱۲ قاتلہم اللہ انی یؤفکون ہی۔ انتہی

قولہ غیب سے مراد بعض غیب ہی یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص ہی ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہی

اسی دینداری پر وہ اور اونکے اعوان وانصار مرتی ہین۔ علما کی دار وگیر پر بھی اوسی کفر پر اڑے ہین ۱۲ مسلمانو یہ معجزہ ہی حضور کا جو آپنے فرمایا ہی وہ تم اپنی چشم سر سے آج دیکھ لو۔ کہ وہ اسلام سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہی ثم لا یعود ای ایمان والو یاد کرو اوس حدیث کو یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون خدارا سچ کہو کہ تمنے اور تمہارے باپ دادون نے کسی اہل ایمان سے ایسے کفریات سنے تھے ۱۲ علماء دین سے کسیکی زبانسے یہ الفاظ سرزد ہوئے۔ کیا کتاب سنت کی روسے یہ صریحی اہانت نہین ہی دیکھو مقدمہ رابعہ وخامسہ۔ کیا دینداری اسیکا نام ہو۔ کہا تھا نیسری حنفی صوفی ہزارو نکے پیر ومرشد مقتدی وپیشوا۔ باینہمہ وہ ضلو واضلو کے مصداق سے مستثنیٰ ہین کیا رسول کریم کی اہانت کا نام ایمان ہی ؎ کار شیطان میکند نامش ولی ۱۲ گر ولی اینست لعنت بر ولی ذرا غور تو کیجئے کہ ہر صبی ومجنون بلکہ بہائم تک کا مقابلہ وہ بھی کس سے ۔ جناب سرور کونین سلطان دارین محبوب خدا سرور انبیا حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے الحفیظ والامان۔ کیا اسکو اور کوئی الفاظ میسر نہ تھے ۱۲ لیکن حقیقت امر تو یہ ہی کہ اس جماعت نے اسی کا بیڑا اوٹھایا ہی کہ جہانتک ممکن ہو۔ معاذ اللہ حضور کی توہین مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا جائے۔ کسینے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سبکو برابر کہا۔ کسی نے گاؤخر سے بدتر حضور کا تصور سمجھا کسینے شیطان کے علم سے کمتر علم آپکا بنایا۔ کسی نے صبی ومجنون بہائم کا ہمسر ٹھہرایا لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کتنے دشمنان خدا ورسول۔ غارت وتباہ خسر الدنیا والاخرہ ہوگئے اور جو ہین اونکا بھی وہی حشر ہونا ہی ان شانئک ہو الابتر ای لوگو آخر تمکو مرنا ہی اور خدا ورسول کو

منھ دکھلاتا ہی - خداوند عالم نے جو تمکو حکم فرمایا ہو کہ وتعزروہ وتوقروہ اوس حکم کی تعمیل یون ہی کی جاتی ہی کیا اوسکے یہی معنی ہین کہ اوسکے توہین کرو کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ - ان تحبط اعمالکم - ہرگز نہین - جبکہ ادنیٰ رفع صوت وہ بھی بقصد اہانت نہین موجب حبط اعمال ہو - تو جو شخص بالقصد حضور کی شان مین بے ادبی و دریدہ دہنی کرے وہ کیونکر اس وعید سے بری ہو سکتا ہی - جن اشیاء کو نسبت ہے حضور کی ذات مقدس سے اونکی توہین موجب کفر ہی - ولو قال محمد درویشک بود او قال جامہ پیغمبر ریمناک بود او قال قد کان طویل الظفر - اذ قال علی وجہ الاہانۃ یکفر - (ہدایہ عالمگیری) پس جو شخص ذات سرور کائنات پر حملہ کرے اور کلمات گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اوسیکو اپنا دین و ایمان سمجھے وہ کب مومن رہ سکتا ہی - کیا ایمان اسیکا نام ہو کہ حضور کی شان والا شان مین یاوہ درازی کرے دیکھو عاص بن وائل جسکی ادنیٰ گستاخی پر سورہ کوثر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے نازل فرماکر اپنے محبوب پاک کی کسقدر دلداری فرمائی اور اوس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا - اوسی خبیث نے حضور کی شان اقدس مین لفظ ابتر کا استعمال کیا تھا - ابکے ایمان دارونکی زبانسے جو کلمات سرزد ہو رہے ہین کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہین نہین نہین اوس سے بدرجہا بڑھکر پھر باوجود ان کفریات کے یہ مومن ہی رہین - استغفر اللہ - یہ لوگ قہر الٰہی کے مستحق و سزاوار ہین اگر واسطہ نہوتا جناب رحمۃ للعالمین کا تو دنیا ہی مین عذاب الٰہی ہوتا - یہ حضور ہی کا طفیل ہو کہ یہان یہ مصئون و محفوظ ہین - مگر آخرت مین ان شانئک هو الابتر کے زمرے مین ہونگے مگر افسوس آجکے لوگ مسلمان صورت منافق سیرت کفر طینت نے حضور اقدس کے رحمۃ للعالمین کے ہونے ہی سے انکار کر دیا ہی چنانچہ اہل حدیث کے اڈیٹر امرتسری نے اپنے متعدد پرچون مین اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہی - اوس سیہ بخت نے لکھا ہی کہ آپکا رحمۃ للعالمین ہونا آپکے حین حیات تک تھا اور اوسی عہد کے لوگ اوس رحمت سے مستفیض ہوئے - بعد وفات کے (معاذ اللہ منہا) نہ آپ رحمۃ للعالمین ہین نہ اب عالم پر اوس رحمت کا کچھ اثر ہو دیکھو اخبار اہل حدیث ۱۹۰۹ء کے متعدد پرچے اے مسلمانون دیکھو یہ ہی دینداری ان موحدین کی - کیا یہ شقی اپنے اثبات دعوے پر ما انا علیہ واصحابی سے ثبوت پیش کر سکتا ہی کہ سلف صالحین سے کسیکا یہ مذہب تھا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار -

حضرات اہل حق علماء اہلسنت والجماعت کا یہ مذہب ہی کما قال اللہ تعالی وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین فمن اللہ تعالی جلشانہٗ رب العلمین فلہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ
والہ وسلم رحمۃ للعالمین قیل یعنی المؤمنین خاصۃ فھو رحمۃ لھم - وقال ابن
عباسؓ ھو عام فی حق من اٰمن ومن لم یومن فمن اٰمن فھو رحمۃ فی الدنیا والاخرۃ ومن لم
یؤمن فھو رحمۃ لہ فی الدنیا بتاخیر العذاب عنہ ورفع المسخ والخسف والاستیصال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رحمۃ مھداۃ (رواہ البیھقی مرفوعا تفسیر خازن)
وقال تعالی بالمؤمنین رؤف رحیم - فبعثہ تعالی رحمۃ لامتہ ورحمۃ للعالمین وھذا الاسم
من اخص اسمائہ وقد کان حظ آدمؑ من رحمتہ سجود الملائکۃ لہ تعظیما لہ - اذ کان فی
صلبہ ونوحؑ خروجہ من السفینۃ سالما وابراھیمؑ کانت النار علیہ بردا وسلاما اذ کان فی صلبہ
فرحمتہٗ علیہ الصلوۃ والسلام فی البدء والختام والدوام لما القی اللہ لہٗ من دعوۃ الشفاعۃ ولما کانت
نبوتہٗ رحمۃ دائمۃ مکررۃ مضاعفۃ اشتق لہ من الرحمۃ اسم الرحمۃ (مواھب لدنیہ) خلاصہ یہ کہ آپکی ذات
رحمۃ للعلمین ہی مومنوںکے لئے خاص دونو جہان مین یہانتک کہ فردائے قیامت مین ہمسے سیہ کارونکی
شفاعت فرمائینگے لہذا آپ کی رحمت دائمی ہی ابتدا سے انتہا تک اور کافرونکے لئے آپ رحمت ہین کہ دنیا
مین عذاب الٰہی سے وہ محفوظ رہے - وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یہ نص جلی ہی آپ کی
رحمت عامہ پر! لیکن جو معاند ہین وہ اس سے منکر ہین مگر یاد رہے کہ اگر وعدۂ الٰہی نہوتا - تو منکر رحمت جنہے
ضروریات دین تک کا انکار کیا ہی اوسکا مسخ ہو جانا بعید نتھا - یہ طفیل ہی جناب رحمۃ للعالمین کا کہ باوجود
سرکشی و عناد کے منکرین معتوب بعتاب الٰہی نہین ہوتے - مگر فردائے قیامت مین یہ حقیقت اونپر کہل جائیگی
جسوقت ہم سے سیہ کاراونکی دامن رحمت مین پناہ پائینگے - اور معاندین سحقا لاصحب السعیر
جہنم مین جہونکے جائینگے - اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم بجاہ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم ! مین کہتا ہون کہ
یہ منکر رحمت حق امرتسری دعاؤنمین برحمتک یا ارحم الراحمین کہتا ہی یا نہین - اگر کہتا ہی - تو یہ
کس کا وسیلہ اور واسطہ ہی اور برحمتک الخ سے مراد کون ہی - واضح رہی کہ وہ ذات جو سراپا رحمت حق ہی

یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مراد ہین۔ کیونکہ اونہین کی شان والا ہین نازل ہو
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین اور اگر اختتام دعا مین برحمتک آمنہین کہتا تو خود بد نصیب
و بدبخت ہی عہ ہوا بے سجدہ گر ابلیس کیا نقصان آدمؑ کا۔ فتدبر قولہ اس آیت و حدیث کے معنی مین اختلاف
ہی (قل ماکنت بدعا من الرسل و حدیث واللہ لا ادری انا رسول) محققین محدثین کے
نزدیک یہ قول منسوخ ہونیکا راجح نہین ہی السعی المقبول ص۳۰) **اقول** اعلیحضرات یہ رسالہ مولوی
محمد سعید نے تردید علم غیب مین لکھا ہی اور سائل کے اس قول کو کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اپنے انجام کار کی خبر نہ تہی۔ صحیح کہا ہی۔ نعوذ باللہ من ہذا الجہل۔ ای عزیزو بعینہ یہ قول کفار قریش کا ہی
جو ان ایمان والونکی زبان و قلم پر ہی۔ اسی سے کفار نے استناد کیا تھا کہ حضور پیغمبر نہین نہ آپ پر وحی آسمانی
آتی ہی۔ اور اسی سے یہ ایمان والے یہ استدلال کر رہے ہین کہ انکو اپنے انجام کار کی خبر نہ تہی۔ تفسیر خازن و
معالم مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو خوش ہوئے مشرکین اور لات و عزیٰ کی قسم کہا کر کہنے لگے کہ ہمارا
اور محمدؐ کا حال عند اللہ ایک ہی اونکو ہمپر کوئی فضیلت نہین۔ اور اگر وہ اپنے دلسے باتین بنا کر نہ کہتے
ہوتے تو البتہ خبر دیتا اونکو جسنے اونکو رسول کر کے بہیجا تہا جو کچھ اونکے ساتھ کرتا۔ انتہی بلفظہ۔ ناظرین
علم غیب کی بحث نوین آیت مین اس کی پوری تحقیق پا وینگے۔ اس جگہ صرف یہ بتانا تھا کہ محدث صاحب نے
خاتمہ کر دیا کہ حضور کو اپنے خاتمہ کی خبر نہتی۔ حضرات دیکہینگے کہ یہ دیندار کہان تک اپنے بیان مین سچے ہین۔
اسلام کے پردے مین کیا کیا حملے اور زبان درازی بانی اسلام پر کرتے ہین درحقیقت زمانہ کا آخر دور ہی
اہل علم اوٹہے جاتے ہین شمع اسلام سنبہالا لے رہی ہی۔ باد مخالف کے ہر طرفسے جہونکے چل رہے ہین کوئی لباس
علما مین کوئی لباس تصوف مین کوئی عابدانہ و زاہدانہ پردہ مین۔ غرض بہر صورت اسلام کے لوگ درپے ہین
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ ایک اور بہت بڑے سنی حنفی۔ صوفی۔ مرشد و رہنما اور جبہ و دستار والے بزرگ کے
فرمان کو دیکہیے۔ جو حضور پرنور کے علم کے اس حد تک درپے ہوگئے کہ تفصیلی علم باریتعالیٰ تک کو حادث لکہہ مارا
کما مرّ اعلیحضرات اگرچہ بحث علم غیب مین بکثرت کتب و رسائل شائع ہو چکے ہین اور حجت الٰہی تمام ہو چکی ہی۔ مگر
عند التحقیق کتاب و سنت و کتب عقائد وغیرہ سے جسقدر اللہ تعالیٰ نے مجکو مشاہدہ کرایا وہ مین ہدیۂ ناظرین

کرتا ہون۔ جسکے دیکھنے سے آپ اندازہ فرمائینگے کہ اکابرین علماء دین نے سلفاً و خلفاً کیسے تحریر زور الفاظ مین۔ علم غیب حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کو بتعلیم الٰہی تحریر فرمایا ہو۔ اس رسالہ کی تسوید ۱۳۱۸ھ مین ہوئی تھی اور ۱۳۲۶ھ مین بجواب ازاحۃ العیب آٹھ آیتوں تک اہل فقہ کے پرچو نمبر ۱۶ صفر ۱۳۲۶ھ مذکور مین اشاعت ہو چکی ہو۔ اب بعد نظر ثانی کے اوسکو بالاستیعاب واسطے نفع رسانی برادران مسلمین کے درج رسالۂ ہذا کرتے ہین۔ واللہ المعین اذ ھو ھذا ؀

ازالۃ الریب عن علم الغیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد واضح رائے ناظرین ہو۔ کہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۵ ہجری مین رسالہ ازاحۃ العیب میرے مطالعہ مین آیا۔ اگرچہ قبل ازین یہ رسالہ شایع ہو چکا تھا۔ اور اسکا جواب اہل فقہ امرتسر مین بالتفصیل دیا گیا تھا۔ مگر دوبارہ اس رسالہ کی اشاعت اور مصنف و مترجم کا اصرار دیکھکر نہایت درجہ تحیر و تعجب ہوا۔ کہ جب ایسے قابل لوگونکا یہ حال ہو۔ کہ اپنی ہٹ سے باز نہین آتے۔ تو اورونکا کیا ذکر ہو۔ جس امر پر کتاب و سنت شاہد ہون انسے چشم پوشی کی جائے۔ اور امر حق کی تحقیق نہ کی جائے اور محض تقلید آبائی پر زبان درازی کیجائے مصنف ازاحۃ فرماتے ہین

قولہ نہایت رنج و افسوس کی بات ہو کہ مسلمانون مین ایک شرذمہ قلیل چند روز سے یہ شور مچا رہا ہے کہ حضرت اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے (الی قولہ) حالانکہ سلف سے آج تک یہ عقیدہ کسی کا نہ تھا۔ انتہی۔

اقول واضح ہو۔ کہ فرقہ نجدیہ جنکو درحقیقت توہین شان مصطفوی منظور ہو۔ وہ تو ضرور یہ کہتے ہین کہ حضرت کو علم غیب کیا کہ اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا۔ یہ کہکر اپنا دل ٹھنڈا کرتے ہین اور اسی کو اپنا دین و ایمان جانتے ہین۔ اور سوا اس فرقہ کے اکابرین دین علماء محققین و مفسرین کا یہی مذہب ہی کہ حضور سرور کونین سلطان دارین کو بعطاء الٰہی علم غیب حاصل تھا۔ اس امر پر کتاب و سنت شاہد ہین۔ کہ جنکا احصا عسیر و دشوار

بلکہ ناممکن ہی۔ مین دعوی کیساتھ کہتا ہون سلف سے آج تک کی جس تفسیر کو دیکھئے گا۔ اس مین آنحضرت کا علم غیب پر مطلع ہونا باطلاع آلٰہی مصرح پائیے گا۔

خود مصنف ازاحۃ لکھتے ہین۔ والصلوٰۃ والسلام علی من اظہرہ عن غیبہ واصطفاہ۔ اور مترجم یہ ترجمہ کرتے ہین اور صلوٰۃ وسلام اس پر جسے اللہ نے اپنے غیب پر مطلع کیا۔ یہی مذہب ہی مثبتین علم غیب رسول اللہ کا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور اگر کسی نے اس کو علم ذاتی آنحضرت کا بیان کیا ہو۔ تو مصنف ومترجم دونو پر فرض ہی کہ اس کا ثبوت دین۔ کہ علماء مثبتین سے کون اس کا قائل ہی کہ بدون تعلیم آلٰہی آپ عالم الغیب تھے۔ ورنہ یہ الزام صریح کذب ہی۔ ہرگز لائق التفات نہین۔ ناظرین ازاحۃ پر یہ امر واضح ہوگا۔ کہ مصنف تے بزعم۔ خود علم غیب رسول اللہ کی نفی کی ہی۔ مگر استدلال کا طرز عجیب وغریب ہی کہ منجانب مثبتین کے آیات قرآنی نقل کرکے بدلائل عقلی اس کی تردید کی ہی۔ یہ کمال بوالعجبی ہی۔ اس لیے کہ جس امر مین نصوص قطعیہ آیات قرانیہ احادیث صحیحہ موجود ہون۔ اس مین قیاس استقراء کے استدلال کب قابل التفات ہوسکتے ہین منطق وفلسفہ کو علم دین سے کیا تعلق ہی کیونکہ عہ علم دین فقہ است وتفسیر وحدیث۔ بمقابلہ کتاب وسنت۔ استدلال عقلی پیش کرنا شان علم وعلما سے بعید ہی۔ اس لئے کہ ؎ پائے استدلالیان چوبین بود ؛ پائے چوبین سخت بے تمکین بود۔ دیکھئے اس بے تمکینی کا کیسا نمایان اثر مصنف ازاحۃ پر ہوا۔ کہ انہون نے علم تفصیلی باریتعالی کو حادث کہدیا۔ اللّٰھم احفظنا گو کہ اس مرتبہ ایک جدید حاشیہ اضافہ کرکے اس کی تاویل کی گئی۔ مگر پہلا حاشیہ قلمزد نہ کیا گیا۔ صفات باری پر حدوث کا اطلاق رہے تو رہے مگر اپنے اوپر غلطی کا دھبہ تک نہ آئے۔ لہذا محض حسبۃً للہ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مین قلم اٹھاتا ہون تاکہ یہ غلط فہمی اور طوفان بے تمیزی جو برپا ہی کہ جسنے قلم اوٹھایا۔ اس نے مثبتین علم غیب رسول اللہ کو کافر لکھدیا۔ یہ دور ہو۔ اور لوگ یہ سمجھ لین۔ کہ مثبتین کس حیثیت سے علم غیب کے قائل ہین۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

قال المصنف ازاحۃ العیب مین کہتا ہون۔ کہ بعض لوگ ایسے ہین۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر ایمان رکھتے ہین۔ یہ لوگ دو آیتون سے تمسک کرتے ہین۔ ایک مدنی ہی اور ایک مکی۔ مدنی یہ ہی۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء

اور کی یہ ہی عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول پھر جب اس کے
معارضہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے۔ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ۔
تو وہ لوگ دو طرح پر جواب دیتے ہیں ایک یہ کہ مراد آیت حصر میں علم بالذات ہے۔ اور آیت اظہار میں علم بالتبع
دوسری یہ کہ آیت حصر میں لفظ غیب پر جو لام ہے۔ وہ استغراق کے لیے ہے اقول بحول اللہ و قوتہ اگر جناب
بعض لوگ نہیں بلکہ اکثر وہ اہل ایمان کہ جن کو خدا اور رسول کے کلام کی معرفت حاصل ہے۔ بیشک انکا یہ ایمان ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے جناب سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ
آیات متکاثرہ اور احادیث متواترہ اس پر شاہد ہوں۔ اور کتب تفاسیر و احادیث و عقاید میں علمائے دین
نے اس کی تصریح فرمادی ہو۔ پہلے ہم بعض کتب عقائد کی عبارتیں نقل کرینگے بعدہٗ چند آیتیں جو اس قلیل البضاعت
کی پیش نظر ہیں۔ مع ان کی تفسیر کے عرض کرینگے۔ وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق واضح ہو۔ کہ
جناب ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ وبالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ ولا سبیل
الیہ للعباد الا باعلام منہ والھام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ (شرح فقہ اکبر) اور بعینہٖ یہی عبارت
شرح عقائد نسفی کی ہے۔ ترجمہ اور بالجملہ علم غیب ایسا امر ہے کہ خاص ہے ساتھ حق سبحانہٗ تعالیٰ کے بندوں کو اسطرف
راہ نہیں۔ مگر بذریعہ اعلام و الہام اللہ تعالیٰ سے بطریق معجزہ اور کرامت کے۔ ف مصنف ازاحۃ بچشم
بصیرۃ ملاحظ فرمائیں کتب عقاید کی عبارتوں کو۔ تم کو علم انبیاء میں کلام تھا۔ ان عبارتوں سے معلوم ہوا۔
کہ بطریق کرامت اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہے۔ وبیز اخبار بالغیب معجزہ ہے۔ معجزات پیغمبر سے اور وہ دلیل ہے
دلائل نبوت سے۔ جیسا کہ تفسیر مدارک خازن۔ معالم جلالین۔ کمالین حسینی وغیرہ سے مصرح ہے کما سیاتی
تفصیلہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب بعض علما حقانی کی کلام کو عرض کرتا ہوں۔ ذرا توجہ فرمائیے

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔ ان علم الغیب مختص باللہ تعالیٰ وما وقع منہ علی لسان نبیہ
وغیرہ فمن اللہ تعالیٰ اما بوحی او الھام (مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۳۳۰ مطبوعہ مصر) اور
ایسا ہی فرمایا ہے جلد ثانی نوع ثالث کی فصل ثالث میں فی انبائہ صلی اللہ علیہ وسلم بالانباء المغیبات۔ فرماتے
ہیں۔ اعلم ان علم الغیب یختص بہ تعالیٰ وما وقع منہ علی لسان رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ فمن اللہ تعالیٰ

اما بوحی او بالہام والشاہد لہذا قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علے غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول لیکون معجزۃ لہ۔ انتہی۔ اور ۹ صفحہ مین اخبار بالغیب کی فہرست بتائی ہی سید احمد دحلان۔ سیرۃ النبویہ مین فرماتے ہین۔ ومن وجوہ اعجازہ ما انطوی علیہ من الاخبار بالمغیبات مما سبق و مما کان فی وقت نزولہ و مما سیقع بعد ذلک مالیعلم علمہ الا اللہ (الی ان قال) ومما فی القرآن من الاخبار بالمغیبات ما فیہ من کشف اسرار المنافقین مما کانوا یخفونہ فی قلوبہم مما لایعلم علمہ الا اللہ الخ (سیرۃ النبویہ) وکذا فی تفسیر روح البیان فی سورۃ لقمان مع شئی زائد ۔

پس واضح ہو کہ یہی مذہب ہی مثبتین علم غیب رسول اللہ کا جو علماء ربانی فرماتے ہین۔ مولوی صاحب اس زمرۂ قلیل کو چھوڑئے۔ اکابرین دین کی کلام کو سنئے وجوہ اعجاز قرآن مین ایک وجہ یہ بھی علمانے لکھی ہی کہ اس مین اخبار بالغیب ہین۔ زمانۂ گذشتہ و آیندہ کے۔ ان وجہ اعجازہ ھو ما فیہ من علم الغیب والاخبار بما یکون (الی ان قال) ان الغیوب التی اشتمل علیہا القرآن وقع بعضہا فی زمنہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کقولہ تعالیٰ انا فتحنا لک فتحا مبینا او بعضہا بعدہ کقولہ الم غلبت الروم (انتہے مواہب لدنیہ واتقان و شفاء) چونکہ ہر عبارتون کا ترجمہ موجب طوالت ہی لہذا خواستگار معافی کا ہون اور اصل مین روئے سخن مولوی صاحب سے ہی لہذا کچھ اور بھی عرض کیا چاہتا ہون۔ امید ہی توجہ فرمائین ۔

وجوہ اعجاز قرآن سے اخبار بالغیب ہے

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ومن ذالک ما اطلع علیہ من الغیوب وما یکون و الاحادیث فی ھذا الباب بحر لا یدرک قعرہ ولا ینزف غمرہ وھذہ الجملۃ من جملۃ معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہا علے التواتر لکثرۃ رواتہا واتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب انتہے (شفا قاضی عیاض) اسمقام پر واقعات گذشتہ و آیندہ جو مذکور ہین اُن کے دیکھنے سے ہر ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہی۔ کہ واقعی یہ وہ دریاے ناپیدا کنار ہی۔ کہ جسکی انتہا دیکھنے والیکو معلوم نہین ہو سکتی اور اخبار بالغیب کی تفصیل صفحہ ۵۶۳ مذکور ہی۔ شرح شفا جلد اول) شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین۔ و از جملہ معجزات باہرہ وے صلی اللہ علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب و خبر دادن آنچہ حادث خواہد شد از کائنات (مدارج النبوۃ) از صفحہ ۲۶۴ تا صفحہ ۲۵۶۔ آیات و احادیث سے ان واقعات کا ذکر کیا ہی فمن شاء فلیرجع الیہ۔

نواب صدیق حسن خان ایسا شخص وہ بھی اوسکا اقرار کیے بغیر رہ نہ سکا سورہ اعراف ص۲۱
مین لکھتے ہین - رہے وہ مغیبات جنکی خبر حضرتؐ نے احادیث صحیحہ مین دی ہی - سو وہ قبیل معجزات
سے ہین (ترجمان القرآن)

تنبیہ - حضرات ناظرین غور فرمائین کہ اگر ہم اپنے پیغمبر کے اعلی ترین معجزات کا ذکر زبان پر لائین
تو کافر کہے جائین بھلا اس سے بڑھکر ہمپر اور کیا ستم ہو سکتا ہی - بعوض اس کے ہم نہین کہنا چاہتے بجز
اس کے کہ خداوند کریم منکرین کو عقل سلیم عطا فرمائے اور راہ حق دکھائے ای عزیز مثبتین علم غیب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی مذہب ہی جو اکابرین دین فرمارہے ہین - اور یہ وہ وصلان حق ہین
کہ جن کا علم و فضل نامعلوم نہین ہی -

قولہ :- یہ لوگ دو آیتون سے تمسک کرتے ہین الخ

اقول مولوی صاحب آپنے عنان توجہ اس طرف منعطف نہین فرمائی - ورنہ ایسا ہرگز نہ فرماتے - اگر
مین کہون - کہ یہ کہنا آپکو قلت تتبع کا باعث ہی - تو شاید نازیبا نہ ہوگا کیونکہ بکثرت آیتین ہین جنسے علم غیب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہی - چنانچہ مین ان کو ذکر کرتا ہون - بحول اللہ وقوتہ -

پہلی آیت ویکون الرسول علیکم شہیداً - کی تفسیرون کو ملاحظہ فرمائیے - واضح ہو کہ شہید بمعنی رقیب
ومہیمن کے ہین - کما فی تفسیر ابوالسعود وسراج المنیر والکشاف اور رقیب کے معنے نگہبان
وچشم دارندہ ونگہدارندہ وموکل (منتخب) اور مہیمن کے معنے گواہ ورقیب (منتخب) اب تفسیر ملاحظہ
ہو - فرماتے ہین فاضل کامل شیخ اسمعیل حقی - ومعنی شہادت الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبۃ کل متدین بدینہ و
حقیقۃ التی ہو علیہا من دینہ وحجابہ الذی ہو بہ محجوب عن کمال دینہ فہو یعرف ذنوبہم وحقیقۃ ایمانہم واعمالہم و
حسناتہم وسیئاتہم واخلاصہم ونفاقہم وغیر ذالک بنور الحق وامتہ یعرفون ذالک من سائر الامم بنورہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام (روح البیان)

مولانا شاہ عبدالعزیز اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین - وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ
او مطلع است بنور نبوۃ بر مرتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او

چیست و حجابیکہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است ۔ کدام است پس او می شناسد گناہان شمار او درجات ایمان شمار او اعمال نیک و بد شمار او اخلاص و نفاق شمار (از تفسیر فتح العزیز) وقال الشیخ شہاب الدین قسطلانی فی داب زیارۃ وینبغی ان یقف عند محاذات اربعۃ اذرع ویلازم الادب والخشوع والتواضع غاض البصر فی مقام الہیبۃ کما کان یفعل بین یدیہ فی حیاتہ ویستحضر علمہ بوقوفہ بین یدیہ وسماعہ لسلامہ کما ہو فی حال حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لاخفاء بہ۔ وقد روی ابن المبارک عن سعد بن مسیب لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیۃ فیعرفہم بسیماہم و اعمالہم (مواہب) عبارت مذکورہ بالا سے معلوم ہوا۔ کہ حضور سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب نور نبوت کے اپنے ہر امتی کے احوال سے مطلع ہیں ۔ اور کیوں نہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ان پر گواہ کیا ہے تو گواہی وہ ہی دے سکتا ہے۔ جو ان کے احوال پر مطلع ہو۔ اور جو لاعلم ہوگا۔ اس کی شہادت کافی کیونکر ہوگی اسی کے مؤید ایک روایت عرض کرتا ہوں انباہ الاذکیا میں حافظ جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہیں ۔ النظر فی اعمال امتہ والاستغفار لہم من السیئات والدعاء بکشف البلاء عنہم والتردد فی اقطار الارض بحلول البرکۃ فیہا وحضور جنازۃ من مات من صالحی امتہ فان ہذہ الامور من اشغالہ کما وردت بذلک الاحادیث والاثار انتہی۔ روح البیان آخر سورۃ تبارک الذی میں ہے قال الامام الغزالی۔ والرسول علیہ السلام لہ الخیار فی طواف العوالم مع ارواح الصحابۃ رضی اللہ عنہم لقد راہ کثیر من الاولیاء انتہی مناسک سندی آداب زیارت میں لکھتے ہیں ۔ مستشعرا بانہ علیہ الصلوۃ عالم بحضورک وقیامک وسلامک ای بل بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک وکانہ حاضر جالس بازائک مناسک سندی مع شرح ملا علی رح وعن ابن عباس رض فی قولہ تعالے فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم قال فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اہل الاسلام شرح شفا جلد ثانی ص۱۱۸ منکرین علم غیب رسول اللہ عبارات مذکورہ بالا میں غور فرمائیں کہ علماء دین کیا فرما رہے ہیں نیز نواب بھوپال نے مسک الختام کے صفحہ ۳۴۲ میں لکھا ہے۔ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مؤمنان وقرۃ العین عابدان ست

در جمیع احوال و اوقات خصوصًا در حالت عبادات و نورانیت و انکشاف درین محل بیشتر و قوی تر ست و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ (الی قولہ) پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ہست۔

شبہ ہر آن روح سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر بیوت مسلمین مین موجود ہونا بعید از فہم و ناممکن ہے۔ **دفع** یہ کتنا قصور فہم کا باعث ہے۔ عقلا بعید نہین کیونکہ یہ مشاہدہ ہے۔ کہ جب آفتاب فلک جلوہ گر ہوتا ہوا ہر ہر گھر اور ہر دیوار و در کو منور کر دیتا ہے تو کیا وہ آفتاب رسالت جو نور من نور اللہ ہے۔ اگر اس کے پرتو نور سے بیوت مسلمین منور ہو تو کیا بعید ہے۔ اے عزیز ایک آئینہ نا چیز ہر چیز ہو اسکے مقابل ہو۔ وہ اسمین منعکس ہو جاتی ہے۔ پس خیال تو کرو۔ اگر اس آئینہ حقنامین تمام عالم منعکس ہو جائے۔ تو کیا بعید ہے۔ اوس ادنی شیشہ مین جو قابلیت ہے۔ کیا وہ اس نور خدا مین محال ہے۔ ہرگز نہین۔ و نیز یہ کہ تمہاری مردمک چشم کو کوتاہ دائرے مین زمین و آسمان سمایا ہوا ہے۔ تو پہر وہ ذات مقدس کہ جس کا سینہ انوار الٰہی کا گنجینہ اور جسکا قالب تمہاری روح اور آنکھون کے نور سے ہزارہا درجہ لطیف اگر اس مین تمام عالم منعکس ہو۔ تو کیا بعید ہے۔ فتدبر و قس علی ہذا۔

علاوہ ازین ان حدیثون کو ملاحظہ کیجئے زویت لی الارض فرایت مشارقہا و مغاربہا (رواہ مسلم عن ثوبان رض) اور ان اللہ قد رفع الی الدنیا وانا انظر الیہا والی ما ہو کائن الی یوم القیمۃ کانی انظر الی کفی ہذا (فتوحات احمدیہ مطبوعہ مصر) رواہ الطبرانی فی معجم کبیر عن عبد اللہ بن عمر رض)

(۲) دوسری آیت ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اس کی تفسیر ملاحظہ ہو المعنی ان احد لا یحیط بمعلومات اللہ تعالی الا بما شاء یعنی ان یطلعہم علیہ وہم الانبیاء والرسول لیکون ما یطلعہم علیہ من علم غیبہ دلیلا علی نبوتہم کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (خازن) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اپنے علم خاص یعنی غیب سے انبیاء کو مطلع فرماتا ہے۔ اور وہ غیب دلیل ہے۔ ان کی نبوت پر فتدبر (۲) اور کہا بغوی نے ولا یحیطون بشیء من علمہ ای من علم اللہ الا بما شاء ان یطلعہم علیہ یعنی لا یحیطون بشیء من علم الغیب الا بما شاء مما اخبر بہ الرسل کما قال اللہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (معالم التنزیل)

ف۔اس سے معلوم ہوا کہ علمہ سے مراد غیب ہی جسقدر اللہ تعالیٰ چاہتا ہی۔اپنے رسولون کو اس سے خبردار کرتا ہی۔الغرض اللہ تعالیٰ کا اپنے علم خاص سے ملائکہ اور رسولون کو مطلع کرنا کتب تفاسیر مین مصرح ہی۔ان سب کی عبارت نقل کرنا موجب طوالت ہی۔طالب کو چاہیے۔کہ تفسیر ابن عباسؓ۔جلالین۔ابو السعود روح البیان حسینی۔فتح البیان وغیرہم مین دیکھ لے جسکو مین بچشم خود دیکھ چکا ہون (۳) کہا فخر رازی نے الا بما نشاء تحت مین والثانی انهم لا یعلمون الغیب الا عند اطلاع الله بعض انبیائه علی

بعض الغیب کما قال عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدًا الا من ارتضی من رسو ل

(تفسیر کبیر) اس سے بھی یہ امر مصرح ہی کہ اللہ تعالیٰ کے مطلع کرنے سے انبیاء علیہم السلام اوس کے غیب پر مطلع ہوتے ہین۔

(۳) تیسری آیت ذالك من انباء الغیب نوحیه الیك یقول الله عزوجل لمحمد صلی الله

علیه وسلم ذلك الذی ذکرت لك من حدیث زکریا و یحیی ومریم وعیسی

علیهم السلام من اخبار الغیب (خازن)

(۲) من انباء الغیب نوحیها الیك یعنی ان ذلك من الغیوب التی لم تعرفها الا بالوحی (مدارک)

ف بعض حضرات کہتے ہین۔کہ جب اللہ تعالے نے اپنے غیب پر حضرت کو مطلع کر دیا۔تو وہ غیب نہ رہا بلکہ مشاہدہ ہوگیا۔ان کو اس آیت سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔کہ جن خبرون کو اللہ تعالے بیان فرما چکا۔اور حضرت معلوم کر چکے ان کو اللہ تعالیٰ نے غیب ہی فرمایا۔اور ایسا ہی مذکور ہی سورہ ہود اور یوسف مین مگر افسوس آج ہم اون کو غیب کہتے ہین۔تو کافر کہے جاتے ہین۔اللہم احفظنا۔

(۴) چوتھی آیت وما کان الله لیطلعکم یا اهل مکة علی الغیب علی ذلك حتی تعلموا من

یؤمن ومن لا یؤمن ولکن الله یجتبی یصطفی من رسوله من یشاء یعنی محمدا

فیطلعه علی بعض ذلك بالوحی (تفسیر ابن عباسؓ) (۲) وفی الخازن ولکن الله یجتبی من

رسوله من یشاء یعنی ولکن الله یصطفی و یختار من رسله من یشاء فیطلعه علی

ایشاء من غیبه (خازن) (۳) وما کان الله لیطلعکم علی الغیب فتعرفوا

المنافق من غيره قبل التميز ولكن الله يجتبی يختار من رسله من يشآء فيطلعه علی غيبه كما اطلع النبی صلی الله عليه واٰله وسلم علی حال المنافقين (جلالين) (۴) وما كان الله ليطلعكم علی الغيب فتعرفوا قلوب المخلصين والمنافقين ولكن الله يجتبی من رسله من يشآء فيخبره ببعض المغيبات شان نزول۔ نازل ہوئی یہ آیت جبکہ کہا مشرکون نے۔ کہ اگر محمدؐ سچے ہین۔ تو خبر دین ہمکو کہ کون مومن ہی۔ اور کون کافر اور یا یہ سبب ہی۔ کہ فرمایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کی گئی مجھپر میری امت اور آگاہ کیا گیا ہین۔ کہ کون ایمان لائیگا۔ اور کون کافر رہے گا۔ تو منافقون نے کہا کہ وہ گمان کرتے ہین مومن و کافر پہچانے کا۔ اور ہم اون کے ساتھ ہین۔ اور ہمکو نہین پہچانتے (جامع البیان) (۵) ولكن الله يجتبی من رسله من يشاء ای ولكن الله يرسل الرسول فيوحی اليه ويخبره بان فی الغيب كذا وان فلانا فی قلبه النفاق وان فلانا فی قلبه الاخلاص فيعلموا ذلك من جهة اخبار الله تعالی لا من جهة نفسه (تفسير مدارك) (۶) وما كان الله ليطلعكم علی الغيب ای وما كان الله ليوتی احدكم علی الغيب فيطلع علی ما فی قلوب من كفر وايمان ولكن الله يجتبی۔ يصطفی من رسله من يشاء فيوحی اليه ويخبره ببعض المغيبات (روح البيان) (۷) وقال فخر الرازی فاما معرفة ذلك علی سبيل الاطلاع من الغيب فهو من خواص الانبيآء فلهذا قال والله يجتبی من رسله من يشآء ای ولكن الله يصطفی من رسله من يشاء فخصهم باعلامهم ان هذا مؤمن وهذا منافق (تفسير كبير وكذا يفهم من تفسير ابی السعود) (۸) وقال البغوی وما كان الله ليطلعكم علی الغيب لانه لا يعلم الغيب احد غير الله ولكن الله يجتبی من رسله من يشاء فيطلعه علی بعض علم الغيب نظيره قوله تعالی عالم الغيب فلا يظهر علی غيبه احدا الا من ارتضی من رسول وقال السدی وما كان الله ليطلع محمدا علی الغيب ولكن الله اجتباه (معالم التنزيل) اور نواب صدیق حسن والئے بھوپال اپنی تفسیرمین

لکھتے ہین۔ (۹) وماکان الله لیطلعکم علی الغیب الخطاب للکفار قریش ای ماکان لیبین لکم المؤمن من الکافر فیقول فلان کافر و فلان مؤمن و فلان منافق لتعرفوا قبل التمیز لان المستاثر بعلم الغیب لا یظهر علی غیبه احداً الا من ارتضی من رسول فیمیز بینکم کما وقع من نبینا صلی الله علیه وآله وسلم من تعیینه کثیر من المنافقین فان ذالک وکان بتعلیم الله لا بکونه یعلم الغیب (الی قوله) وعن مالک ویستخلص من رسله من یشاء فیطلعه علی مایشاء من غیبه (الی قوله) وعن الحسن قال لا یطلع علی الغیب الا رسول (فتح البیان)

اور اردو کی تفسیرون مین لکھتے ہین (۱۰) الله مؤمن و منافق کو اس طرح کھولتا ہی۔ غیب سے خبر کسیکو نہین پہنچاتا مگر رسولون کو (ترجمان القرآن سورۂ آل عمران ۱۴۹ الغرض ان کی تفسیرین بھی اسپر شاہد ہین۔ کہ الله اپنے غیب کی خبرین اپنے رسولون کو دیتا ہی۔ اور مومن و منافق کو بتاتا ہی۔ (۱۱) وماکان الله لیطلعکم اور ایسا نہین ای منافقو۔ کہ الله مطلع کردے تمہین۔ علی الغیب وپراس بھید کے کہ کون شخص ایمان لائے گا اور کون کافر رہے گا۔ ولکن الله یجتبی۔ اور لیکن الله برگزیدہ کرلیتا ہی۔ اوس پر اطلاع دے نے کے واسطے من رسله اپنے رسولون مین سے من یشاء جسے چاہتا ہی۔ (ترجمہ تفسیر حسینی) ف

حضرات ناظرین اور خصوصاً ہمارے مخاطب مولویصاحب وغیرہ کتب تفاسیر کی عبارتون کو ملاحظہ فرمائین۔ کہ تمام مفسرین فرما رہے ہین۔ کہ الله تعالیٰ اپنے غیب سے خبر دیتا ہی ان رسولون کو جن کو اوس کے لئے پسند فرماتا ہی۔ خصوصاً حضور سرور کونین سلطان دارین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جیساکہ تفسیر ابن عباس۔ جلالین۔ معالم التنزیل وغیرہ مین مصرح ہی۔ جو تفاسیر میرے مطالعہ سے گذرین ان کی عبارتین بلفظہ نقل کردین۔ طالب اس سے زیادہ مطلع ہو سکتا ہی۔ ف

اسجگہ ایک مسئلہ نحوی سمجھ لیناچاہئے کہ لکن حرف استدراک ہی۔ یہ واسطے دفع اُس توہم کے آتا ہی۔ جو ناشی ہوتا ہی کلام سابق سے چونکہ وماکان الله لیطلعکم علی الغیب سے وہم پیدا ہوتا تھا کہ الله تعالیٰ اپنے غیب کو کسی پر واضح نہین کرتا مطلقاً۔ لہذا اسی وہم کو دفع فرمایا۔ لکن کے لفظ سے

یعنی لیکن برگزیدہ کرتا ہی۔ اللہ اپنے رسولون مین سے جسے چاہتا ہی اسکو اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہی۔

شبہ ۵۔ ان مفسرین کے بیان سے معلوم ہوا کہ مومن وکافر ومنافق ومخلص کو بھی حضرت جانتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی۔ لا تعلمہم نحن نعلمہم **دفع** ای عزیز میرے یہ امر محقق ہی کہ حضرت رب العزت جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منافقون اور اُن کے اسرار وضمائر ومکائد سب پر اطلاع دی تھی چنانچہ سورۂ محمد مین ہی ولو نشاء لارینکہم فلعرفتہم بسیمہم ولتعرفنہم فی لحن القول یعنی اور اگر چاہین ہم تو البتہ دکھائین ہم آپ کو علامتین ان کی بے شک پہچان لین۔ آپ اونکو اور اُنکی علامتون نسے جو دلالت کرنے والی ہین اون کے نفاق پر اور بیشک آپ ضرور پہچان لین ان کو بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توبیخ کی جانب حضرت انس رضی ابن مالک کہتے ہین کہ اس آیت کے نازل ہونیکے بعد کوئی منافق ایسا نتھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے نشان اور بات سے نہ پہچان لیتے ہون (ترجمہ تفسیر حسینی وکمالین وخازن ومدارک) وعن ابن عباس رضی ماخفی علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ بعد نزول ہذہ الآیۃ احد من المنافقین یعرفہم بسیمہم (الے قولہ) فکان بعد ذلک ما تکلم منافق عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا استدل بفحوائ کلامہ علے فساد باطنہ (تفسیر جامع البیان وکمالین)

الغرض بعد نزول اس آیتہ کریمہ کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ منافقون کو پہچانتے تھے اور ان کے اسرار ومکاید کو جانتے تھے پس دفع ہوگیا وہ شبہ جو وارد ہوتا تھا۔ وعن ابن مسعود رضی قال خطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانک منافق اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج منہم ناسا (عینی شرح بخاری جلد ۴ ص۲۲۱) وفی الجمل لما نزلت سورۃ براۃ جمعوا فقال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فلان قم فانک منافق یا فلان قم فقام اخوانہم من المسلمین تولوا اخراجہم من المسجد قرطبی (جمل جلد ۳ مطبوعہ دہلی صفحہ ۶۴۵)

الغرض یہ امر محقق ہوگیا۔ کہ حضور کو منافقون پر اطلاع تھی۔ فتدبر اب پانچوین آیت کی تفسیر

ملاحظہ ہو جسمین اس سے زیادہ توضیح ہی۔

(۵) پانچوین آیت وعلمک مالم تکن تعلم یعنی من الاحکام الشرع وامور الدین وقیل علمک من علم الغیب مالم تکن تعلم و قیل معناہ وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب علمک من احوال المنافقین وکیدھم (خازن) (۲) وعلمک مالم تکن تعلم من الاحکام والغیب (جلالین۔ مدارک۔ جامع البیان) (۳) وعلمک بالوحی من خفیات الامور التی من جملتها وجوہ ابطال کید المنافقین اومن امور الدین واحکام الشرع (ابو المسعود۔ تفسیر کبیر) (۴) وعلمک بالوحی من الغیب وخفیات الامور (روح البیان) (۵) وعلمک مالم تکن تعلم من الاحکام وقیل من علم الغیب (معالم) (۶) وعلمک ای بالوحی من احکام الشرع وامور الدین اوعلم الغیب وخفیات الامور اومن احوال المنافقین وکیدھم اومن ضمائر القلوب مالم تکن تعلم من قبل الوحی وقال قتادۃ علمہ اللہ بیان الدنیا والاخرۃ وبیّن حلالہ وحرامہ لیحتج بذلک علی خلقہ و قال الضحاک علمہ الخیر والشر (فتح البیان للصدیق الحسن بہوپالی) (۷) وعلمک مالم تکن تعلم ای من المشکلات وغیرھا غیبا وشھادۃ من احوال الدین والدنیا وکان فضل اللہ الاٰیۃ ای بھذا وبغیرہ من امور لاتدخل تحت الحصی (تفسیر سراج المنیر) (۸) وعلمک اور تعلیم کردیا تجھ کو مالم تکن تعلم جو نتھا تو کہ آپ سے جان لیتا چھپی ہوئی باتین اور دلون کے بہید اور بہت علما نے کہا۔ کہ وہ علم ہی ربوبیت حق اور اس کے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس اور اس کے کمال کا اور بحر الحقائق مین ہی۔ کہ جو کچھ ہوچکا اور جو کچھ ہوگا۔ یہ اس کا علم ہی۔ کہ حق سبحانہ وتعالی نے شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیثون مین وارد ہوا ہی۔ کہ مین عرش کے نیچے تھا۔ ایک قطرہ میرے حلق مین ڈالدیا پس جان لیا مین نے جو کچھ ہوگیا اور جو کچھ ہونے والا ہی۔ (ترجمہ تفسیر حسینی)

الغرض تمام مفسرین یہ لکھتے چلے آتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے حضور سرور کونین سلطان دارین کو بذریعہ وحی کے سکھایا۔ احکام شرع اور امور دین یا علم غیب اور امورات خفیہ یا احوال منافقین اور ان کے مکائد یا ضمائر قلوب یعنی دلون کے بھید اور قتادہ کا قول ہی۔ کہ سکھایا اللہ تعالے نے آپ کو بیان دنیا و آخرت کا اور بیان کر دیا حلال و حرام اپنا تاکہ حجت ہو بسبب اس کے خلق خدا پر:۔

(۶) آیت قل لا املك لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغیب لاستكثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون ط

ف ہر چند کہ یہ آیۂ کریمہ نفی علم غیب ہین پیش کی جاتی ہی۔ مگر مفسرین نے خود اسکا فیصلہ کر دیا ہی۔ اور اس نزاع کو اٹھا دیا ہی۔ **التماس** ضروری وہ یہ کہ منکرین علم غیب رسول اللہ صلعم۔ کل قرآن پر ایمان لائے ہین۔ یا بعض پر۔ درصورت آخر وہ مؤمن نہین۔ اور درصورت اول ہمارا مدعا ثابت ہی۔ یعنی آیۂ مذکورہ اور مثل اسکے اور آیتین جنسے نفی علم غیب کی ہوتی ہی۔ اور وہ آیتین جو ہمنے اثبات علم غیب مین ذکر کین۔ یا آئندہ مذکور ہونگی۔ ان سب سے مسئلہ اعتقادی اہلسنت کا مستنبط ہی۔ کہ حقیقۃً عالم الغیب تو اللہ ہی ہی۔ مگر جسکو چاہتا ہی اپنے غیب کی خبرین بتا دیتا ہی بذریعہ وحی و الہام کے کما هو مصرح فی كتب العقائد واشرنا الیه فی المقدمة هذه الرسالة فتدبر و تفكر و لا تكن من الجاحدین۔ اب ناظرین آیۂ مذکورہ کی شان نزول کو سمجھ لین۔ بعدہٗ اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائین۔ وسیط مین ہی۔ کہ اہل مکہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ اى محمدؐ خدا تجھے نرخ کی خبر کیون نہین کر دیتا کہ کب ارزان ہوگا۔ اور کب گران کہ ارزانی مین کچھ مول لے رکھا کرا اور اور گرانی مین بیچڈالا کرا اور فائدہ اٹھایا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدیجیے اى محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ نہین قدرت رکھتا ہون مین۔ واسطے اپنی ذات کے کچھ منفعت حاصل کرنے کی اور نہ مضرت دفع کرنے کی مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ مجھے تعلیم کر دے اور اگر ہوتا مین کہ بے خدا کے بتائے ہوئے جانتا مین غیب کو تو البتہ بہت چاہتا۔ مال منفعت فتح غنیمت

اور نہ چھوتے مجھے برائے۔یعنی محتاجی بیماری رنج نہیں ہوں میں۔مگر ڈرانیوالا منکروں ومعاندوں اور خوشخبری دینے والا واسطے اوس گروہ کے کہ ایمان لائے میرا اور اس چیز کا جو میرے ساتھ ہے (تفسیر حسینی۔خازن۔جامع البیان وغیرہم۔)

علامۂ بغوی مثل تفاسیر مذکورہ کے شان نزول ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ ولو کنت اعلم الغیب لو کنت اعلم الخصب والجدب لاستکثرت من المال لسنة القحط وما مسنی السوء ای الضر والفقر والجوع وقال ابن جریر قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا یعنی الھدی والضلالت ولو کنت اعلم الغیب متی اموت لاستکثرت من الخیر من العمل الصالح وما مسنی السوء قال ابن زید واجتنبت مایکون من الشر والفتنة وقیل معناہ ولو کنت اعلم الغیب ای متی الساعة لاخبرتکم حتی تؤمنوا وما مسنی السوء بتکذیبکم وقیل وما مسنی السوء ابتداء یرید ما مسنی الجنون (معالم التنزیل)

علامۂ خطیب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ وقیل انہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم لما رجع من غزوة بنی المصطلق عصفت ریح فی الطریق ففرت الدواب منھا فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموت رفاعة بالمدینة وکان فیھا غیظ للمنافقین وقال صلعم انظروا این ناقتی فقال عبد اللہ ابن ابی المنافق مع قومہ الا تعجبون من ھذا الرجل یخبر عن موت الرجل بالمدینة ولم یعرف این ناقتہ فقال صلعم ان ناسا من المنافقین قالوا کیت کیت وناقتی فی ھذا الشعب قد تعلق زمامھا بشجرة فوجدوھا علی ما قال صلعم فانزل اللہ ھذہ الآیة (تفسیر سراج المنیر) علامۂ قسطلانی لکھتے ہیں قال ان محمدا یزعم انہ یخبرکم عن خبر السماء وھو لا یدری این ناقتہ فقال صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم لما بلغہ ذلک واللہ انی لا اعلم الا ما علمنی ربی وقد دلنی ربی علیھا وھی فی

فی موضع کذا وکذا احبستہا شجرۃ بخطامہا فذہبوا فوجدوہا کما اخبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مواہب ص ۳۳)۔

الغرض۔ یہ روایت کتب تفاسیر وسیر تواریخ مین مذکور ہی۔ جسکا خلاصہ یہ ہی۔ کہ جب غزوہ بنی المصطلق سے حضور نے مراجعت فرمائی تو راہ مین ایک جگہ مقام فرمایا۔ وہان آندہی بہت سخت آئی۔ جانور بھاگ گئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مین رفاعہ نے موت پائی۔ (وہ ایک منافق تھا) اس کہنے سے اُن منافقون کو جو لشکر مین شریک تھے۔ نہایت غصہ تہا۔ (اوس آندہی مین حضرت کی ناقہ بھی گم ہوگئی تہی) آپ نے فرمایا کہ دیکھو میری ناقہ کہان ہی تو عبداللہ ابن ابی منافق نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ آیا نہین تعجب کرتے ہو تم لوگ اس شخص سے کہ مدینہ مین رفاعہ کی موت کی خبر دیتا ہی۔ درانحالانکہ نہین جانتا ہی۔ کہ کہان ہی ناقہ اوسکی (سراج المنیر) پس آئے حضرت جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی منافق کی قول کی۔ اور آپ کی ناقہ جسجگہ تہی۔ اوسکو بتایا (خازن) پس جب آپکو یہ معلوم ہوا۔ تو فرمایا قسم ہی خدا کی مین نہین جانتا۔ مگر جو کچھ کہ تعلیم کیا مجھکو میرے رب نے۔ اور تحقیق کہ خبر دی مجھکو میرے رب نے میری ناقہ کی۔ کہ وہ ایک جگہ مین ہی۔ کہ مہار اسکی درخت مین پھنس گئی ہی۔ پس گئے لوگ تو پایا اسکو جیسا کہ خبر دی تہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مواہب لدنیہ) **تنبیہ** جن لفظون مین منافقون نے آنسرور کی جناب مین دریدہ دہنی کی تہی۔ آجکے اہل ایمان منکرین علم غیب رسول اللہ۔ اُسی لحن مین نغمہ سرائے کر رہے ہین۔ یعنی نفی علم غیب مین روایت قذف عائشہ صدیقہ کو اہلسنت پر پیش کرکے کہتے ہین۔ کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا۔ تو آپ رنجیدہ کیون ہوتے مگر افسوس صد ہزار افسوس ان ایمان والون پر جو امر حق سے چشم پوشی کرکے محض بنا بر تعصب وہٹ دھرمی کے ایسا کہتے ہین۔ ورنہ واقعہ تو اسکے سراسر خلاف ہی۔ کیونکہ حضور نے قبل نزول قرآن کے جو خطبہ فرمایا۔ اُس مین یہ فرمایا۔

فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو علے منبر من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اہلے وفی روایۃ فی اہلبیتی فواللہ ماعلمت علے اہلے الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ماعلمت علیہ الا خیرا وماکان یدخل علے اہلے الا معی قالت فقام

سعد بن معاذ فقال انا اعذرك منه یا رسول اللہ صلعم ان کان من الاوس ضربنا عنقه (خازن) معالم سراج المنیر شرح بخاری۔ مدارج النبوہ)۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درانحالیکہ وہ ممبر پر تھے۔ کون ہے جو میرا بدلہ لے۔ اوس سے کہ ابذا پہنچی مجھ کو میری اہل کے حق میں۔ پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں جانتا ہوں میں نے اپنی اہل سے سوائے بھلائی کے اور البتہ جس شخص کا ذکر کیا ہے نہیں جانتا ہوں میں اوس سے سوائے بہتری کے اور نہیں داخل ہوتا تھا۔ وہ میری اہل میں۔ مگر میرے ساتھ۔ پس کھڑے ہو گئے سعدؓ بن معاذ اور کہا۔ کہ میں آپ کی مدد کرونگا۔ یا رسول اللہ اور اس سے انتقام لونگا۔ اگر وہ ہمارے قبیلہ سے ہے۔ تو اس کی گردن مارونگا (قرۃ العیون۔ تواریخ حبیب الٰہ وتفسیر خازن وغیرہ)

ف اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیدہ عایشہ صدیقہ کی عصمت و طہارت پر یقین کامل تھا حتی کہ بر سر منبر بلفظ قسم علی رؤس الاشہاد ان کی پاکدامنی بیان فرمائی و نیز اوس شخص کی جو متہم بنا تھا۔ اور موذی اہلبیت سے انتقام لینے کو فرمایا۔ فتدبر۔ باایں ہمہ منکر یں لکھتے ہیں۔ کہ جب حضرت عایشہ کو تہمت لگائی گئی تو حضرت صلعم کو بہت رنج ہوا۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ تو کیوں غم کرتے (نصیحۃ المسلمین و سعی المقبول) مسلمانوں! غور کا مقام ہے کہ حضور کا یہ فرمانا واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا یہ جو آپ نے قسم فرمائی۔ تو کیا کوئی اہل ایمان کہ سکتا ہے کہ یہ جھوٹی حلف تھی معاذ اللہ منہا۔ کلا واللہ ہر گز نہیں ۔ و نیز حضور نے یہ فرمایا۔ من یعذرنی من رجل الخ یعنی کون ہے جو میری مدد کرے ۔ اور انتقام لے۔ اور حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی ۔ کہ میں اسکی گردن مارونگا۔ تو کیا کوئی عاقل کہ سکتا ہے۔ کہ حضور خون ناحق کرانا یا کسی پر ظلم کرنا چاہتے تھے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہر گز نہیں۔ پس جبکہ یہ امر بدیہہ البطلان ٹھہرے۔ تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ حضور کا خیال بہ نسبت حضرت صدیقہ کے بہت صحیح و درست تھا۔ رہ گیا یہ شبہ کہ باوجود اس کے حضور رنجیدہ اور غمگین کیوں تھے تو دفع تو واضح ہو۔ کہ آپ کا رنج و ملال بسبب زبان درازی منافقین بیدین کے تھا۔ وہ طرح طرح کی زبان درازی اور دریدہ دہنی کرتے تھے۔ پس جبکہ حضور پر روشن

سلطان دارین کی محبوبہ حضرت عائشہ صدیقہ پر کفار۔ نابکار۔ منافقین ناہنجار کی زبان طعن وتشنیع دراز ہو تو کیا یہ مقام مسرت وخوشی کا تھا ہرگز نہین۔ کیونکہ ؎

جراحات السنان لها التیام ولا یلتام ماجرح اللسان

اے ایمان والو! ذرا اپنے دلون پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ اگر کوئی تمہارے اہل وعیال کی نسبت ایسے فواحش کا ارتکاب لوگون مین بیان کرے تو کیا تم کو خوشی ہوگی۔ باوجودیکہ اس کے دروغ اور اپنے اہل کی عصمت کا تمکو یقین ہو۔ لیکن تم کو ضرور حد درجہ کا رنج ہوگا۔ فافهم ولا تكن من الجاهلين اب مین علامہ خازن کا قول فیصل جو اس آیت کی تفسیر مین ہے ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔ وہ فرماتے ہین۔ فان قلت قد اخبر صلى الله عليه وسلم عن المغيبات وقد جاءت احاديث في الصحيح بذالك وهو من اعظم معجزاته صلى الله عليه وسلم فكيف الجمع بينه وبين قوله تعالى ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير قلت يحتمل ان يكون قاله صلى الله عليه وسلم على سبيل التواضع والادب والمعنى لا علم الغيب الا ان يطلعني الله عليه ويقدره لي ويحتمل ان يكون قال ذلك قبل ان يطلعه الله عز وجل على الغيب فلما اطلعه الله عز وجل اخبر به كما قال الله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول او يكون خرج هذا الكلام مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهر الله سبحانه وتعالى على اشياء المغيبات فاخبر عنها ليكون ذلك معجزة له (خازن) مسلمانون کو چاہیے کہ اس عبارت مین غور کرین اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دین یہی مین سلامتی ایمان کی ہے۔ اور یہی منشا ہے۔ کتاب وسنت کا ورنہ جو اس کے خلاف کہے وہ افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض کے مصداق ہے۔ اللهم احفظنا من سوء الاعتقاد ؛

(ساتوین آیت) تلك من انباء الغيب هذا خطاب للنبي صلى الله عليه وسلم يعني ان هذه القصة التي اخبرناك يا محمد من قصة نوح وخبر قومه من انباء الغيب يعني من اخبار الغيب (خازن)

(۸) آٹھوین آیت سورۂ یوسف ذلك یعنی الذی ذکرت لك یا محمد من قصة یوسف وماجری له مع اخوته ثم انه صار الی الملك بعد الرق من انباء الغیب یعنی اخبار الغیب نوحیه الیك یعنی الذی اخبرناك به من اخبار یوسف وحیا وحیناه الیك یا محمد و فی هذه الآیة دلیل قاطع علی صحة نبوة محمد صلی الله علیه وسلم لانه کان رجلا امیا لم یقرأ الکتب و لم یلق العلماء ولم یسافر الی بلد آخر غیر بلدة الذی نشاء فیه صلی الله علیه وسلم وانه نشأ بین امة امیة مثله ثم انه صلی الله علیه وسلم اتی بهذه القصة الطویلة علی احسن ترتیب و ابین معان وافصح عبارة فعلم بذلك ان الذی اتی به هو وحی الٰهی و نور قدسی سماوی فهو معجزة له قائمة الی آخر الدهر (خازن)

ف ان ہر دو آیۂ کریمہ سے بھی یہ امر ہویدا ہی۔ کہ بعد ذکر اور بیان کرنے قصۂ نوح و یوسف علیہم السلام کو اللہ تعالی نے غیب ہی فرمایا۔ لہذا منکرین کا یہ کہنا کہ جب بتا یا گیا۔ تو وہ مشاہدہ ہو گیا۔ غیب نہ ٹھہرا۔ بدیہی البطلان ہی۔ اور یہ اخبار غیب ان معجزات باہرہ سے ہی۔ جو قیامت تک قائم رہے گا اور کسی اہل ایمان کو اس مین کلام نہین ۔

(۹) نوین آیت سورہ احقاف کی ہی۔ قل ماکنت بدعا من الرسل وما ادری مایفعل بی ولا بکم

الحیضرات ۱۳۱۸ھ مین ایک رسالہ یسمی المقبول؛ مصنفہ رنجیت سنگہ عرف مولوی محمد سعید نومسلم پنجابی کنجاہی کا شایع ہوا اوسکے مصنف نے یہانتک دریدہ دہنی کی ہی اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس مین لکھا ہی۔ معاذ اللہ کہ آپکو اپنے انجام کار اور خاتمہ کا بھی حال نہین معلوم تھا اور آیۂ کریمہ قل ماکنت بدعا من الرسل الآیة اور حدیث واللہ لا ادری وانا رسول اللہ مایفعل بی ولا بکم سے استدلال کیا ہی اور اوسکو محکم غیر منسوخ قرار دیا ہی ای عزیز وجب یہ آیہ کریمہ نازل ہوی تو مشرکین مکہ نے بہت خوشی کی اور لات و عزی کی قسم کہائی اور کہا کہ ہمارا اور اونکا ایک حال ہی یعنی جیسے ہم اپنے انجام کار سے بیخبر

ویسی ہی وہ اور نہین ہی اونکو ہمیر کچھ بڑائی اور بزرگی۔ اور اگر نہوتی یہ بات کہ جو کچھ وہ کہتے ہین دلکی اختراعی بات کہتے ہین۔ تو جو انکو رسول کرکے بہیجا وہ اونکے انجام کار کی اونکو خبر بھی دیتا۔ پس اے ایمان والو تم ان دیندار ونکی دینداریکو دیکھو کہ۔ جو خیالات کفار مکہ کا تھا وہ آج کے موحدونکی دینداری اور کلمات بے دینی انکی زبان پر جاری ہی۔ لہذا پہلے ہم اوسکی اصل عبارت نقل کرتے ہین بعدہ اوسکی دیانتداری اور ایمان داری کو ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔ **قولہ** اس آیت و حدیث کے معنی مین اختلاف ہی بعض لوگون نے اسکو منسوخ کہا ہی مگر محققین مفسرین کے نزدیک یہ قول منسوخ ہونیکا راجح نہین ہی حافظ ابن کثیر و تفسیر کبیر الخ ۱ **اقول بحول اللہ و قوتہٖ** اس آیت کا منسوخ ہونا بقول محققین مفسرین بوجہ اتم ثابت ہی اگرچہ مخالف نے بکمال جرأت اور درحقیقت بسبب بغض و عداوت سرور رسالت کے اون اقوال سے چشم پوشی کی ہی۔ مگر ہم اوسکو بنظر احقاق حق ہدیۂ ناظرین کرتے ہین باید دید و شاید شنید۔ **تاج** المفسرین و راس المحققین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اپنی تفسیر مین تحریر فرماتے ہین۔ قل لھم یا محمد ما کنت بدعا من الرسل لست باول مرسل من الآدمیین قد کان قبلی رسل و ما ادری ما یفعل بی و لا بکم من الشدۃ و الرخاء و العافیۃ و یقال نزلت ہذہ الآیۃ فی شان اصحابہ علیہ السلام حیث قالوا متی یکون خروجنا من مکۃ و نجاتنا من الکفار فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ما ادری ما یفعل بی و لا بکم اخرج و تخرجون الی الھجرۃ ام لا ان اتبع ما عمل الا ما یوحی الی الا ما امرت فی القرآن (تفسیر ابن عباسؓ) **وعن** الکلبی قال لہ اصحابہ و قد ضجروا من اذی المشرکین حتی متی نکون علی ہذا فقال ما ادری ما یفعل بی و لا بکم أأترک بمکۃ ام او مر بالخروج الی ارض قد رفعت لی و رایتھا یعنی فی منامہ ذات نخیل و شجر (تفسیر مدارک و ابو السعود) **ف** ان عبارات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بسبب ایذا رسانی کفار کے جب بہت تنگدل ہوئے تو حضور پر نور مین عرض کی

کہ ہم کبتک اس ضیق وتنگی مین رہینگے اور کب ہمکو مکہ سے نکلنے کا حکم ہوگا اور کفاروں سے کب نجات ہمکو ہوگی۔ چونکہ اوسوقت تک حکم ہجرت کا نازل نہوا تھا اگرچہ وہ جگہ حضور کو عالم رویا مین دکہائی گئی تھی اور صحابۂ کرام آمادہ ہجرت تھے لہذا آپنے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ مکہ مین رہونگا یا حکم کیا جائے گا ہجرت کے لیے کیونکہ بدون امر الہی مین کوئی کام نہین کرتا ف یہ امر تو بدیہی ہے کہ اسکے بعد حکم ہجرت کا ہوا لہذا یہ آیت وحدیث منسوخ ہے ؁ اور کچھ علماء حقانی کی تحقیق سنئے اور حق سے باطل کو جدا کیجئے عنان دیانت کو ہاتھ سے نہ دیجئے ؁ اختلف العلماء فی معنی ہذہ الآیۃ فقیل معناہ ما یفعل بی ولا بکم یوم القیمۃ ولما نزلت ہذہ الآیۃ فرح المشرکون وقال واللات والعزی ما امرنا وامر محمد عند اللہ الا واحد وما لہ علینا من مزیۃ وفضل ولولا انہ ابتدع ما یقولہ من ذات نفسہ لاخبرہ الذی بعثہ بما یفعل بہ فانزل اللہ عز وجل لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقالت الصحابۃ ہنیئا لک یا نبی اللہ قد علمت ما یفعل بک فماذا یفعل بنا فانزل اللہ عز وجل لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنت تجری من تحتہا الانہر الآیۃ ونزل وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا فبین اللہ ما یفعل بہ وبہم وہذا قول انس رض وقتادۃ رض والحسن رح وعکرمۃ رض قالوا انما قال ہذا قبل ان یخبر بغفران ذنبہ وانما اخبر بغفران ذنبہ عام الحدیبیۃ فنسخ ذلک۔

ف کہا مفسرین نے کہ جز این نیست کہ یہ فرمایا بخشش کی خبر دینے سے پہلے اور خبر این نیست کہ خبر دی گئی آپکو بخشش کی عام حدیبیہ مین پس منسوخ ہوئی وہ آیت ؁ اسکے بعد کچھ اور روایتین مختلف بیان کرنے کے بعد اوسی تفسیر مین مذکور ہے ؁

ثم اخبرہ اللہ عز وجل انہ یظہر دینہ علی الادیان کلہا فقال ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

وقال فی امته وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله
معذبهم وهم یستغفرون فاعلمه ما یصنع به وبامته وقیل معناه لا ادری
الی ماذا یصیر امری و امرکم ومن الغالب والمغلوب ثم اخبره انه یظهر دینه
علی الادیان وامته علی سائر الامم (تفسیر خازن ومعالم عن السدی)
ف ان مفسرین کی تحقیق سے صاف طور پر اوس آیت کا منسوخ ہونا خواہ من حیث معاملات
دنیا ہو خواہ آخرت یا خواہ حضور کے نسبت ہو یا امت یقینی ثابت ہوا اور عرض کرون
علامہ شیخ حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین . ثم عرفه الله بوحیه الیه عاقبة
امره وامرهم فامره بالهجرة ووعده العصمة من الناس وامره بالجهاد
واخبرانه یظهر دینه علی الادیان کلها ویسلط علی اعدائه
ویستاصلهم ۔ (روح البیان جلد ۳ صفحہ ۶۴۲) خلاصہ اس عبارت کا یہ ہی
کہ پہچنوایا اللہ تعالیٰ نے آپکو بذریعہ وحی کے آپ کے اور امت کے انجام کار کو پس حکم کیا آپ کو ہجرت کا
اور وعدہ کیا آپکی محافظت کا کفار سے اور حکم کیا جہاد کا اور یہ خبر دی کہ غالب کریگا اللہ تعالیٰ آپ کے
دین کو کل دینو پر اور مسلط کریگا آپ کو دشمنو پر اور بیخ و بن سے اوکھیڑ دیگا اونکو المختصر محققین مفسرین
کی تحقیق سے اوس آیت کا منسوخ ہونا آفتاب سے زیادہ روشن اور اوس کی ساری تقریر ہباءً منثوراً ہو گئی
الحضرات ناظرین اب ہم بہولی کے کاسہ لیس کی اون عیاریونکو دکہاتے ہین جو اوسنے انتہائی بیحیائی و
بد دیانتی کے نقل عبارات کتب ہین کی ہی تو تفسیر ابن کثیر کی وہ عبارت جسمین اوس آیت کا منسوخ ہونا
بصراحت مذکورہ ہی اوسکو قلم انداز کر گیا۔ اصل تو یہ ہی تخفیف شان مصطفوی کر کے بدینو کا دل ٹھنڈا ہونا ہی
وہ اوسنے بھی کیا واضح ہو کہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہین وقوله تعالیٰ وما ادری ما یفعل
بی ولا بکم قال علی بن ابی طلحة عن ابن عباس رض فی هذه الایة نزلت
بعده لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وهكذا قال عكرمة رض
والحسن والقتادة رض انها منسوخة بقوله تعالیٰ لیغفرلك الله ما تقدم

من ذنبك وما تاخر قالوا ولما نزلت هذه الآية قال رجل من المسلمين قد بين الله تعالى ما هو فاعل بك يا رسول الله فما

هو فاعل بنا فانزل الله تعالى ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنت تجري من تحتها الانهر هكذا قال والذي هو ثابت في الصحيح ان المؤمنين قالوا هنيئا لك يا رسول الله فما لنا فانزل الله سبحانه وتعالى هذه الآية (تفسیر ابن کثیر وکمالین)

ف اس جگہ ہمکو یہ دکھلانا تھا کہ قائل کا یہ قول کہ محققین مفسرین کے نزدیک یہ قول منسوخ ہونیکا راجح نہین سراسر دروغ و بددیانتی بلکہ کھلی بے ایمانی ہی۔ بحمداللہ تعالیٰ حافظ ابن کثیر کی تحقیق سے اوسکا منسوخ ہونا ہی ثابت ہی؛ ذرا منکرین آنکھین کھولکر عبارت مذکورہ والذی ھو ثابت فی الصحیح الخ کو دیکھین اور ہٹ دہرمی سے بچین اب رہی وہ عبارت جسکو اس مخالف نے اپنے دعوے مین تحریر کیا ہی وہ قول ابوبکر رح ہذلی کا ہی حسن رح بصری سے۔ ولکن قال لا ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدنیا اخرج کما اخرجت الانبیاء من قبلی ام اقتل کما قتلت الانبیاء من قبلی ولا ادری ایخسف بکم او ترمون من الحجارة وهذا القول هو الذی عول علیه ابن جریر رح وانه لا یجوز غیرہ انتہی اس عبارت مین تین امر مذکور ہین ویکن آپنے فرمایا کہ نہین جانتا مین کہ کیا کیا جائیگا میرے ساتھ اور نجانتا ہون کہ کیا کیا جائیگا تمہارے ساتھ دنیا مین نکالا جاؤنگا مین (اپنے وطن سے) جیساکہ نکالے گئے انبیا میرے پہلے یا قتل کیا جاؤنگا مین جیساکہ قتل کئے گئے انبیا میرے پہلے اور نہین جانتا کہ زمین مین تم دہنسائے جاؤگے یا پتہروں سے مارے جاؤگے۔ اسی قول پر اعتماد کیا ہی ابن جریر رح نے اور دوسرا قول جائز نہین ناظرین وارباب بصیرت غور فرمائین کہ قول ابوبکر ہذلی کا کسقدر وقعت رکھتا ہی بمقابلہ اون اسانید وروات کے جو مذکور ہوئی ابن کثیر مین ہے۔ قال علی ابن ابی طلحة عن ابن عباس رض (الی قوله) وهكذا قال عكرمة رح والحسن رح والقتادة رح انها منسوخ (وقوله) والذی هو ثابت فی الصحیح الخ؛ فاحفظ ولا تكن من الجاحدين؛ علاوہ برین اوس او آموز و نو مسلم نے

ابن کثیر کی عبارت کا مطلب ہی نہ سمجھا ابن جریر کی یہ غرض ہی کہ اس آیت کے مفہوم کو۔ معاذ اللہ۔ عالم آخرت
نہ محمول کرنا چاہئے کیونکہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ جنت مین ہونگے۔
رہا عالم دنیا پس اس آیت کے نازل ہونے تک اور جبتک حکم ہجرت وغیرہ کا نہین نازل ہوا تھا حضور کو
اُن امور کی خبر نہتھی بقول ابو بکر ہزلی عن حسن البصری لہذا یہ کہنا کہ محققین مفسرین کے نزدیک یہ قول
منسوخ ہونیکا راجح نہین سراسر ابلہ فریبی یا جہالت جو دعوی کیا محققین مفسرین الخ اور بجز ابو بکر ہزلی کے
دوسرا کوئی قول بھی اوسکی تائید مین نہ بیان کرسکے ہیچ ہی۔ اذا لم تستحیی فافعل ماشئت
ع بیحیا باش ہرچہ خواہی کن ابو بکر ہزلی کے قول سے یہ کب ثابت ہوا کہ فی عمرہ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ
والثنا کو ان امور کی اطلاع نہوئی ایک دنی مسلمان بھی جانتا ہی کہ حضور کو حکم ہجرت کا ہوا آپکی مخالفت کا
وعدہ خدا نے کیا کفار پر دنیا مین عذاب عام نکرنیکو فرمایا۔ باینہمہ ان بدیہیات کے تنقیص شان ورنیا
مین دریدہ دہنی کرنا کیا اوندہے مونہہ جہنم مین گرنا نہین ہی اگر کچھ بھی خدا ورسول کا پاس ہی اور دین ایمان
کی غیرت ہی تو جہنم سے بچو اگرچہ تفاسیر معتبرہ سے اوسکا منسوخ ہونا بوجہ اتم ثابت ہوگیا مگر ہم قطع النظر قیل وقال مفسرین سے
بدیہی طور پر صریحی آیتوں سے اوسکا منسوخ ہونا بتاوین اور آیات قرآنی پڑھکر سناوین شق اول مین نہین جانتا کہ
مین نکالا جاؤنگا پس یہ امر تو بالبداہت ثابت ہے کہ خود حضرت نے ہجرت فرمایا اور صحابہ کرام کو حکم دیا
اقامت ادلہ کی حاجت نہین اللہ تعالی نے بقولہ قل رب ادخلنی مدخل صدق ۲ الایۃ آپ کو حکم
ہجرت کا دیا چنانچہ اوس نو آموز کے معتمد علیہ رئیس بھوپال نے ترجمان القرآن سورہ بنی اسرائیل ۳۶۵
مین لکھا ہی کہ ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت صلعم مکہ مین تھے حکم ہوا ہجرت کا اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی کہ تم یون کہو
قل رب ادخلنی مدخل صدق الایۃ رواہ احمد والترمذی شق ثانی
مین نہین جانتا کہ مین قتل کیا جاؤنگا پس واضح رہے کہ اسکا علم آپکو عطا ہوا والله یعصمک من
الناس ان یقتلوک وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحرس (یصان
من العدو ـ لک) حتی نزلت فقال انصرفوا عنی فقد عصمنی اللہ تعالی
رواہ الحاکم والترمذی عن عائشۃ رض (جلالین)

شق ثالث ہین نہین جانتا کہ تم زمین مین دھنسائے جاؤگے الخ پس آیۂ کریمہ و ما کان
الله لیعذبھم و انت فیھم سے اوسکی تنسیخ روشن تر از آفتاب ہی گرنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ است اب ہم اسی مضمون کو اور وضاحت سے عرض کرتے ہین تاکہ اہل ایمان
بخوبی سمجھ لین باجتنے شکوک اوس آیۂ کریمہ پر وارد ہو سکتے ہین بفضلہ تعالی اون ہر ایک کی تردید بداہۃً
آیات قرآنی سے مصرح ہی ستُبَیَّنُہٗ بعون الله تعالے قولہ ما یفعل بی پس
باعتبار احوال دنیا کے۔ یاایھا النبی حسبك الله۔ اور والله یعصمك
من الناس اور انك میّت۔ اوسکی ناسخ ہی اور باعتبار احوال آخرت کے
لیغفرلك الله الآیۃ اور وللاخرۃ خیر لك من الاولی اور
عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا اور اگر محمول کیا جائے اسلام پر کہ غالب
ہوگا یا مغلوب پس لیظھرہ علی الدین کلہ اور والله متم نورہ اور الیوم
اکملت لکم دینکم۔ اوسکی ناسخ ہے و قولہ تعالے ولا بکم سے اگر
مراد اہل اسلام ہین پس باعتبار دنیا کے۔ وعد الله الذین اٰمنوا منکم
و عملوا الصلحت لیستخلفنھم۔ الآیۃ اور باعتبار آخرت کے۔ لیدخل
المؤمنین والمؤمنات جنت تجری اور ولسوف یعطیك ربك
فترضی اور اگر مراد کفار ہین تو باعتبار دنیا کے. وما کان الله لیعذبھم وانت
فیھم اور باعتبار آخرت کے ان الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین
فی نار جھنم اوسکی ناسخ ہی الغرض آیۂ کریمہ قل ماکنت بدعا من الرسل الآیۃ
و نیز اوس حدیث کا منسوخ ہونا نصوص قرآنی سے ظاہر ہی اسکے خلاف قیل وقال کرنا شان علم و
علما و دیانت سے باہر ہی بلکہ حضور رسول پاک صاحب لولاك لما و علمك مالم تکن تعلم
اور مھبط علم الانسان مالم یعلم کے دامن اطہر پر (معاذ الله منہما) بے علمی کا
دھبہ لگانا ہی۔ اگرچہ من حیث امور دنیا ہو۔ نعوذ بالله من علم لاینفع وقلب لایخشع

مگر یاد رہے ان شانئک ھو الابتر۔ فیصلۂ ناطق ہے٭ افسوس ہی کہ باوجود ان دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ کے ہنوز تخفیف شان سید انس وجان کے لوگ درپے ہیں٭ نعوذ باللہ من شرھم وجعلھم مخالفین اگر ہنوز اپنی ہٹ پر قائم رہیں تو اقتضائے انصاف یہ ہی کہ بمقابلہ ہر شق کے آیات قرآنی پیش کرکے اوس آیت کا محکم ہونا ثابت کریں اور اگر ادعاے اعتصام بالکتاب والسنۃ ہی تو کسیکے اقوال کو بد دیانتی سے قطع وبرید کرکے جواباً پیش نکریں٭ ورنہ چاہ کندہ را چاہ در پیش کو پیش نظر رکھیں٭ قد لخصت ھذہ المبحث من الرسالۃ التی الفتھا فی سنۃ ۱۳۱۸ وسمیتھا بالتائید المسئول برد ملا فی السعی المقبول۔

(۱۰) دسوین آیت وتفسیر اوسکی٭ خلق الانسان قیل اراد بالانسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان مایکون وما کان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین (خازن) وقال البغوی فی معالم التنزیل عن ابن کیسان اور کہا فخر رازی نے اس آیۂ کریمہ کے تحت ہیں۔ علم القرآن اشارۃ الی ان تعلیم العلویین وقال علمہ البیان اشارۃ الی تعلیم السفلیین (تفسیر کبیر جلد ثامن) وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما کان وما سیکون (روح البیان) ملا واعظ لکھتے ہیں۔ خلق الانسان علمہ البیان یا حضرت آدم کو پیدا کیا اور علم اسماء اونہیں تعلیم کردیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور رہا اور ہوگا سب اونکو تعلیم کردیا چنانچہ علمت علم الاولین والاخرین کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی (ترجمۂ تفسیر حسینی) والتفصیل سیاتی فی نوع الاحادیث٭

(۱۱) گیارھوین آیت۔ عالم الغیب بنزول العذاب یعلم ذلک فلا یطلعھم فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الا من اختار من الرسل فانہ یطلعہ علی بعض الغیب (تفسیر ابن عباسؓ) ایضاً٭ عالم الغیب ای ھو

عالم ما غاب عن العباد فلا يظهر اى فلا يطلع على غيبه الغيب الذين
يعلمه وانفرد به احدا اى من الناس ثم استثنى فقال تعالى الا من
ارتضى من رسول يعنى الا من يصطفيه لرسالته ونبوته فيظهره على
ما يشاء من الغيب حتى يستدل على نبوته بما يخبر به من المغيبات فيكون ذلك
معجزة له واية دالة على نبوته (خازن) ف اس تفسیر کی یہ عبارت الغیب الذی یعلمہ و
انفرد بہ کو یاد رکھنا چاہئے آئندہ اسکے متعلق ہم کچھ عرض کرینگے تفسیر مدارک ۔ ایضًا عالم الغیب
ای ھو عالم الغیب فلا یظھر فلا یطلع علی غیبہ احدا من خلقہ الا
من ارتضى من رسول الا رسولا قد ارتضاه لعلم بعض الغیب لیکون اخبارہ
عن الغیب معجزۃ لہ فانہ یطلعہ علی غیبہ ما شاء (تفسیر مدارک) و قال
البغوی عالم الغیب قیل ھو عالم الغیب فلا یظھر لا یطلع علی غیبہ احدا
الا من ارتضى من رسول الا من یصطفیہ لرسالتہ فیظھرہ علی ما یشاء من
الغیب لانہ یستدل علی نبوتہ بالآیۃ المعجزۃ بان یخبر عن الغیب (معالم التنزیل)
روح البیان میں ہے عالم الغیب وحدہ فلا یظھر آگاہ نکند علی غیبہ احدا
الفاء لترتیب عدم الاظھار علی تفردہ تعالیٰ بعلم الغیب علی الاطلاق
اور تفسیر کبیر جلد ثامن کی عبارت اور روح البیان میں عبارت ایک ہے وھو ھذا فلا یظھر علی
غیبہ احدا ای فلا یطلع علی غیبہ اطلاعا کاملا ینکشف بہ جلیۃ
الحال انکشافا تاما موجبا لعین الیقین احدا من خلقہ الا من ارتضى[۲]
من رسول ای الا رسولا ارتضاہ لاظھارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ
کما یعرب عنہ بیان من ارتضى بالرسول تعلقا تاما اما کونہ من مبادی[۳] رسالتہ
بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا واما لکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ

[۱] یہ عبارت بھی یاد رہے ۱۲ منہ [۲] الا ارتضاء پسندیدن ۱۲ [۳] آشکارا کنندہ ۱۲

التكاليف الشرعية التي امر بها المكلفون وكيفيات اعمالهم واجزيتها المترتبة عليها في الآخرة وما تتوقف هي عليه من الاحوال الآخرة التي من جملتها قيام الساعة والبعث وغير ذلك من الامور الغيبية التي بيانها من وظائف الرسالة واما ما لا يتعلق بها على احد الوجهين من الغيوب التي من جملتها وقت قيام الساعة فلا يظهر عليه احدا ابدا على ان بيان وقته مخل بالحكمة التشريعية التي عليها يدور فلك الرسالة وليس فيه ما يدل على نفي كرامات الاولياء المتعلقة بالكشف فان اختصاص الغاية القاصية من مراتب الكشف بالرسل لا يستلزم عدم حصول مرتبة ما من تلك المراتب لغيرهم اصلا ولا يدعي احد لاحد من الاولياء ما في رتبة الرسل عليهم السلام من الكشف الكامل الحاصل بالوحي الصريح (تفسیر کبیر، روح البیان - ابو السعود - سراج المنیر) وفيه بحث طويل في هذا المقام تركتها لاجل الاطناب فمن شاء فلينظر فيه ف تفاسیر مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بطریق کشف والہام کے اولیاء کرام کو بعض امور غیبیہ پر مطلع فرماتا ہے۔ ایسا ہی ہے کمالین وغیرہ میں کما سیاتی تفصیلہ۔ اور وقت وقوع قیامت کے سوا اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے جسکو چاہتا ہے اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ کما قال فخر الرازی وغیرہ عالم الغيب واعلم ان الواحدي يجوز الكرامات وان يلهم الله اولياء وقوع بعض الوقائع في المستقبل (بعد اسکے اقوال معتزلہ کو بیان کرکے اونکی تردید فرماتے ہیں) وعندي ان الآية لا دلالة فيها على شيء مما قالوه والذي تدل عليه ان قوله تعالى على غيبه ليس فيه صيغة عموم فيكفي في العمل بمقتضاه ان لا يظهر تعالى خلقه على غيب واحد من غيوبه فنحمله على وقت وقوع القيامة فيكون المراد من الآية انه تعالى لا يظهر هذا الغيب لاحد فلا يبقى في الآية دلالة على انه لا يظهر شيئا من الغيوب لاحد والذي يؤكد هذا التاويل انه تعالى انما ذكر هذه الآية عقيب قوله ان ادري اقريب

ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا یعنی لا ادری وقت وقوع القیامۃ ثم قال
بعدہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ای وقت وقوع القیامۃ من الغیب الذی لا یظہرہ اللہ
(تفسیر کبیر) صاحب کمالین۔ و قضاۃ معتزلہ کی تردید میں فرماتے ہیں کہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے
رسولوں سے بعض کو وقت وقوع قیامت پر مطلع فرماتا ہے۔ اور یہ ہی عبارت انکی و اجیب بوجوہ۔ اول
الاول تخصیص الغیب بوقوع وقت القیامۃ بدلالۃ السیاق ولا یبعد
ان یطلع بعض رسلہ من البشر والملائکۃ او تخصیصہ بما اختص
بہ بدلالۃ الاضافۃ و الثانی تخصیص الرسل بالملک والاظہار بما یکون
بغیر واسطۃ وکرامات الاولیاء واطلاعہم علی المغیبات انما یکون
تلقینا من الملائکۃ علی ما جوزہ الشیخ الاکبرؒ فی الفتوحات او فی
الرؤیا علی ما اقرہ الامام الغزالی (کمالین و شرح مقاصد) ف اس عبارت سے بقول
شیخ اکبر و امام غزالیؒ رحمہما اللہ اولیاء اللہ کا غیب پر مطلع ہونا بالقاء ملائکہ یا رؤیاء صادقہ ثابت ہوا
فاحفظ تنبیہ امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ و لا یعلم متی تقوم الساعۃ
احدا الا اللہ الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء
من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ (ارشاد الساری صفحہ ۱۴۸ جلد
سابع) اور کہا علامہ اسمٰعیل حقی رحمہ اللہ نے و قد ذہب بعض المشائخ
الی ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یعرف وقت السّاعۃ
باعلام اللہ تعالی (جلد ۲ روح البیان صفحہ ۳۱۹) وسیاتی تفصیلہ انشاء اللہ
تعالی عالم الغیب ما غاب عن العباد فلا یظہر یطلع علی غیبہ احدا
من الناس الا من ارتضی من رسول فانہ مع اطلاعہ علی ما شاء منہ
ای من الغیب معجزۃ لہ (کمالین) معجزۃ لہ (جلالین)
عالم الغیب وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا فلا یظہر تو ظاہر نہیں کرتا اور مطلع نہیں کرتا

علی غیبہ- اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسیکے علم کے ساتھ احداً کیکو الا من ارتضی مگر جسے پسند کرلیتا ہی من رسول- اپنے رسولون مین اونکو بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین (ترجمۂ تفسیر حسینی) ف الغرض ان تمام تفسیرونسے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالی اپنے علم غیب خاص سے جو مفاتیح الغیب مین اپنے رسولونسے بعض پر اونکو مطلع فرماتا ہی- اور یہی وجہ ہو کہ علماء مفسرین نے جابجا بعض کی قید ذکر کی ہی فتدبر ؛ ورنہ ماسوائے امور خمسہ کے کل چیزونکا علم حضور کو عطا ہونا منکرین علم غیب کے نزدیک بھی مسلم ہی فتدبر وسنقرئک فی الاحادیث بما جاء فیہ ارباب ظواہر سے- والئے بھوپال نے بھی اسکا اقرار کیا- اور کیون نہو امر حقیقی کہین پردہ پڑ سکتا ہی- اسی آیت کی تحت مین وہ لکھتے ہین کہ ؛ اللہ تعالی نے نفی عام سے رسول مرتضے کو مستثنی کیا کیونکہ بطور وحی کے کوئی بات مخفی اونکو بتادیتا ہی اور وہ علم اونکے لیے معجزہ ہوتا ہی اور دلالت صادقہ اونکی نبوۃ رسالت پر ہوتی ہی (الی قولہ) ابن عباسؓ نے کہا اللہ نے غیب سے وحی حضرت پر بھیجی اور بعض غیوب کا علم آپ کو دیا اور اپنا حکم تبلایا جسکو سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا تھا (ترجمان القرآن) ف اسی مقام پر اولیاء امت کا بعض امور غیب پر مطلع ہونا بھی مرقوم ہی ہمنے بخوف طوالت ذکر نہین کیا جسکا جی چاہے تفسیر مذکور سورۂ جن کو دیکھے ای حضرات یہ معجزہ ہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ منکرین علم غیب بھی اسکا اقرار کیے بغیر نہ رہ سکے الحق یعلوا کا جلوہ بزبان دشمن بھی نمایان ہوا عہ والفضل ما شہدت بہا الاعداء ؎

بارھوین آیت- وما ھو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الغیب علی الوحی بظنین بمتہم ویبخیل ان قرأت بالضاد (تفسیر ابن عباسؓ) وما ھو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب ای الوحی وخبر السماء وما اطلع علیہ مما کان غائبا عن علمہ من القصص وابناء بظنین وقری بالضاد ومعناہ ببخیل یقول انہ یاتیہ علم الغیب ولا یبخل بہ علیکم ویخبرکم بہ ولا یکتمہ کما یکتم الکاھن ما عندہ (خازن- معالم وجامع البیان وجلالین) وقال فخر الرازیؒ وما ھو علی الغیب بضنین

ای وما محمد علی الغیب من قرأ بالضاد - لیس ببخیل فیما انزل الله تعالی قال الفراء یاتیه غیب السماء وهو شیٔ نفیس فلا یبخل به علیکم وقال ابو علی الفارسی المعنی انه یخبر بالغیب فیبینه ولا یکتمه (تفسیر کبیر - ابو السعود - روح البیان)

وما هو علی الغیب بضنین ؏ اور نہین ہے پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ وحی پہونچی اوسے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تمسے چھپائے (ترجمۂ تفسیر حسینی) ف جن آیتون مین صریحی لفظ غیب بہ نسبت حضورؐ کے وارد ہوا ہے نہین معلوم کہ منکرین نے اونکا کیا مطلب سمجھا ہے مثلاً یہی آیت آخر اسکا کیا مطلب ہے اگر علم غیب آپکو نہین عطا کیا گیا تو ان غیب کے لفظون سے کیا مراد ہے؟ خدارا انصاف -

(۱۳) تیرھوین آیت الم نشرح لك صدرك ای الم نفسحه حتی حوی عالم الغیب والشهادة (ابو السعود - روح البیان) شرح صدر دو طرح ہے ایک حسی جو مشہور ہے شق صدر ہے دوسری حکمی اور یہ خواہ باعتبار وسعت اخلاق وسخاوت نفس وملکۂ تقویٰ وعلو ہمت وکمال تحمل ومروت ہے جیساکہ فرمایا انك لعلی خلق عظیم یا بحیثیت علوم وسیعہ واحوال رفیعہ کہ سیاست مدن ونظم عالم وتعیین احکام وحسن نظام انبیاز باطل اخبار غیب کشف واقعات آیندہ احوال نار ونعیم اسرار الوہیت سب کچھ تعلیم فرمایا جیساکہ وارد ہوا ہے کہ مجھے اولین وآخرین کا علم عطا ہوا ہے - (خلاصة التفاسیر)

چودھوین آیت

(۱۴) آیت - انا اعطینك الکوثر - قال الفخر الرازیؒ فی قول الحادی عشر انه العلم قالوا وحمل الکوثر علی هذا اولی لوجوه احدها ان العلم هو الخیر الکثیر کذا فی روح البیان قال وعلمك ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیك عظیما وامر بطلب العلم فقال وقل رب زدنی علما وسمی الحکمة خیرا کثیرا فقال ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا (تفسیر کبیر) قال فی القاموس الکوثر الکثیر من شیٔ ف پس جبکہ کوثر کے معنی ہر چیز کی کثرت مراد ہے تو علم بھی حضور کا منجملہ خیر کثیر کے ہے اور وہ بہت کثرت سے حضور کو حاصل تھا جسکا احاطہ وادراک مخلوق سے ناممکن شیخ الدہلویؒ فرماتے ہین - اما علم خلق بکنہ کوثر نرسد (مدارج النبوة)

حضور سرور عالم فخر نبی آدم و آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے ادراک و احاطہ سے ملائکہ مقربین بھی
قاصر ہیں۔ و رد فی الاخبار ان جبرئیل علیہ السلام نزل بقوله تعالی
کھیعص فلما قال کاف قال النبی علیہ السلام علمت فقال ہا فقال
علمت فقال یا فقال علمت فقال عین فقال علمت فقال صاد فقال علمت فقال
جبرئیل کیف علمت مالم اعلم (روح البیان۔ یس) الحضرات جب حضرت حق سبحانہ وتعالی
شانہ فرماتا ہے فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔ تو پھر وہانتک کسی نبی مرسل و ملک مقرب کی کیونکر
رسائی ہوسکتی ہے۔ میانِ عاشق و معشوق رمز یست۔ کراماً کاتبین راہم خبر نیست۔ فہم من فہم جہل من جہل
ھذا کان ما رایت بعینی فی کتب التفاسیر و ستذکرنید من الاحادیث **النوع الثانی**
فی الاحادیث التی دلت علی علمہ صلعم بما کان وما سیکون حدثنی ابو زیدؓ قال صلی
بنا رسول اللہ صلعم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد
المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما
ھو کائن فاعلمنا احفظنا رواہ واحمد مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۰۔ انصاری اور عمرو بن اخطب انصاری کی روایت میں ہے
فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ مسلم۔ ملا علی قاری اسکی شرح میں فرماتے ہیں۔ ای مجملاً و مفصلاً
یعنی قیامت تک کے تمام حوادث کو اجمال وتفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا
الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ اخرجہ الطبرانی عن ابن عمرؓ واوردہ
خاتمۃ الحفاظ السیوطیؒ فی الخصائص **وعن** ثوبانؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا (مسلم)
روایت کی ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ایکبار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے
دونو ہاتھ میں دو کتابیں تھیں جو کتاب سیدھے ہاتھ میں تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے
اسمیں جنت والوں کے نام ہیں مع اونکے باپ اور قبیلہ کے اسمیں کچھ کم وبیشی نہوگی پھر جو کتاب بائیں ہاتھ میں تھی

اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی رب العالمین کیطرف سے اسمین نام دوزخ والونکے لکھے ہین مع انکے باپ وقبیلہ کے اسمین کچھ کم وبیشی نہوگی پھراون دونون کتابونکو چھوڑدیا ہاتھ سے اور فرمایا تمہارا رب فارغ ہوا بندونکے دہندی سے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ف اگرچہ یہ حدیث مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر کی فصل ثانی مین مذکور ہی مگر مین نے یہ ترجمہ اوسکا ایک بڑے غیر مقلد سعید کنجاہی کی کتاب حدیث الغاشیہ سے نقل کیا ہی تاکہ یہ واضح ہو کہ اونکے نزدیک بھی یہ مسلم ہی الغرض اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رب العزت جلشانہ نے آپکو تمام اہل جنت واہل نار پر مطلع فرمایا تھا کہ اسقدر اہل جنت اور اسقدر اہل نار ہین جسمین کم وبیشی نہوگی ۲ اور آیہ کریمہ وما کان اللہ لیطلعکم کے تحت مین معلوم ہوچکا ہی کہ آپ کو مومن وکافر مخلص ومنافق پر اللہ تعالی نے اطلاع بخشی تھی ۳ کما مر ۴ ابن عباس مرفوعا روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی گئین مجپرامتین دیکھا مینے ایک نبی کو کہ اونکے ہمراہ ایک گروہ ہی کسی نبی کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہین کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہین ہی اسی اثنا مین ایک سواد اعظم مجھے دکھلایا گیا مین نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہی مجھسے کہا گیا کہ یہ موسی اور اونکی قوم ہی لکن تو افق یعنی کنارہ آسمان کیطرف دیکھ دیکھا تو ایک سواد اعظم ہی پھر مجھسے کہا گیا کہ دوسرے افق کو دیکھ دیکھا تو ایک سواد عظیم ہی مجھسے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہی اونکے ہمراہ ستر ہزار ہین جو بیحساب وبیعذاب جنت مین جاوینگے ۵ رواہ الشیخان ۶ اور ابو امامہ کی روایت مین ہی کہ ہر ہزار کیساتھ ستر ہزار ہونگے جنپر نہ حساب ہی نہ عذاب ہی بہترین لب ہین میرے رب کے لیونسے ۷ رواہ ابوبکر بن عاصم والطبرانی۔ اور عتبہ بن عبد السلمی کی روایت مین ہی کہ ہر ستر ہزار کی شفاعت کریگا رواہ ابوالقاسم الطبرانی۔ اور مثل ابن عباس کی روایت کے ابن مسعود سے ایک روایت طویل ذکر کی ہی احمد رح نے (ترجمان القرآن للبھوفالی تحت آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ الغرض روایات مذکورہ بالا سے حدیث علمت علم الاولین والاخرین۔ کی تفصیل معلوم ہوتی ہی ۸ قد بر ۹ قصیدہ بردہ کی عہ ومن علومک علم اللوح والقلم۔ کی شرح مین ملا علی قاری تحریر فرماتے ہین دکون علومھما من علومہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف

تتعلق بالذات والصفات وعلمہا یکون سطرا من سطور علمه ونہرا من بحور علمه
صلے اللہ علیه وآله وسلم انتہی علامہ بیجوری اسکی شرح مین فرماتے ہین۔ المراد بعلمه
صلے اللہ تعالے علیه وآله وسلم المعلومات التی اطلعه اللہ علیہا فانه تعالی اطلعه
علے علوم الاولین والاخرین شیخ محدث دہلوی حضور کے عقل وعلم کے بیان ہین فرماتے ہین۔
وہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اور اوا ز ابتدا تا انتہا بہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار۔ وافاضہ
کردہ است بروے علوم واسرار ماکان ومایکون۔ بضرورت حاصل شود اورا علم بہ نبوت
او بے شہوب وشکوک وظنون (مدارج النبوة) اور تفصیل اس مضمون کی مقدمۂ کتاب مین گذر چکی
فاحفظہ۔ قال القسطلانی وحذیفہؓ بن الیمان من السابقین صح فے مسلم انه
صلے اللہ علیه وسلم اعلمه بما کان وما یکون الی ان تقوم الساعة (مواهب ص ۲۸۶)

النوع الاٰخر فی بعض الایہام ودفع الشبہات من التحقیقات وہ اثر ابن مسعود ہے جسکو مفسرین
نے تحت وعنده مفاتح الغیب کے ذکر کیا ہے روی ابن جریر عن ابن مسعودؓ
اعطے نبیکم کل شیء الا مفاتح الغیب (کمالین) آور حافظ ابن حجر نے اعطے
نبیکم علم کل شیء الخ روایت کیا ہے (فتح الباری) امام بغوی نے اوتے نبیکم الخ
روایت کیا ہے (معالم التنزیل) اور خازن مین ابن عمرؓ سے مرفوعا مذکور ہے رواه احمد والطبرانی
بسند صحیح۔ اور منکرین علم غیب بھی استدلالاً والزاماً اس روایت کو پیش کرتے ہین ف اس روایت سے یہ امر متحقق ہوا
کہ مفاتح الغیب مخصوص مذکور فی الآیت پانچ چیزین ہین اور یہ ثابت ہوا کہ ماسوائے ان پانچ چیزونکے تمام اشیاء کا
علم حضور سرور انبیا علیہ التحیة والثنا کو دیا گیا پس تنقیح طلب یہ امر ہے کہ اگر منکرین نفی علم غیب کی انہین غیوب خمسہ
سے کرتے ہین جیساکہ والی بھوپال نے اور اونکے کاسہ لیس سعید کنجاہی وغیرہ نے لکھا ہے تو بتبعیح مفسرین قولہ تعالی الا من
ارتضی من رسول اوسکی تردید کر رہا ہے اور بروایات صحیحۂ صریحہ بداہۃً ثابت ہے کہ غیوب
خمسہ سے بعض کا علم اللہ تعالی جلشانہ نے اپنے حبیب پاک کو عطا فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے

چنانچہ صدیق حسن نے ترجمان القرآن مین اور سعید نے السعی المقبول مین لکھا ہے۔ ۱۲ منه

النوع الآخر

جابجا بعض کی قید لگائی ہی۔ خود والی بھوپال نے فتح البیان - مین تحت آیۂ کریمہ الا من ارتضی من رسول اسکا اقرار کیا ہی رہی آیۂ کریمہ وعندہ مفاتح الغیب الایۃ وغیر ذلک من الایات والاحادیث پس وہ محمول ہی علم غیب مستقل بالذات پر کہ وہ خاص ہی حضرت باری عزاسمہٗ کے لیے ہی ۱۲ اور علم غیب بالعرض بتعلیم حضرت حق جلشانہٗ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بوحی والاعلام ثابت کما مر فی المقدمۃ ولا یخفی علی من لہ بصیرۃ فی الکتاب و السنۃ وسنقرئک شیء بتصریحات العلماء واللہ المعین شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحت حدیث خمس لا یعلمہن الا اللہ فرماتے ہین - مراد انست کہ بے تعلیم الہی بحساب عقل ہیچکس اینہارا نداند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسی آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالی از نزد خود کسی را بدا ناند بوحی والہام (اشعۃ اللمعات) علامہ سیوطی لکھتے ہین - قیل انہ اوتیہا وامر بکتمہا (انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب) ف اسکی موید ہی وہ حدیث ہی جو احوال معراج مین وارد ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ۱۲ پرسید از من پروردگار من چیزے پس نتوانستم کہ جواب گویم پس نہاد دست قدرت خود در میان دو شانۂ من بے تکیف وبے تحدید پس یافتم بردآنرا در سینۂ خود پس داد مرا علم اولین وآخرین و تعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت از من کتمان آنرا کہ بایا ہیچکس نگویم و ہیچکس طاقت بر داشتن آن ندارد جز من الحدیث (مدارج النبوۃ جلد اول) علامہ باجوری قصیدۂ بردہ کے مصرعۂ ومن علومک علم اللوح والقلم کی تحت مین فرماتے ہین وانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ما اعلمہ اللہ تعالی بھذہ الامور انتہی اور معاذ بن جبل رض کی روایت سے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت الحدیث رواہ احمد والترمذی وغیرہما ۱۲ شیخ علیہ الرحمہ اسکی شرح مین فرماتے ہین - پس ظاہر شد وروشن شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ را ۱۲ شرح مشکوۃ باب المساجد ۱۲ اور حاشیہ جامع صغیر مین ہی - ثم اعلم بہا بعد ذلک - یعنی پھر سکھلائی گئین آپ کو

وہ پانچ چیزین بعد اوسکے ۔ و قد اعطے صلے اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک (سراج المنیر شرح جامع صغیر جزء رابع ص ۲۳۵) الحضرات ناظرین آپنے ایات مذکورۂ بالا کی تفسیرین ملاحظہ فرمائین اور حدیثین جس سے یہ امر محقق ہو گیا کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی شانہ نے جناب احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب بذریعہ وحی تعلیم فرمایا ۔ اور وہ دلیل تہی آپکی نبوت کی اور اعلی درجہ کا معجزہ تہا ۔ اب رہے غیوب خمسہ مذکور فے الایت وعندہ مفاتح الغیب الآیۃ پانچ چیزین ۔ کہ ایا انکا بھی علم جناب احدیث سے حضور سرور کائنات کو عطا ہوا یا نہین ۔ لہذا ہم پہلے ناظرین کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہین اس آیۂ کریمہ کی طرف عالم الغیب فلا یظہر علے غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول قبل ازین کہ ترجمہ کیا جائے یہ امر قابل توجہ ہی کہ غیبہ کی ضمیر کا مرجع کون ہی تو ظاہر ہی یہ بات کہ عالم الغیب جسکی صفت ہی ۔ وہی ضمیر کا مرجع ہی یعنی خداوند عالم ۔ یہ امر ملحوظ خاطر رکھکر ترجمۂ آیت پر نظر کرنا چاہئے ۔ یعنی وہ جاننے والا ہی غیب کا تو نہین مطلع کرتا اپنے غیب پر کیسکو جو مخصوص ہی اوسکے علم کے ساتھ (یعنی مفاتح الغیب) مگر جسے پسند کر لیتا ہی اپنے رسول مین سے (ترجمۂ تفسیر حسینی) عالم الغیب ای ہو عالم فلا یظہر لا یطلع علے غیبہ المختص بہ بدلالۃ الاضافۃ (جامع البیان وکذا فی روح البیان وخازن) الغرض یہ آیۂ کریمہ صریح ناطق ہی کہ اللہ تعالی رسولونین سے جسے پسند فرماتا ہی اوسکو اپنے غیب خاص پر مطلع کرتا ہی ۔ یہ ترجمہ تھا آیۂ کریمہ کا اب دیکھنا چاہیے کہ کتب تفاسیر واحادیث سے کیا ثابت ہوتا ہی غیوب خمسہ کے متعلق ۔ منجملہ پانچ چیزون کے ایک یہ ہی ۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ علامۂ فخر رازی تحت تفسیر آیۂ کریمہ فلا یظہر علے غیبہ احدا الایہ فرماتے ہین فنحملہ علے وقت وقوع القیامۃ (الی قولہ) والذی یؤکد ہذا التاویل انہ تعالے انما ذکر ہذہ الآیۃ عقیب قولہ ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا یعنے لا ادری وقت وقوع القیمۃ ثم قال بعدہ عالم الغیب فلا یظہر علے غیبہ احدا (تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۳۳۸) و قد ذہب بعض المشائخ الی

ان النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ باعلام اللہ تعالے
(روح البیان جلد ۲ ص ۳۸۹) امام قسطلانی فرماتے ہیں (ولا یعلم متی تقوم الساعۃ) احد
(الا اللہ) الامن ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علے ما یشاء من غیبہ (ارشاد الساری
جلد ، ص ۱۲۱) ف الغرض اس آیت میں غیبہ سے مراد غیب خاص ہی جو مخصوص ہی ساتھ باریتعالی کے
اور وہ اپنے علم مخصوص سے اپنے اوس رسول کو کہ جسکو وہ پسند فرماتا ہی اوسکو مطلع کرتا ہی اور علامہ رازی کی
تفسیر سے معلوم ہوا کہ صرف وقت وقوع قیامت پر اللہ تعالی کسیکو مطلع نہیں فرماتا اور ماسوا اوسکے غیب
مخصوص سے جس رسول کو اللہ پسند فرماتا ہی اوسکو عطا کرتا ہی اور یہاں رسول سے مراد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہیں (کمافی تفسیر حسینی) واللہ اعلم وحکمہ احکم اور کمالین سے معلوم ہوا کہ وقت وقوع قیامت
پر مطلع فرمانا بھی بعید نہیں ۔ کما مر نوع الاخر فتدبر خود جملہ استثنائیہ الا من ارتضی من رسول
نص قاطع ہی کہ اللہ تعالی اپنے رسول برگزیدہ سے جسے چاہتا ہی اوسپر مطلع فرماتا ہی ۔ دوسرے
وینزل الغیث ۔ یعنی لا علم لغیرہ بہ والدلیل علے تقدیرہ کونہ جوابا عن السائل
متی یمطر (کمالین) یعنی پانی کب برسے گا امارات قیامت میں مذکور ہی کہ یاجوج و ماجوج کی
موت سے دنیا میں گندگی پھیلی ہوگی نہایت عفونت و بدبو ہر جگہ ہوگی تو پیپ والہو دور کرنے کے لیے
اللہ تعالی ایسا مینھ برساویگا کہ کوئی خیمہ یا گھر بغیر ٹپکے نرہے گا ۔ ثم یرسل اللہ علیہم مطرا لایکن منہ
بیت مدر ولا وبر فیغسلہ (ابن ماجہ) تیسری یعلم ما فی الارحام ۔ شیخ علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں ۔ وگفت بمادر ابن عباس رض کہ در شکم تو پسر است چون بزائی بیار او را نزد من چون زائید
آورد او را نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس اذان گفت در گوش راست وے و اقامت در گوش
چپ وے و چشانید او را از لعاب شریف خود و نام نہاد عبداللہ رض وگفت و یرا ابو الخلفاء ۔ (مدارج النبوۃ)
وقال حتی یکون منہم السفاح حتی یکون منہم المہدی رواہ الخطیب وابو نعیم
(مواہب لدنیہ) ف یہ وسعت ہی علم ما فی الارحام کی کہ حمل کے علاوہ سفاح و مہدی تک کی خبر دی اور نام
تک بتادیا و روایت کرد مسلم از ابن مسعود رض در باب ذکر دجال کہ میفرستند مسلمانان دہ سوار را طلیعہ و من

شناسیم نامہائے ایشان را ونامہائے پدر ایشانرا وبشناسیم رنگہائے اسپان ایشان را وایشان بہترین سواران باشند بر روئے زمین (مدارج النبوۃ) ازانجملہ روایت حذیفہ ابن الیمان کہ گفت خطبہ خواند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے پس ترک نکرد چیزے براکہ واقعشدہ است تا روز قیامت مگر آنکہ حدیث کرد آنرا۔ الخ (الی قولہ) وہیچ یکی از فتنہ برانگیزندگان را تا تمام گذشتن دنیا۔ مگر آنکہ ذکر کردہ است نام اورا ونام پدر ونام قبیلۂ اورا وگفتہ است ترک نکردہ است آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا از انچہ می جنبانند پرندہ بازوہائے خودرا در آسمان مگر ذکر کردہ است مارا ازان علمی ف ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ شکم کے اندر کا حال صدہا برس کے بعد آنیوالونکا نام ونشان بتہ خال وخط اور قامت وقد سب کچھ حضور نے فرمایا۔ فافہم۔

چوتھے وما تدری نفس ماذا تکسب غدا **پانچویں** وما تدری نفس بای ارض تموت + مقام بدر مین جب آپ پہونچے ہین تو صحرا مین آپ ٹہلتے تھے اور فرماتے تھے واللہ بخدا گویا من می بینم جائے ہلاک وکشتن گاہ ایشان را اشارت کرد بجائے کشتہ شدن کفار قریش در بدر گفت انس نہاد آنحضرت صلعم دست مبارک خودرا بر زمین وفرمود اینست کشتن گاہ فلان واینست کشتن گاہ فلان واینست کشتن گاہ فلان ونام بردیک یک از کشتگانرا پس درنگذشت از موضع دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدارج النبوۃ مواہب لدنیہ۔ جامع البیان وغیرہ من کتب السیر والتفاسیر) **ابونعیم** نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے کہ مین سفر صفین مین جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کیساتھ تھا جب حضرت قصبۂ نینوی مین پہونچے حضرت امام حسین رض کو پکار کے آپنے فرمایا کہ صبر کرنا ای اباعبداللہ کنارۂ فرات پر۔ مین نے پوچھا کہ کیا۔ آپنے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل ع نے مجھے خبر دی کہ حسین رض کنارۂ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹی وہاں کی مٹی لاکے دی الٰہ۔ اور روایت ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے موضع قبر امام حسین پر پہونچکر فرمایا کہ یہان اونکے اونٹ بیٹھے ہونگے اور یہان اونکے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہان اونکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک جماعت ہوگی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میدان مین ماری جائیگی اور آسمان وزمین اونپر روئینگے (صواعق محرقہ۔ سر الشہادتین) **علامہ** زمخشری ربیع الابرار مین لکھتے ہین **عن** النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یموت عیسیٰ بن مریم بمدینتی فیدفن الی جانب قبر عمر رض فطوبی لابی بکر رض وعمر رض فانہما یحشران بین نبیین (انتہی)

روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو طرف یمن کے روانہ فرمانے لگے
تو اونکو وصیت فرمائی اور بعد اوسکے فرمایا۔ یامعاذ انک عسی ان لاتلقانی بعد عامی
هذا ولعلک ان تمر بمسجدی هذا او قبری الخ رواہ احمد ف ان حدیثوں سے
ثابت ہوا کہ حضور کو زمان ومکانِ موت۔ دونو کا علم اللہ تعالی نے عطا فرمایا تھا اور آپنے صحابہ کو بتایا تنبیہ
ان بدیہی مشاہدات کے بعد لاجرم ہمکو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب خاص سے چار چیزونکا
علم یقینی حضور کو عطا فرمایا تھا۔ صرف وقت وقوع قیامت مین علماء اختلاف کر رہے ہین۔ بعض اوسکے بھی قائل
ہین۔ اور یہ ممکن ہی کہ اوتیہا وامر بکتمہا کما مر فی نوع ۱۶ الاخر فتدبر اور اگر منکرین
یہی فرماوین کہ علم غیب آپکو عطا ہی نہین ہوا تو بکمال ادب مستفسر ہون کہ اگر خدا نے نہین بتایا تو ان واقعات کی
خبر کیونکر آپنے دی ہی تو اگر یہ کہا جائے کہ وہ علم ذاتی آپ کو حاصل تھا فہو الشرک الصریح پس لامحالہ
ہم یہ ماننے کے لئے مجبور ہونگے کہ جو کچھ واقعات کی خبر آپنے دی وہ بتعلیم الٰہی تھی وہو الحق اور یہی مذہب ہے
حضرات اہل سنت والجماعت کا جس پر کتاب وسنت وکتب عقائد شاہد ہین۔ اسکے علاوہ قیل وقال معاندین
کا افتراء وبہتان اور اونکے عناد کا نتیجہ ہی مثلا رسالہ غایۃ المامول۔ کی عبارت جو پرچہ النجم، ربیع الاول ۱۳۲۹ھ
مین شایع ہوا ہی۔ او مثبتین علم غیب کا یہ مذہب بیان کیا گیا ہی۔ انہ لافرق بین علم الباری
سبحانہٗ وتعالی وعلمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاحاطۃ المذکورۃ بالقدم والحدوث انتہی
یہ کذب صریح ہی حاشا وکلا کسی فردِ اہل حق کا یہ مذہب نہین یہ تو امر بدیہی ہی کہ علم باری تعالی قدیم وذاتی
اور علم رسالت پناہی حادث بتعلیم الٰہی۔ علم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر قطرہ ہی۔ تو علم باریتعالی دریائے
ناپیدا کنار ہی مخلوقات سے کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل آپکے علم کا احاطہ نہین کر سکتا شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین
وَوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم داناست بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال
وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن اول وآخر احاطہ نمودہ وفوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من
الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا اینجا اگر سینۂ حاسدان بسوزد ودل
اہل زیغ بشکند چہ توان کرد۔ انا اعطینٰک الکوثر + ان شانئک ہو الابتر

(مدارج النبوۃ) تم الکلام فی ھذا الباب "

مسائل واعمال غیر مقلدین

اگر دیکھئے تو وہ اکثر ما انا علیہ واصحابی کے بالکل خلاف مثلاً ترک سنن زوائد۔ اکثر غیر مقلدین سنن زوائد پڑھتے ہی نہین مطلقاً۔ اب خیال فرمائیے کہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا۔ اوسکی ترغیب وتحریص فرمائی صحابۂ کرام اونپر عامل۔ مگر یہ حضرات اوسکو بے سود سمجھتے ہین۔ نعوذ باللہ منہا وتر کی ایک ہی رکعت پر اکتفا کی۔ باوجودیکہ حدیثوں مین تین۔ پانچ۔ سات۔ نو۔ گیارہ۔ تیرہ رکعتون تک مذکور۔ دیکھو نسائی وغیرہ کتب احادیث۔ یا تراویح کی آٹھ ہی رکعت پڑھنا۔ حالانکہ علماء نے بیس اور ۳۶ رکعت تک ذکر کیا ہے۔ پھر ایک ہی رکعت وتر یا آٹھ ہی رکعت تراویح پر اکتفا کرنا۔ اتباع نفس والا نہین ہی تو کیا ہے۔ ایک رکعت وتر یا آٹھ تراویح کو سنت جاننا اور اوسکے ماسوا کو خلاف سنت سمجھنا یہ کھلی ہوئی نفس وشیطان کی پیروی ہے۔ اللھم احفظنا بحمد اللہ تعالے جو تین رکعت وتر اور بیس رکعت تراویح پڑھتے ہین۔ وہ یقینی تبع سنت سید المرسلین۔ اور علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین دونو کے عامل اور دونے اجر کے مستحق ہین۔ فالحمد للہ علے ذالک عقیدہ تمند ونکی یہ تعدی کہ جنکی پیروکی ہم ماموراوںکو معاذ اللہ بدعتی کہا جائے اور اونکے طریقہ سے اعراض وانحراف کیا جائے۔ کیا وہ ما انا علیہ واصحابی کے مصداق ہوسکتے ہین ہرگز نہین۔ ایسی تتبع اوسکا معلوم۔ خود حضور سید انام اور صحابۂ کرام کی تہجد گذاری اور شب بیداری مشہور کہ حتی تورمت قدماہ پاے مبارک ورم کرجاتے۔ اور مدعیان عامل بالحدیث کو فی عمرہ ایک رات بھی شب بیداری نہین نصیب۔ تو کیا وہ خاصان حق خداوند کریم کے اجر وثواب کے محتاج تھے۔ اور یہ اوسکی مغفرت بخشش سے بے نیاز ہین۔ جو اون اعمال حسنہ کو فعل عبث جانتے ہین نعوذ باللہ من سوء الفھم الغرض انکے عقائد ومسائل کتب ہین مذکور ہین اونکا یہان ذکر کرنا تطویل لاطائل اور خلاف مقصود ہے۔ یہ چند مسئلے بطور مشتی نمونہ از خروارے اندکے از بسیار عرض کئے گئے۔

فرقۂ تفضیلیہ پر نظر کیجئے — یہ فرقہ منجملہ فرقہ روافض ہی ہے یہ تفضیل مرتضیٰ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا قائل ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام سے حسن اعتقاد رکھتا ہے اور لعن و تبرا کسی پر نہیں کرتا ہے مگر یہ عقیدہ اوسکا خلاف کتاب سنت و اہل حق ہے جیسا کہ بعد مطالعہ بحث آیندہ کے واضح ہو جائے گا اب ہم اسجگہ رسالہ

تحفۃ الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء کو درج کرتے ہیں

بعون اللہ وتوفیقہ

قد رأیتها وصححتها مرۃً ثانیۃً فی شہر صفر من سنۃ ۱۳۳۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا العبد الضعیف العاصی **محمد عبد السمیع** الحنفی البنارسی غفر اللہ لہ ولابویہ ولجمیع المسلمین الی یوم الدین

التماس

مسلمانو غور کرنے کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا کی کیا حالت ہے - اہل اسلام ترقی کے زینے سے پیچھے اور تنزلی اور پستی کے اعلے درجہ پر پہونچے ہوے ہین - آخر اسکا کیا سبب ہے - یہ بدیہی امر ہے کہ آپس کی نا اتفاقی - خواص کو دیکھیے یا عوام کو ہر ایک مین مخالفت و مخاصمت اور ایک دوسرے کا معاند - دو دل مین اتفاق و اتحاد شاذ و نادر والنادر کالمعدوم ہر چند کہ قوم کے لیڈر و فارمروان نے بہت کچھ تدبیر ترقی کی سوچی مگر حقیقی اسباب ترقی تک اُنکی فکر کی رسائی نہو ئی - اور اُنکی ہمت کے ہاتھ کوتاہ رہے وہان تک نہ پہونچے اور اصلی ترقی کے اسباب کو چھوڑ بیٹھے - حضرات جب تک آپ اُس اصلی سبب ترقی کو اپنے مضبوط ہاتھوان سے نہ پکڑینگے ترقی کے ادنے زینہ تک نہ پہونچ سکین گے -

لہذا کمال ادب سے عرض کرتا ہون توجہ فرمائین - اللہ جل شانہ نے تمپر اپنا یہ احسان فرمایا کہ اپنا حبیب و محبوب سرور عالم فخر آدم و بنی آدم صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کو تمھاری ہدایت و رہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا - اور بواسطہ اُنکے تمکو یہ ہدایت فرمائی واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا - اس سچی ہدایت سے ہمنے چشم پوشی اختیار کی - لہذا نتیجہ یہ ہوا جو پیش نظر ہے - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیرّوا ما بانفسہم خداوند عالم نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم آج دیکھ لیجیے کہ آپس کی منازعت سے کیسی ہوا بگڑی کہ نظر اغیار مین بھی ہم ذلیل و خوار ہین - مسلمانو خدا را نفس و ہوا کی قید سے اپنے تئین چھڑاؤ - خدا و رسول کے سچے دلدادہ و شیدائی مطیع و فرمان بردار بنجاؤ تو پھر تمھارے لیے دونون جہان کی عزت ہے -

اب ہم آپ کو توجہ دلاتے ہین اُن وسائل کی طرف کہ اگر اُنکو آپ اختیار کرین تو بیشک وہ منزل مقصود تک آپکو پہونچا دین - حضرات توجہ فرمائین کہ تمام کلمہ گو کا خدا ایک رسول ایک دین ایک قبلہ ایک - پھر فروعات کی بنا پر اسقدر مخاصمت کہ باپ بیٹے مین عناد - بھائی بھائی مین فساد - اے عزیزو تم اپنے فروعی اختلاف کو آسانی سے

کر سکتے ہو۔ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا فرقۂ ناجیہ وہ ہی جو ما انا علیہ واصحابی کے مطابق ہی۔ پس ای برادر ہمارے آپ کے اختلاف کا فیصلہ یون بآسانی ہو سکتا ہی کہ اپنے اپنے اختلافیات کو ما انا علیہ واصحابی پر پیش کرین جسکو اسکے مطابق پائین اس کے متبع اور پیرو بنجائین۔

لہذا یہ رسالہ ہدیۂ ناظرین ہے کہ برادران دین اسکو مطالعہ فرما کر ایمان کی حقیقت پہلے معلوم کرین۔ اور لزومات شرک و کفر سے بچین۔ اے عزیز جس جگہہ کفر یا لزوم کفر کا ذکر کیا گیا ہی تو بغرض متنبہ کرنے کے نہ یہ کہ کسی مسلمان کو کافر بنانے اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لیے۔ کلا واللہ۔ ہرگز نہین۔ جب علمای دین یہ فرمائین کہ اگر کسی مین ننانوے وجہ کفر کی پائی جائین اور ایک وجہ ایمان کی تو اس پر حکم اسلام کا جاری کرو۔ کیا معنی کہ اُس سے رابطہ اسلام قائم رکھو نہ یہ کہ اسکو کافر مطلق سمجھ لو۔ مگر با اینہمہ جو وجوہات کفر ہین اُنکو علمانے کفر ہی فرمایا ہی اُس کفر کو ایمان نہین بتلایا ہی۔ مقصد اس سے یہی ہی کہ اہل ایمان لزومات کفر سے بچین اور مخلصانہ اطاعت و فرمان برداری خدا و رسول کی کرین تاکہ دنیا مین عزت اور آخرت مین نجات پائین۔ لہذا بغرض مذکور یہ پہلا حصہ **معیار الحق** کا ہدیۂ ناظرین ہی۔ تاکہ برادران دین ما انا علیہ واصحابی کی مطابقت کرین اور اُنکی مخالفت سے ورطۂ ضلالت مین نہ پڑین۔

اسکے بعد دوسرا حصہ **تحفۃ الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء** اور تیسرا حصہ **معرفۃ فرقۂ ناجیہ بین السنی والشیعہ** عنقریب ہدیۂ ناظرین ہوگا۔

انشاء اللہ تعالے ان رسائل کو مشاہدہ کرنے کے بعد ہر ایک حق پسند منصف مزاج اسی امر کو معلوم کرلے گا کہ مسلمانون مین آپس کا اتفاق و اتحاد کیونکر قائم ہو سکتا ہے اور دنیا مین ترقی اور آخرت کی نجات کا کیا ذریعہ ہی واللہ المعین۔

نوٹ جن حضرات نے ان رسائل کی اشاعت مین چندہ سے امداد فرمائی ہے اُنکی خدمت مین یہ رسالے ہدیۃً پہونچین گے۔ اور اُنکے غیرون سے پہلے حصہ کی قیمت مع محصول ۸ر اور دوسرے و تیسرے حصہ کی قیمت ۸ر